حصہ دوم

قواعد الصرف

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات
کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دار السلام
ریسرچ سنٹر

حصّہ دوم

قواعد الصّرف

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات
کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

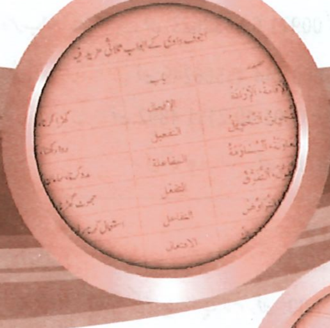

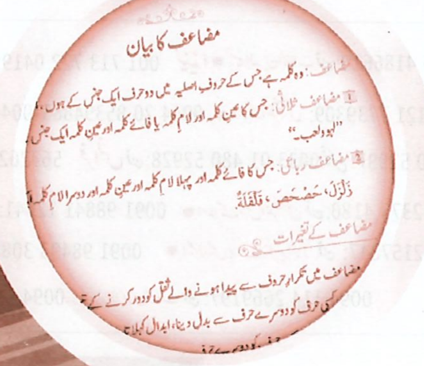

DARUSSALAM

دارُالسّلام ریسرچ سنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

نگرانِ اعلیٰ

عبدالمالک مجاہد

مؤلفین

- مولانا مفتی عبدالولی خان
- ابوالحسن حافظ عبدالخالق
- مولانا محمد عمران صارم
- مولانا حافظ عبدالسمیع
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا ابونعمان بشیر احمد

نظرِ ثانی

- شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
- شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری (دارالحدیث محمدیہ، جلال پور پیروالا)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
صحیح ومعتل	5
تصرفات لفظیہ کا بیان	8
مہموز کا بیان	11
تخفیفِ جوازی کے قواعد	11
تخفیفِ وجوبی کے قواعد	12
مہموز ثلاثی مجرد کے ابواب	13
مضاعف کا بیان	21
مضاعف کے تغیرات	21
باب افتعال، تفاعل اور تفعل کے خاص قواعد	31
باب افتعال کی تاء اور فائے کلمہ کے احکام	31
مثال کا بیان	35
مثال کے قواعد	35
اجوف کا بیان	43
اجوف کے قواعد	43
اجوف کے ابواب ثلاثی مزید فیہ کی تعلیلات	57
ناقص کا بیان	60
ناقص کے قواعد	60
ناقص کے ابواب ثلاثی مزید فیہ کی تعلیلیں	75
لفیف کا بیان	77
قواعد لفیف	77
لفیف کے ابواب	78
ابوابِ مخلوط	83
خاصیّاتِ ابواب	86
ثلاثی مجرد کی خاصیّات	87
غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیات	91
خاصیاتِ ابواب ثلاثی مزید فیہ	94
خاصیات ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ	104
تذکیروتانیث	107
مؤنث سماعی کی شناخت	109
مفرد، تثنیہ، جمع	111
جمع مکسر کا بیان	114
جمع منتہی الجموع کا بیان	121
نسبت کا بیان	125
تصغیر کا بیان	128
تصغیر کے مقاصد	128
تصغیر کے ضوابط	129

سبق:29

صحیح و معتل

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہیں ہوتی، اس لیے صرفیوں نے اسمائے معربہ اور افعال متصرفہ کی دو قسمیں بنائی ہیں: 1 صحیح 2 معتل

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں حرف علت نہ ہو، صحیح کی تین قسمیں ہیں: 1 سالم 2 مہموز 3 مضاعف

تفصیل درج ذیل ہے:

سالم: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں ہمزہ، حرفِ علت اور ایک جنس کے دو حرف نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ، سَفَرْجَلٌ وغیرہ۔

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں ہمزہ ہو، اس کی تین قسمیں ہیں:

1. **مہموز الفاء:** جس کے فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَمَرَ، إِبِلٌ.
2. **مہموز العین:** جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ.
3. **مہموز اللام:** جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: قَرَأَ، جُزْءٌ.

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں ایک جنس کے دو حرف جمع ہو گئے ہوں، اس کی دو قسمیں ہیں:

1. **مضاعف ثلاثی:** جس کا عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ یا فائے کلمہ اور عینِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، سَبٌّ، دَدَنٌ[1].
2. **مضاعف رباعی:** جس کا فائے کلمہ اور پہلا لامِ کلمہ، عینِ کلمہ اور دوسرا لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں،

[1] لہو ولعب۔

جیسے: زَلْزَلَ، عَسْعَسَ، قَلْقَلَةٌ.

معتل: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں حرفِ علت ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

|1| معتل بیک حرف |2| معتل بدو حرف

معتل بیک حرف: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں ایک حرف علت ہو، اس کی تین قسمیں ہیں:

1. **معتل الفاء:** جس کا فائے کلمہ حرفِ علت ہو، اسے مثال [1] بھی کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، یَسَرَ، وَرْدٌ، یُمْنٌ.
2. **معتل العین:** جس کا عینِ کلمہ حرفِ علت ہو، اسے اجوف [2] بھی کہتے ہیں، جیسے: قَالَ، بَاعَ، نَوْمٌ، لَیْلٌ.
3. **معتل اللام:** جس کا لامِ کلمہ حرفِ علت ہو، اسے ناقص [3] بھی کہتے ہیں، جیسے: دَعَا، رَمٰی، دَلْوٌ، ظَبْيٌ.

معتل بدو حرف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف علت ہوں، اسے ''لفیف'' بھی کہتے ہیں۔ لفیف کی پھر دو قسمیں ہیں:

1. **لفیف مفروق:** جس میں دو حرفِ علت علیحدہ علیحدہ ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَحْيٌ.
2. **لفیف مقرون:** جس میں دو حرفِ علت اکٹھے ہوں، جیسے: طَوٰی، حَیِيَ، یَوْمٌ.

ملاحظہ ✧ حروف علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء۔ [4]

✧ حروف علت جب متحرک ہوں تو انھیں صرف حرفِ علت کہا جاتا ہے اور اگر ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکت ان کے موافق نہ ہو تو انھیں حرفِ علت ولین کہا جاتا ہے اور اگر ماقبل کی حرکت موافق ہو تو انھیں حرف علت و لین و مدہ کہا جاتا ہے، یعنی ہر مدہ لین بھی ہوتا ہے لیکن ہر لین مدہ نہیں ہوتا۔

نوٹ مذکورہ تفصیل کے مطابق تو گیارہ قسمیں بنتی ہیں مگر بعض صرفیوں نے آسانی کے لیے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کرنے کی کوشش کی ہے اور انھیں ''ہفت اقسام'' کا نام دیا ہے جو اس شعر میں ذکر ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مهموز و اجوف

|1| مثال کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ماضی کا فائے کلمہ تعلیل نہ ہونے میں صحیح کی مثل ہے۔ |2| اجوف جَوْفٌ ''درمیان'' سے ماخوذ ہے، چونکہ اس کلمے میں حرف علت درمیان میں ہوتا ہے، اس لیے اجوف کہلاتا ہے۔ |3| بعض گردانوں میں اس کے آخری حرف کے حذف ہونے کی وجہ سے نقص واقع ہوتا ہے، اس لیے اسے ناقص کہتے ہیں۔ |4| عربی زبان میں بیماری کو ''علت'' کہتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں عربی مریض ''وای'' پکارتا ہے۔ یہ لفظ تین حروف واؤ، الف اور یاء کا مجموعہ ہے، چنانچہ ان کا نام حروفِ علت رکھ دیا گیا۔

سوالات و تدریبات

1 صحیح اور معتل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

2 صحیح کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کا نام اور تعریف ذکر کریں۔

3 معتل کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

4 درج ذیل جملوں میں صحیح و معتل کے لحاظ سے کلمات کی قسم بتائیں:

دِينُنَا يَأْمُرُ بِالطَّهَارَةِ وَالنَّظَافَةِ. اِجْتَهَدْتُ فِي دُرُوسِي.

نَجَحْتُ فِي امْتِحَانِ الثَّانَوِيَّةِ. يُزَقْزِقُ الْعُصْفُورُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ.

يَئِسَ الْكَسُولُ مِنَ النَّجَاحِ. قُوا أَنْفُسَكُمْ نَارًا.

قَضَيْنَا أَيَّامَ الْعُطْلَةِ فِي سَوَاتَ. يَعِي الْمُسْتَمِعُ النَّصِيحَةَ.

يَسْعَى الْمُجْتَهِدُ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ».

5 درج ذیل خالی جگہیں نیچے دیے گئے کلمات میں سے مناسب کلمے سے پُر کریں:

يَسْتَخْرِجُ (سالم) يَبَرُّ (مضاعف) لِيَضَعْ (مثال)۔

1 مَحْمُودٌ .... الْعَصِيرَ مِنَ الْفَوَاكِهِ.

2 اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ........... وَالِدَيْهِ.

3 .... كُلُّ طَالِبٍ كُتُبَهُ فِي دُرْجِهِ.

سبق:30

تصرفات لفظیہ کا بیان

بعض صورتوں میں کسی کلمے میں حرفِ علت، ہمزہ یا ایک جنس کے دو حرف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب کی بنا پر اس کلمے میں ثقل پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے تلفظ میں گرانی آجاتی ہے، اس ثقل اور گرانی کو دور کرنے کے آٹھ طریقے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1 **اسکان:** کسی حرف سے حرکت دور کرنے کو "اسکان" کہتے ہیں، خواہ یہ حرکت اس سے پہلے حرف کو منتقل کر دی جائے، جیسے: یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا، "و" کا ضمہ ماقبل "ق" کی طرف منتقل کر دیا اور "و" ساکن ہو گیا۔ یا اس کی حرکت کو بالکل ہی گرا دیا جائے، جیسے یَدْعُو اصل میں یَدْعُوُ تھا، "و" پر ضمہ دشوار تھا، اس لیے اسے ساکن کر دیا۔

2 **تحریک:** دو ساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دینا، جیسے: قُلِ الْحَقَّ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا۔ قُلْ کا لام ساکن تھا اور اَلْحَقَّ کا لام بھی ساکن تھا، لہٰذا قُلْ کے لام کو کسرہ دے دیا۔ اور اَلْحَقَّ کا ہمزہ وصلی تھا، اس لیے تلفظ سے گرا دیا۔

3 **حذف:** کسی کلمے سے حرفِ علت یا ہمزہ یا حرفِ صحیح گرا دینا، جیسے: یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا، اس سے "و" گرا دیا۔ یَسْئَلُ سے یَسَلُ، تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ وغیرہ۔

4 **زیادت:** اس سے مراد یہ ہے کہ کلمے کے شروع، درمیان یا آخر میں حروفِ زیادت میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جائے، جیسے: اُنْصُرْ کے شروع میں ہمزہ بڑھا دیا گیا یا دو ہمزوں کے درمیان الف "ا" بڑھا دیا جائے، جیسے: أَأَنْتَ سے اٰأَنْتَ (أَا أَنْتَ) وغیرہ۔

5 **ابدال:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، جیسے: قَوَلَ سے قَالَ.

ملاحظہ کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا، خواہ بدلنے والا حرف، حرفِ علت ہو، جیسے: قَوَلَ سے قَالَ، یا وہ حرفِ علت نہ ہو، جیسے: اِصْتَنَعَ سے اِصْطَنَعَ، ابدال کہلاتا ہے مگر اعلال صرف اس وقت کہیں گے

جب حرفِ علت کو بدلا جائے، یعنی ہر اعلال ابدال ہے، لیکن ہر ابدال اعلال نہیں۔ قَالَ میں اعلال بھی ہوا ہے اور ابدال بھی جبکہ اِصْطَنَعَ میں صرف ابدال ہوا ہے اعلال نہیں۔

6 **ادغام:** دوہم جنس یا قریب المخرج حرفوں کو ملا کر مُشدّد پڑھنا ''ادغام'' کہلاتا ہے، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ، صَعِدْتُ سے صَعِدْتُّ.

7 **قلب:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کرنا ''قلب'' کہلاتا ہے، جیسے: أَيِسَ اصل میں يَئِسَ تھا، اس میں ہمزہ کو یاء کی جگہ اور یاء کو ہمزہ کی جگہ منتقل کیا گیا ہے۔

8 **بین بین یا تسہیل:** اس کی دو قسمیں ہیں:

1 **بین بین قریب:** ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرفِ علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو، جیسے: مُسْتَهْزِئٌ، اس میں اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور واوٴ کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے جو ہمزہ کی حرکت ضمہ کے موافق ہے تو اسے بین بین قریب کہیں گے۔[1]

2 **بین بین بعید:** ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کے مخرج کے درمیان ادا کرنے کو بین بین بعید کہتے ہیں، مثلاً: مُسْتَهْزِئٌ، اس میں اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل ''ز'' کی حرکت کے موافق حرفِ علت (ي) کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے تو اسے بین بین بعید کہیں گے۔

فائدہ ہفت اقسام میں سے معتل میں جو تصرف ہو، اسے اِعلال یا تعلیل کہتے ہیں اور جو مہموز میں ہو، اسے تخفیف اور جو مضاعف میں ہو، اسے ادغام کہتے ہیں۔

[1] الف ''ا'' اور ہمزہ ''أ'' میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن (بے حرکت) اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے، جیسے: قَالَ، خَافَ، لیکن ہمزہ متحرک ہوتا ہے، اگر ساکن ہو تو جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے، جیسے: رَأْسٌ، شَأْنٌ.

سوالات و تدریبات

1. کلمے میں ثقل پیدا ہونے کی وجوہات اور اس ثقل کو دور کرنے کے طریقے بیان کریں۔
2. الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کریں۔
3. خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

   1. ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کرنا .... کہلاتا ہے۔(قلب، ادغام، زیادت)
   2. دو ساکن حرفوں میں سے ایک کو حرکت دینا .... کہلاتا ہے۔(حذف، تحریک، اعلال)
   3. کلمے کی ابتدا، وسط یا آخر میں حرفِ زائد بڑھانے کو .... کہتے ہیں۔(تخفیف، اعلال، زیادت)

4. مندرجہ ذیل کلمات میں ثقل دور کرنے کے کون سے طریقے استعمال ہوئے ہیں؟

   يَسَلُ ...... قُلِ الْحَقَّ ...... صَعِدْتُّ ...... اٰمَنَ ...... قَالَ ...... يَعِدُ.

سبق:31

مہموز کا بیان

جس کلمے کے حروفِ اصلیہ میں ہمزہ ہو، اسے مہموز کہتے ہیں، جیسے: سَأَلَ، بُؤْسٌ. اس کی تین قسمیں ہیں:

مهموز الفاء: جس کے فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَخَذَ، أَمْرٌ.

مهموز العين: جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، سُؤَالٌ.

مهموز اللام: جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: قَرَأَ، جُرْأَةٌ.

اس میں جو تصرف ہوتا ہے اسے تخفیف کہتے ہیں، اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

1 تخفیف جوازی 2 تخفیف وجوبی

اگر کلمے میں ایک ہمزہ ہو تو تخفیف کرنا جائز ہوتا ہے۔ اگر دو ہمزے ہوں تو تخفیف کرنا بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔ ہر ایک کے قواعد الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں۔

تخفیفِ جوازی کے قواعد

اس کے چار قاعدے ہیں:

1 **قاعدۂ رَاسٌ:** اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو اُسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، یعنی فتحہ کے بعد "ا" سے، کسرہ کے بعد "ي" سے اور ضمہ کے بعد "و" سے، جیسے: رَاسٌ، بُوسٌ اور ذِيبٌ اصل میں رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ [1] تھے۔

2 **قاعدۂ جُوَنٌ:** اگر ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: يُوَاخِذُ، جُوَنٌ، مِيَرٌ کہ اصل میں يُؤَاخِذُ، جُؤَنٌ، مِئَرٌ [2] تھے۔

[1] رَأْسٌ "سر" بُؤْسٌ "مشقت، فقر" ذِئْبٌ "بھیڑیا۔" [2] جُؤَنٌ (جُؤْنَةٌ سے اسم جنس جمعی ہے "چمڑے کی ٹوکری") مِئَرٌ (مِئَرَةٌ سے اسم جنس جمعی ہے "بدلہ/عداوت")

3 **قاعدۂ مَقْرُوٌّ** : جب ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل "و، ي" مدّہ زائدہ یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام واجب ہے، جیسے: مَقْرُوٌّ، خَطِيَّةٌ، أُفَيِّسٌ اصل میں مَقْرُوءٌ، خَطِيئَةٌ اور أُفَيْئِسٌ تھے۔

4 **قاعدۂ يَسَلُ**: جب ہمزہ متحرک اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو اُس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرا دینا جائز ہے، بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدّہ زائدہ، نونِ انفعال یا یائے تصغیر نہ ہو، جیسے: يَسَلُ، شَيٌ، ضَوٌ، قَدَ اكْرَم اصل میں يَسْئَلُ، شَيْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ أَكْرَمَ تھے۔ لہٰذا مَقْرُوءَةٌ، خَطِيئَةٌ [1]، اِنْأَطَرَ [2]، سُوَيْئِلٌ [3] میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرانا جائز نہیں۔

تخفیفِ وجوبی کے قواعد

جب ایک کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو اُن کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل تین قاعدے ہیں:

5 **قاعدۂ اٰمَنَ**: جب دو ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اسے پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اٰمَنَ، أُومِنَ، إِيمَانًا جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ، إِئْمَانًا تھے اور اِيتَمَرَ جو اصل میں اِئْتَمَرَ تھا۔

6 **قاعدۂ جَاءٍ**: جب دو متحرک ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے کوئی بھی مکسور ہو تو دوسرے ہمزے کو "ي" سے بدلنا واجب ہے، مثلاً: جَاءٍ اصل میں جَاءِءٌ تھا۔ دوسرے ہمزے کو "یاء" سے بدل دیا، تعلیل کے بعد جَاءٍ ہو گیا۔ [4]

فائدہ أَيِمَّةٌ میں دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔ یہ اصل میں أَئْمِمَةٌ تھا، پہلے میم کی حرکت دوسرے ہمزے کو دے کر میم کا میم میں ادغام کیا گیا، چونکہ دوسرے ہمزے کی حرکت عارضی ہے، اس لیے اسے یاء سے بدلنا جائز ہے، واجب نہیں۔

[1] ہمزہ کا ماقبل مدہ زائدہ ہے۔ [2] ہمزہ کا ماقبل نون انفعال ہے۔ [3] ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر ہے۔ [4] جَاءٍ اصل میں جَايِءٌ تھا۔ قاعدہ قَائِلٌ سے جَاءِءٌ ہوا، پھر دو متحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا مکسور ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جَاءِيٌ بنا، چونکہ یاء پر ضمہ ثقیل تھا، لہٰذا اسے حذف کیا۔ دو ساکن، یاء اور تنوین جمع ہوئے تو یاء کو حذف کر دیا، لہٰذا جَاءٍ ہو گیا۔

7 قاعدۂ أَوَادِمُ : جب دو متحرک ہمزے کلمے کے شروع میں جمع ہوجائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو "و" سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: أَوَادِمُ، أُوَمِّلُ اصل میں أَاْدِمُ، أُأَمِّلُ تھے۔[1]

مہموز ثلاثی مجرد کے ابواب

مہموز الفاء، ثلاثی مجرد کے چار ابواب سے، مہموز العین اور مہموز اللّام تین تین ابواب سے آتے ہیں۔ مہموز کی گردان عموماً صحیح کی طرح آتی ہے۔

ثلاثی مجرد کے ابواب

مصدر	باب	معنیٰ
مہموز الفاء		
اَلْأَمْرُ، اَلْأَكْلُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	حکم دینا، کھانا
اَلْأَدْبُ، اَلْأَصْرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	دعوت کا کھانا تیار کرنا، گرہ لگانا/ باندھنا/موڑنا
اَلْأَمْنُ، اَلْأَجَلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	بے خوف ہونا، پیچھے رہنا/مؤخر ہونا/ لیٹ ہونا
اَلْأَدَبُ، اَلْأَصَالَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	باادب ہونا، ثابت ہونا/قوی ہونا
مہموز العین		
اَلسُّؤَالُ، اَلدَّأْبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مانگنا/سوال کرنا، کوشش کرنا/عادی ہونا
اَلرَّأْفَةُ، اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	شفقت کرنا، کمینہ ہونا
اَلْبَأْسُ / اَلْبُؤْسُ، اَلسَّأْمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	محتاج ہونا، اکتانا

[1] أَوَادِمُ، آدَمُ کی جمع ہے۔"سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام مراد ہیں، اور اگر صفت ہو تو اس کا معنی ہوگا "گندم گوں"۔

مہموز اللام		
اَللَّجْأُ/ اَللُّجُوءُ، اَلنَّشْأُ/ اَلنَّشْأَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	پناہ لینا، پیدا ہونا، نشو ونما پانا
اَلصَّدَأُ، اَلظَّمَأُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	زنگ لگ جانا، پیاس لگنا
اَلْجُرْأَةُ، اَلطَّرَاءَةُ/ اَلطَّرَاءُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	دلیر ہونا، تر و تازہ ہونا

مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْأَمْرُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	أَمَرَ	يَأْمُرُ	أَمْرًا	آمِرٌ	أُمِرَ	يُؤْمَرُ	أَمْرًا	مَأْمُورٌ	مُرْ	لَا تَأْمُرْ	مَأْمَرٌ	مِئْمَرٌ	آمَرُ
اَلْأَمْنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	أَمِنَ	يَأْمَنُ	أَمْنًا	آمِنٌ	أُمِنَ	يُؤْمَنُ	أَمْنًا	مَأْمُونٌ	اِيمَنْ	لَا تَأْمَنْ	مَأْمَنٌ	مِئْمَنٌ	آمَنُ
اَلْأَدَبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	أَدُبَ	يَأْدُبُ	أَدَبًا	آدِبٌ	x	x	x	x	أُودُبْ	لَا تَأْدُبْ	مَأْدَبٌ	مِئْدَبٌ	آدَبُ
مہموز العین														
اَلْبُؤْسُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	بَئِسَ	يَبْئَسَ	بُؤْسًا	بَائِسٌ	x	x	x	x	اِبْئَسْ	لَاتبْئَسْ	مَبْئَسٌ	مِبْئَسٌ	أَبْئَسُ
اَلسُّؤَالُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سُؤَالًا	سَائِلٌ	سُئِلَ	يُسْئَلُ	سُؤَالًا	مَسْئُولٌ	اِسْئَلْ	لَا تَسْئَلْ	مَسْأَلٌ	مِسْأَلٌ	أَسْئَلُ
اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	لَؤُمَ	يَلْؤُمُ	لُؤْمًا	لَائِمٌ	x	x	x	x	اُلْؤُمْ	لَا تَلْؤُمْ	مَلْؤَمٌ	مِلْئَمٌ	أَلْأَمُ
مہموز اللام														
اَلصَّدَأُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	صَدِئَ	يَصْدَأُ	صَدَأً	صَادِئٌ	x	x	x	x	اِصْدَأْ	لَاتَصْدَأْ	مَصْدَأٌ	مِصْدَأٌ	أَصْدَأُ
اَلْقِرَاءَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	قِرَاءَةً	قَارِئٌ	قُرِئَ	يُقْرَأُ	قِرَاءَةً	مَقْرُوءٌ	اِقْرَأْ	لَا تَقْرَأْ	مَقْرَأٌ	مِقْرَأٌ	أَقْرَأُ
اَلْجُرْأَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	جَرُؤَ	يَجْرُؤُ	جُرْءَةً	جَارِئٌ	x	x	x	x	اُجْرُؤْ	لَا تَجْرُؤْ	مَجْرَؤٌ	مِجْرَؤٌ	أَجْرَؤُ

ملحوظہ مذکورہ گردانوں کے اسماء وافعال میں قواعد مہموز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

|1| مہموز الفاء کی ماضی کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے، لیکن مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاسٌ، مضارع مجہول میں بُوسٌ اور اسم آلہ میں ذِیبٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز ہے۔ اور مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اٰمَنَ جبکہ امر حاضر معروف کے صیغوں میں قاعدہ اُومِنَ وَ اِیمَانًا لاگو کرنا ضروری ہے۔

ملحوظہ أَكَلَ، أَخَذَ اور أَمَرَ سے امر أُوكُلْ، أُوخُذْ اور أُومُرْ آنا چاہیے تھا (اس لیے کہ دو ہمزوں والا قاعدہ وجوبی ہے۔) مگر دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کردیے جاتے ہیں۔ أَكَلَ اور أَخَذَ کے امر میں تو ہمزہ وجوباً حذف ہوتا ہے لیکن أَمَرَ کے امر میں اگر ہمزہ آغاز کلام میں ہو تو وجوباً حذف ہوتا ہے، جیسے: «مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ» اور وسط کلام میں ہو تو حذف بھی جائز ہے اور اثبات بھی، جیسے: «وَمُرْهُمْ فَلْيُقَلِّمُوا أَظْفَارَهُمْ» ''اور تو انھیں حکم دے کہ وہ اپنے ناخن کاٹیں۔''[1] ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ (طٰہٰ 132:20) ''اور آپ اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجیے۔'' مگر اکثر اثبات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ ان کی گردانیں مندرجہ ذیل ہیں:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
كُلْ	كُلَا	كُلُوا	كُلِي	كُلَا	كُلْنَ
خُذْ	خُذَا	خُذُوا	خُذِي	خُذَا	خُذْنَ
مُرْ	مُرَا	مُرُوا	مُرِي	مُرَا	مُرْنَ

|2| مہموز العین کے مضارع، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدہ یَسَلُ جاری ہوسکتا ہے اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جاتا ہے، جیسے: تَسَلُ سے سَلْ ۔ یَسَلُ کا قاعدہ چونکہ جوازی ہے، لہٰذا اس سے صیغہ امر دو طرح سے آسکتا ہے: تَسَلُ سے سَلْ اور تَسْئَلُ سے اِسْئَلْ.

گردان درج ذیل ہے:

[1] السنن الكبرٰى للبيهقي: 14/8.

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
سَلْ	سَلَا	سَلُوا	سَلِي	سَلَا	سَلْنَ
اِسْئَلْ	اِسْئَلَا	اِسْئَلُوا	اِسْئَلِي	اِسْئَلَا	اِسْئَلْنَ

ملحوظہ سَئَلَ کے امر کا ہمزہ بھی أَمَرَ کے امر کے ہمزہ کی طرح ہے، یعنی اگر شروع کلام میں ہو تو وجوباً حذف ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿سَلْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ﴾ (البقرة 211:2) ”آپ بنی اسرائیل سے پوچھیے۔“ اور اگر وسط کلام میں ہو تو حذف بھی جائز ہے اور اثبات بھی، جیسے: «فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ» ”جب تم اللہ (تعالیٰ) سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔“[1] ﴿فَسْـَٔلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النحل 43:16) ”اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔“ مگر اکثر اثبات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

3 | مہموز اللام کی گردانیں بھی صحیح کی مثل ہوتی ہیں اور ان کے اسم مفعول میں قاعدۂ مَقْرُوٌّ جاری کرنا جائز ہے۔

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

مہموز الفاء		
مصدر	باب	معنی
اَلْإِيمَانُ، اَلْإِينَاسُ	الإفعال	ایمان لانا، مانوس کرنا
اَلتَّأْدِيبُ، اَلتَّأْمِينُ	التفعيل	ادب سکھانا، آمین کہنا
اَلْمُؤَاخَذَةُ، اَلْمُؤَالَفَةُ	المفاعلة	مواخذہ کرنا، گرفت کرنا، باہم انس و محبت سے رہنا

[1] صحيح البخاري: 7423.

اَلتَّأَدُّبُ، اَلتَّأَهُّلُ	التفعّل	ادب سیکھنا/ادب کرنا، شادی شدہ ہونا
اَلتَّآنُسُ، اَلتَّآمُرُ	التفاعل	باہم مانوس ہونا، باہم مشورہ کرنا
اَلِائْتِمَارُ، اَلِائْتِمَانُ	الافتعال	حکم ماننا، امین بنانا/امین سمجھنا
اَلِاسْتِئْذَانُ، اَلِاسْتِئْنَافُ	الاستفعال	اجازت چاہنا/مانگنا، از سرنو کرنا
مہموز العین		
اَلْمُسَاءَلَةُ	المفاعلة	باہم سوال کرنا
اَلتَّفَاؤُلُ	التفاعل	فال لینا
مہموز اللام		
اَلْإِبْرَاءُ	الإفعال	بری کرنا
اَلتَّبْرِئَةُ	التفعيل	بری کرنا
اَلِاجْتِرَاءُ	الافتعال	دلیر ہوجانا
اَلِاسْتِجْرَاءُ	الاستفعال	دلیری ظاہر کرنا/ظاہری طور پر دلیر بننا

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	ظرف
اَلْإِيمَانُ	إفعال	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	إِيمَانًا	مُؤْمِنٌ	أُومِنَ	يُؤْمَنُ	إِيمَانًا	مُؤْمَنٌ	اٰمِنْ	لَا تُؤْمِنْ	مُؤْمَنٌ
اَلتَّبْرِئَةُ	تفعيل	بَرَّأَ	يُبَرِّئُ	تَبْرِئَةً	مُبَرِّئٌ	بُرِّئَ	يُبَرَّأُ	تَبْرِئَةً	مُبَرَّأٌ	بَرِّئْ	لَا تُبَرِّئْ	مُبَرَّأٌ
اَلْمُؤَاخَذَةُ	مفاعلة	اٰخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخِذٌ	أُوخِذَ	يُؤَاخَذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخَذٌ	اٰخِذْ	لَا تُؤَاخِذْ	مُؤَاخَذٌ
اَلِائْتِمَارُ	افتعال	اِيتَمَرَ	يَأْتَمِرُ	اِيتِمَارًا	مُؤْتَمِرٌ	اُوتُمِرَ	يُؤْتَمَرُ	اِيتِمَارًا	مُؤْتَمَرٌ	اِيتَمِرْ	لَا تَأْتَمِرْ	مُؤْتَمَرٌ
اَلِاسْتِئْذَانُ	استفعال	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذِنٌ	أُسْتُؤْذِنَ	يُسْتَأْذَنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذَنٌ	اِسْتَأْذِنْ	لَا تَسْتَأْذِنْ	مُسْتَأْذَنٌ

تخفیف کے قواعد مہموز کے ابوابِ مزید فیہ میں سے عموماً افعال، افتعال اور استفعال میں جاری ہوتے ہیں، اس طرح کہ باب افعال کی ماضی، امر اور مصدر میں وجوباً اور اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں ہمزہ کے قواعد جوازاً جاری ہوتے ہیں، اسی طرح باب افتعال اور استفعال کے تمام مشتقات میں بھی ہمزہ کے قواعد جوازاً لگتے ہیں۔ ان تین ابواب کے علاوہ دیگر ابواب کی گردانیں عموماً صحیح کی مثل ہی ہوتی ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. مہموز کی تعریف کریں اور اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔
2. تخفیفِ جوازی کے قواعد مع امثلہ تحریر کریں۔
3. جب ایک کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو اس کی تخفیف کے قواعد مع مثال ذکر کریں۔
4. مختصر جواب دیں:
   1. يَأْمَنُ، مِئْمَنٌ اور آمَنُ (اسم تفضیل) میں مہموز کے کون سے قاعدے جاری ہوئے ہیں؟
   2. مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کی کیا صورت ہے؟
   3. مزید فیہ کے کون سے ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی؟
   4. باب افعال کے کن کن صیغوں میں تخفیف جوازاً اور وجوباً ہوتی ہے؟
   5. يُكْرِمُ اصل میں کیا تھا اور تخفیف کس طرح ہوئی؟
5. آبَ سے باب تَفَعُّل کا مضارع و امر اور قَرَأَ سے باب اِسْتِفْعَال کی نفی جحد بَلَمْ کی گردان کریں۔
6. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل امر اِيذَنْ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:
   1. يَا إِبْرَاهِيمُ! .... لِخَالِدٍ بِالدُّخُولِ.
   2. يَا سَيِّدَتِي! .... لِي بِشُرْبِ الْمَاءِ.
   3. يَا إِخْوَانِي! .... لِلْجِيرَانِ بِأَخْذِ الْمَاءِ.
7. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

لَا يُؤْذَنُ ...... قُرِئَ ...... سَنُقْرِئُ ...... تُؤْثِرُونَ ...... اَلْمُؤْتَفِكَتُ ...... خُذُوا

اَلسَّائِلُ ...... مَأْمُونٌ ...... يُؤْفَكُونَ ...... أَمِنْتُمْ ...... تُؤْمِنُونَ ...... يُبْدِئُ.

سبق: 32

مضاعف کا بیان

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں، اس کی دو قسمیں ہیں:

1. **مضاعف ثلاثی:** جس کا عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ یا فائے کلمہ اور عینِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، دَدَنٌ "لہو ولعب"۔

2. **مضاعف رباعی:** جس کا فائے کلمہ اور پہلا لامِ کلمہ اور عینِ کلمہ اور دوسرا لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، حَصْحَصَ، قَلْقَلَةٌ.

مضاعف کے تغیرات

مضاعف میں تکرارِ حروف سے پیدا ہونے والے ثقل کو دور کرنے کے تین طریقے ہیں:

1. **ابدال:** کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، ابدال کہلاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

   1. **ابدال سماعی:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے اس طرح بدلنا کہ یہ تبدیلی کسی خاص قاعدے کے تحت نہ ہو بلکہ صرف عربوں سے سماع پر موقوف ہو، جیسے: تَظَنَّيْتُ اصل میں تَظَنَّنْتُ تھا۔

   2. **ابدال قیاسی:** دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور ان کا ماقبل مکسور ہو تو پہلے حرف کو "ي" سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو، جیسے: دِيوَانٌ، دِينَارٌ، قِيرَاطٌ اصل میں دِوْوَانٌ، دِنْنَارٌ اور قِرْرَاطٌ تھے۔

2. **حذف:** دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرا دینا، حذف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

   1. **حذف سماعی:** جس کے حذف کا کوئی قاعدہ نہ ہو بلکہ عربوں سے سنا گیا ہو، مثلاً: مَسْتُ، ظَلْتُمْ اصل میں مَسِسْتُ اور ظَلِلْتُمْ تھے۔

2 **حذف قیاسی:** باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مضارع معروف میں جب دو"ت" اکٹھی ہو جائیں تو ایک کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ﴾ اصل میں تَتَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ تھا اور ﴿تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ﴾ اصل میں تَتَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ تھا۔

3 **ادغام:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف کو ملا کر پڑھنا، ادغام کہلاتا ہے، مثلاً: مَدَّ، عَبَدْتُّ ۔ جس حرف کا ادغام کیا جائے اسے مُدغم اور جس میں ادغام کیا جائے اسے مُدغم فِیه کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا، اس میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ہم جنس ہوں تو لکھنے میں ایک اور پڑھنے میں دونوں آتے ہیں ورنہ لکھنے میں دونوں اور پڑھنے میں ایک مشدد آتا ہے، جیسے: مَدَّ، صَعِدْتُّ۔

ادغام کی تین صورتیں ہیں 1 واجب 2 جائز 3 ممتنع

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

واجب صورت:

1 **قاعدۂ یَمُدُّ:** جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔

2 **قاعدۂ مَدَّ:** اگر ماقبل حرف متحرک یا مدّہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے، جیسے: مَدَّ، مَادٌّ اور حَاجَّ اصل میں مَدَدَ، مَادِدٌ اور حَاجَجَ تھے۔

3 **قاعدۂ مَدٌّ:** جب ایک جنس کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ساکن اور دوسرا حرکت لازمی کے ساتھ متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں وجوباً مدغم کر دیا جاتا ہے، مثلاً: مَدٌّ اور صَرَّفَ اصل میں مَدْدٌ اور صَرْرَفَ تھے۔ اگر دونوں حروف ہم مخرج یا قریب المخرج ہوں تو دوسرے حرف کو پہلے کی جنس سے بدل کر وجوبی طور پر ادغام کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ باب افتعال ہو، مثلاً: اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔[1]

[1] جب دو ہم جنس حروف دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں جس طرح ایک کلمہ میں جمع ہوتے ہیں تو بھی ادغام واجب ہوتا ہے، جیسے: سَکَتُّ وغیرہ۔

جائز صورت

4 قاعدہ: جب دو ہم جنس متحرک حروف دو کلموں میں جمع ہوں اور ان کا ماقبل صحیح متحرک یا لین یا مدّ و لین ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرنا جائز ہے، جیسے فَعَلْ لَّبِیدٌ، قَامْ مَّحْمُودٌ، عَيْنْ نَّصْرٍ .

5 قاعدۂ لَمْ يَمُدَّ: جب دو ہم جنس حروف میں سے پہلا متحرک اور دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو [1] تو ادغام اور عدمِ ادغام دونوں جائز ہیں۔ ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو فتحہ، کسرہ اور ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ دینا بھی جائز ہے، مثلاً: لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، اور عدم ادغام کی حالت میں لَمْ يَمْدُدْ کہا جائے گا، لیکن عدم ادغام اولیٰ ہے۔ [2]

شرائط ادغام: ایک حرف کو دوسرے حرف میں مدغم کرنے کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1 اعلال کے قاعدے سے تعارض نہ ہو، یعنی جس کلمے میں اعلال اور ادغام دونوں کا قاعدہ جاری ہوسکتا ہو اس میں اعلال کو ترجیح دیں گے، جیسے: اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا، اس میں اعلال کو ادغام پر مقدم کیا۔

2 ایسا اسم نہ ہو جو متحرک العین ہو اور اس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے، مثلاً: سَبَبٌ ، سُرُرٌ. اگر اس میں ادغام کریں گے تو سَبٌّ ''گالی دینا'' ہوجائے گا، جس سے سَبَبٌ کا سَبٌّ سے التباس لازم آئے گا۔ سُرُرٌ، سَرِیرٌ ''تخت'' کی جمع ہے، اگر اس میں ادغام کریں گے تو سُرٌّ [3] سے التباس لازم آئے گا۔

3 دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف ہمزہ یا الف کے بدل میں نہ ہو، مثلاً: إِيوَاءٌ سے أُووِيَ، اس میں پہلا واوٗ ہمزے کے بدل میں ہے اور مُقَاوَلَةٌ سے قُووِلَ، اس میں پہلا ''و'' الف کے بدل میں ہے۔

4 دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مشدد (مدغم فیہ) نہ ہو، جیسے: حَبَّبَ .

5 پہلا حرف متحرک اور دوسرا حرف الحاق کے لیے نہ ہو، جیسے: جَلْبَبَ.

6 پہلا حرف مدّہ نہ ہو، جیسے: ﴿قَالُوا وَمَا لَنَآ﴾

[1] یعنی جوازم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہو۔ [2] ایک تیسری صورت یہ ہے کہ عین اور لام کلمہ یاء ہوں اور دوسرے کی حرکت لازمی ہو تو پھر بھی ادغام جائز ہوگا، جیسے: عَيِيَ اور حَيِيَ سے عَيَّ اور حَيَّ وغیرہ۔ [3] یہ أَسَرُّ (مذکر) و سَرَّاءُ (مؤنث) کی جمع ہے ''وہ مرد/عورت جس کی ناف میں تکلیف ہو۔''

7 ادغام سے التباس کا اندیشہ نہ ہو، جیسے: قُووِلَ (باب مفاعلہ) اگر اس میں ادغام کیا جائے تو قُوِّلَ باب تفعیل سے التباس ہو جائے گا۔

ممتنع صورت: ادغام کے ممتنع ہونے کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1 جب ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں کہ پہلا متحرک اور دوسرا لازمی سکون کے ساتھ ساکن ہو، جیسے: مَدَدْنَ.

2 دونوں ہم جنس حروف کلمے کی ابتدا میں آئیں، جیسے: بَبْرٌ "ببر شیر" تَتَدَحْرَجُ.

3 دونوں حروف متحرک ہوں لیکن دوسرے حرف کی حرکت لازمی نہ ہو بلکہ عارضی ہو، جیسے: اُذْبُبِ الْکَلْبَ "کتے کو ہٹا۔"

4 دونوں متحرک حروف کا اجتماع دو کلموں میں ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، جیسے: صِدْقُ قَائِلٍ.

5 دونوں ہم جنس حروف ہمزہ ہوں، جیسے: قَرَأَ أَبُوكَ .

گردان فعل ماضی و مضارع معروف و مجہول

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول
مَدَّ	مُدَّ	يَمُدُّ	يُمَدُّ
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ
مَدُّوا	مُدُّوا	يَمُدُّونَ	يُمَدُّونَ
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ
مَدَدْتَّ	مُدِدْتَّ	تَمُدُّ	تُمَدُّ

مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُّمْ	مُدِدْتُّمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ
مَدَدْتِّ	مُدِدْتِّ	تَمُدِّيْنَ	تُمَدِّيْنَ
مَدَدْتُّمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُّنَّ	مُدِدْتُّنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ
مَدَدْتُّ	مُدِدْتُّ	أَمُدُّ	أُمَدُّ
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ

تعلیلات: (1) مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا، ایک جنس کے دو حرف متحرک جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ (2) یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا، دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور ان کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے، پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کیا۔ (3) مَدَدْنَ، مُدِدْنَ، یَمْدُدْنَ اور یُمْدَدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔

اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔

مضاعف کی دیگر گردانیں

نفی مؤکد بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی
لَنْ يَّمُدَّ	لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَمْدُدْ	لَيَمُدَّنَّ	لَيَمُدَّنْ	مُدَّ اُمْدُدْ	لَا تَمُدَّ لَا تَمْدُدْ
لَنْ يَّمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَيَمُدَّانِّ	x	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ يَّمُدُّوا	لَمْ يَمُدُّوا	لَيَمُدُّنَّ	لَيَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَا تَمُدُّوا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّيْ	لَا تَمُدِّيْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	مُدَّا	لَا تَمُدَّا

لَنْ يَّمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	لَيَمْدُدْنَانِّ	x	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِيَمُدَّ لِيَمُدِّ لِيَمْدُدْ	لَا يَمُدَّ لَا يَمُدِّ لَا يَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	لِيَمُدَّا	لَا يَمُدَّا
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِيَمُدُّوا	لَا يَمُدُّوا
لَنْ تَمُدِّي	لَمْ تَمُدِّي	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدَّ لِتَمُدِّ لِتَمْدُدْ	لَا تَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	x	لِيَمْدُدْنَ	لَا يَمْدُدْنَ
لَنْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدَّ لَمْ أَمُدِّ لَمْ أَمْدُدْ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنْ	لِأَمُدَّ لِأَمُدِّ لِأَمْدُدْ	لَاأَمُدَّ لَاأَمُدِّ لَاأَمْدُدْ
لَنْ نَّمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدَّ لِنَمُدِّ لِنَمْدُدْ	لَانَمُدَّ لَانَمُدِّ لَانَمْدُدْ

ملحوظہ لَمْ يَمُدَّ اصل میں لَمْ يَمْدُدْ تھا۔ فَكِّ ادغام [1] کی صورت میں اسے لَمْ يَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کی حرکت نقل کرنے کے بعد اسے لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لم يَمُدُّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

گردان اسم فاعل و اسم مفعول

صیغہ	اسم فاعل	اسم مفعول
واحد مذکر	مَادٌّ	مَمْدُودٌ
تثنیہ مذکر	مَادَّانِ	مَمْدُودَانِ
جمع مذکر	مَادُّونَ	مَمْدُودُونَ
واحد مؤنث	مَادَّةٌ	مَمْدُودَةٌ
تثنیہ مؤنث	مَادَّتَانِ	مَمْدُودَتَانِ

[1] لفظی معنی ادغام کا توڑنا یا کھولنا ہے، مراد عدم ادغام ہے۔

جمع مؤنث	مَادَّاتٌ	مَمْدُودَاتٌ

تعلیل: مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا، دوحرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا، مَادٌّ ہوا۔

تنبیہ مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں، پہلا الف مدہ ہے اور دوسرا ساکن دال مدغم ہے، اس طرح دو ساکنوں کا ایک کلمے میں جمع ہونا جائز ہے، اسے ''اجتماع ساکنین علی حدّہ'' کہتے ہیں۔ اگر پہلا ساکن مدّہ نہ ہو یا دوسرا مدغم نہ ہو یا دو ساکنوں کا اجتماع ایک کلمے میں نہ ہو تو اجتماع ناجائز ہوتا ہے، اسے ''اجتماعِ ساکنین علی غیر حدّہ'' کہتے ہیں، مثلاً: خَفْنَ اور قُلِ الْحَقَّ. خَفْنَ تَخْفَنَ سے بنا ہے۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر الف سے بدل دیا، اب اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ ہوا کیونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں، اس لیے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا جائز نہیں، چنانچہ ایک ساکن ''الف'' کو گرا دیا۔ اور قُلْ الْحَقَّ میں پہلے ساکن کو کسرہ دے دیا، اس لیے کہ دو ساکنوں کا اجتماع ایک کلمے میں نہ ہونے کی وجہ سے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ ہے۔

مضاعف کے ابواب

مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب

مصدر	باب	معنی
اَلْجِنُّ، اَلْمَدُّ	نَصَرَ يَنْصُرُ	ڈھانپنا، کھینچنا
اَلْعِزُّ/ اَلْعِزَّةُ، اَلْفِرَارُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	صاحب عزت ہونا/طاقتور ہونا، بھاگنا
اَلْمَسُّ، اَلْعَضُّ	سَمِعَ يَسْمَعُ	چھونا، دانتوں سے پکڑنا/مضبوطی سے تھامنا

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

مصدر	باب	معنی
اَلْإِمْدَادُ، اَلْإِكْبَابُ	الإفعال	مدد کرنا، اوندھا ہونا/اوندھا کرنا/متوجہ ہونا

اَلِاسْتِمْدَادُ، اَلِاسْتِمْرَارُ	الاستفعال	مدد مانگنا، جاری رہنا
اَلِامْتِدَادُ، اَلِاجْتِرَارُ	الافتعال	دراز ہونا، کھینچنا
اَلِانْسِدَادُ، اَلِانْحِلَالُ	الانفعال	بند ہونا، کُھلنا
اَلْمُمَاسَّةُ، اَلْمُكَادَّةُ	المفاعلة	چھونا، مقابلہ کرنا/غالب آنا
اَلتَّمَاسُّ، اَلتَّمَادُّ	التفاعل	باہم ملنا/ایک دوسرے کو چھونا، کھینچا تانی کرنا
اَلتَّقْرِيرُ، اَلتَّعْزِيزُ	التفعيل	ثابت کرنا، مستحکم کرنا
اَلتَّقَرُّرُ، اَلتَّلَذُّذُ	التفعّل	ثابت ہونا، لذت پانا
	مضاعف رباعی	
اَلزَّلْزَلَةُ	الفعللة	سخت ہلانا
اَلتَّمَضْمُضُ	التفعلل	کلی کرنا

مضاعف ثلاثی قلت کے ساتھ باب کَرُمَ يَكْرُمُ سے بھی آتا ہے، جیسے: حَبَّ يَحُبُّ ''محبوب ہونا'' اور لَبَّ يَلُبُّ ''اقامت اختیار کرنا/برقرار رہنا۔''

مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْمَدُّ	نَصَرَ يَنْصُرُ	مَدَّ	يَمُدُّ	مَدًّا	مَادٌّ	مُدَّ	يُمَدُّ	مَدًّا	مَمْدُوْدٌ	مُدِّ، اُمْدُدْ	لَا تَمُدِّ، لَا تَمْدُدْ	مَمَدٌّ	مِمَدٌّ	أَمَدُّ
اَلْفِرَارُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَرَّ	يَفِرُّ	فِرَارًا	فَارٌّ	x	x	x	x	فِرَّ، اِفْرِرْ	لَا تَفِرَّ، لَا تَفْرِرْ	مَفَرٌّ	مِفَرٌّ	أَفَرُّ
اَلْمَسُّ	سَمِعَ يَسْمَعُ	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسًّا	مَاسٌّ	مُسَّ	يُمَسُّ	مَسًّا	مَمْسُوسٌ	مَسِّ / اِمْسَسْ	لَا تَمَسِّ/ لَا تَمْسَسْ	مَمَسٌّ	مِمَسٌّ	أَمَسُّ
اَلْحُبُّ	كَرُمَ يَكْرُمُ	حَبَّ	يَحُبُّ	حُبًّا	حَابٌّ	x	x	x	x	حُبِّ / اُحْبُبْ	لَا تَحُبِّ/ لَا تَحْبُبْ	مَحَبٌّ	مِحَبٌّ	أَحَبُّ

مضاعف کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	ظرف
اَلْإِمْدَادُ	إفعال	أَمَدَّ	يُمِدُّ	إِمْدَادًا	مُمِدٌّ	أُمِدَّ	يُمَدُّ	إِمْدَادًا	مُمَدٌّ	أَمِدَّ، أَمْدِدْ	لَا تُمِدَّ، لَا تُمْدِدْ	مُمَدٌّ
اَلتَّقْرِيرُ	تفعيل	قَرَّرَ	يُقَرِّرُ	تَقْرِيرًا	مُقَرِّرٌ	قُرِّرَ	يُقَرَّرُ	تَقْرِيرًا	مُقَرَّرٌ	قَرِّرْ	لَا تُقَرِّرْ	مُقَرَّرٌ

اَلْمُمَاسَّةُ	مفاعلة	مَاسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مُوسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مَاسِّ، مَاسِسْ	لَا تُمَاسِّ، لَا تُمَاسِسْ	مُمَاسٌّ
اَلتَّقَرُّرُ	تفعّل	تَقَرَّرَ	يَتَقَرَّرُ	تَقَرُّرًا	مُتَقَرِّرٌ	x	x	x	x	تَقَرَّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ	مُتَقَرَّرٌ
اَلتَّمَاسُّ	تفاعل	تَمَاسَّ	يَتَمَاسُّ	تَمَاسًّا	مُتَمَاسٌّ	تُمُوسَّ	يُتَمَاسُّ	تَمَاسًّا	مُتَمَاسٌّ	تَمَاسِّ / تَمَاسَسْ	لَا تَتَمَاسِّ / لَا تَتَمَاسَسْ	مُتَمَاسٌّ
اَلِامْتِدَادُ	افتعال	اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتِدَادًا	مُمْتَدٌّ	x	x	x	x	اِمْتَدِّ، اِمْتَدِدْ	لَا تَمْتَدِّ، لَا تَمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ
اَلِانْسِدَادُ	انفعال	اِنْسَدَّ	يَنْسَدُّ	اِنْسِدَادًا	مُنْسَدٌّ	x	x	x	x	اِنْسَدِّ، اِنْسَدِدْ	لَا تَنْسَدِّ، لَا تَنْسَدِدْ	مُنْسَدٌّ
اَلِاسْتِمْدَادُ	استفعال	اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمِدٌّ	اُسْتُمِدَّ	يُسْتَمَدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتَمِدَّ، اِسْتَمْدِدْ	لَاتَسْتَمِدَّ، لَا تَسْتَمْدِدْ	مُسْتَمَدٌّ

مضاعف رباعی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	ظرف
اَلزَّلْزَلَةُ	فَعْلَلَةٌ	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزِلٌ	زُلْزِلَ	يُزَلْزَلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزَلٌ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ	مُزَلْزَلٌ
اَلتَّزَلْزُلُ	تَفَعْلُلٌ	تَزَلْزَلَ	يَتَزَلْزَلُ	تَزَلْزُلًا	مُتَزَلْزِلٌ	x	x	x	x	تَزَلْزَلْ	لَا تَتَزَلْزَلْ	مُتَزَلْزَلٌ

سبق: 33

باب افتعال، تفاعل اور تفعل کے خاص قواعد

باب افتعال کی تاء اور فائے کلمہ کے احکام

1 جب باب افتعال کی فائے کلمہ ''و'' یا ''ي'' اصلی ہو تو اُسے ''ت'' سے بدل کر افتعال کی ''ت'' میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِتَّعَدَ، اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ جو اصل میں اِوْتَعَدَ، اِوْتَصَلَ، اِيْتَسَرَ تھے، اگر وہ ''و'' یا ''ي'' ہمزہ کے بدل میں ہو تو اس کا تاء سے بدلنا درست نہ ہوگا، جیسے: اِيتَمَرَ اس ''ي'' کو ''ت'' سے بدلنا درست نہیں کیونکہ یہ ''ي'' ہمزہ کے بدل میں ہے۔ اِتَّزَرَ جو اصل میں اِئْتَزَرَ (اِيتَزَرَ) تھا اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔ حدیث میں ہے: «إِذَا كَانَ الثَّوْبُ قَصِيرًا فَلْيَتَّزِرْ بِهِ»[1]

2 جب باب افتعال کی فائے کلمہ ''ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو ''ط'' سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ اصل میں اِصْتِلَاحٌ، اِضْتِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ تھے۔

پھر ان کے ادغام کی دو صورتیں ہیں: 1 ادغام وجوبی 2 ادغام جوازی

ادغام وجوبی: اگر باب افتعال کی فائے کلمہ ''ط'' ہو تو تائے افتعال کو ''ط'' سے بدل کر ''ط'' میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: اِطَّلَبَ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا۔

ادغام جوازی: اگر فائے کلمہ ''ظ'' ہو تو ''ط'' کو ''ظ'' سے یا ''ظ'' کو ''ط'' سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، جیسے: اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ، اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ تینوں درست ہیں۔

اگر فائے کلمہ ''ص'' یا ''ض'' ہو تو تائے افتعال کو ''ط'' سے بدل کر بغیر ادغام کے پڑھنا بھی جائز ہے،

[1] الموطأ للإمام مالك، حديث: 322.

جیسے: اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِصْتَبَرَ اور اِضْتَرَبَ تھے اور یہ بھی جائز ہے کہ "ط" کو "ص" اور "ض" سے بدل کر ادغام کیا جائے، جیسے: اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ.

3 جب باب افتعال کی فائے کلمہ "د ، ذ ، ز" میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو د سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اِدَّعٰی ، اِذْدَکَرَ ، اِزْدَجَرَ اصل میں اِدْتَعٰی ، اِذْتَکَرَ اور اِزْتَجَرَ تھے۔

پھر اس کے ادغام کی دو صورتیں ہیں: 1 وجوبی 2 جوازی

وجوبی: اگر فائے کلمہ "د" ہو تو تائے افتعال کو "د" سے بدل کر "د" کا "د" میں وجوباً ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: اِدْتَفَعَ سے اِدَّفَعَ.

جوازی: اگر فائے کلمہ "ذ" ہو تو تائے افتعال کو "د" سے بدلنے کے بعد "د" کو "ذ" سے یا "ذ" کو "د" سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے، جیسے: اِذْدَکَرَ سے اِدَّکَرَ اور اِذَّکَرَ.

اگر فائے کلمہ "ز" ہو تو تائے افتعال کو "د" سے بدلنے کے بعد "د" کو "ز" سے بدل کر "ز" میں ادغام کرنا جائز ہے، جیسے: اِزْدَجَرَ سے اِزَّجَرَ.

نوٹ اگر فائے افتعال "ث" ہو تو جائز ہے کہ "تائے افتعال" کو "ث" سے بدل کر "ث" میں ادغام کر دیا جائے، جیسے: اِثْتَأَرَ سے اِثَّأَرَ.

4 اگر باب افتعال کے عینِ کلمہ کی جگہ درج ذیل بارہ حروف: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی ایک آجائے تو تائے افتعال کو عینِ کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے۔ اور ادغام ہونے کے بعد ماضی، امر اور مصدر کی فائے کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: خَصَّمَ، قَتَّلَ، هَدّٰى اصل میں اِخْتَصَمَ، اِقْتَتَلَ اور اِهْتَدٰى تھے اور مضارع میں یَخَصِّمُ، یَقَتِّلُ اور یَهَدِّي بن جاتے ہیں جو اصل میں یَخْتَصِمُ، یَقْتَتِلُ، یَهْتَدِي تھے۔ نیز مضارع کے فائے کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے، جیسے: یَهِدِّي، یَخِصِّمُونَ.

قاعدۂ تائے تفعُّل و تفاعُل: جب باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کی فائے کلمہ مذکورہ بارہ حروف میں سے کوئی ایک ہو تو تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کو فائے کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، اس صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل لگایا جاتا ہے، مثلاً: اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا دراصل تَطَهَّرَ، یَتَطَهَّرُ، تَطَهُّرًا تھے اور اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا دراصل تَثَاقَلَ، یَتَثَاقَلُ، تَثَاقُلًا تھے۔

سوالات و تدریبات

1 مضاعف کی تعریف کریں اور اس میں ہونے والے تغیرات بیان کریں۔

2 ادغام کی کتنی صورتیں ہیں؟ جائز اور واجب صورت بیان کریں۔

3 ادغام کی شرائط تحریر کریں۔

4 امتناعِ ادغام کی صورتیں بیان کریں۔

5 باب افتعال کی فائے کلمہ کے احکام بیان کریں۔

6 مختصر جواب دیں:

1 لَمْ يَمُدَّ اصل میں کیا تھا اور اس کی مختلف حالتیں پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟

2 مَدَّ میں ادغام واجب ہے اور مَدَدْنَ میں ممتنع، وجہ بتائیں۔

3 شَرَرٌ "انگارے، چنگاریاں" اور دَرَرٌ "راستہ، طرز" میں ادغام جائز نہیں، وجہ بیان کریں۔

4 تائے افتعال کو عینِ کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا کب جائز ہے؟

5 تفعل اور تفاعل کی تاء کو فائے کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا کب جائز ہے؟

7 مندرجہ ذیل آیات میں مضاعف کے صیغوں کی تحلیل کیجیے:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا﴾، ﴿اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾، ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ﴾، ﴿وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾، ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾

8 مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع يُحِبُّ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

1 اَلْمُعَلِّمُ .... الْوَلَدَ الْمُؤَدَّبَ.

2 اَلْمُعَلِّمَةُ .... الْبِنْتَ الْمُهَذَّبَةَ.

3 أَنَا .... اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ.

4 أَنْتُمْ .... الْأَدَبَ الْإِسْلَامِيَّ.

9 مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

شَفَعْنَا ...... يَفِرُّ ...... تَبَّتْ ...... مَرُّوا ...... لَا تَحَاضُّونَ ...... يُحِبُّونَ ...... مَفَرُّ

لَا تَمْنُنْ ...... مَذْمُومٌ ...... لَنْ يُّضِلُّوا ...... اِزَّيَّنَتْ ...... اِثَّاقَلْتُمْ ...... مُسْتَقَرٌّ.

سبق:34

مثال کا بیان

اَلْمِثَالُ: هُوَ مَا كَانَتْ فَاؤُهٗ حَرْفَ عِلَّةٍ. ''مثال وہ ہے جس کی فائے کلمہ حرفِ علت (واوٗ، یاء) ہو۔'' جیسے: وَعَدَ، يَسَرَ، وَرْدٌ، يُمْنٌ. اگر واوٗ ہو تو اسے مثال واوی اور یاء ہو تو اسے مثال یائی کہتے ہیں۔

مثال کے قواعد

اس کے قواعد درج ذیل ہیں:

1 **قاعدۂ يَعِدُ:** جو واوٗ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتا ہے، مثلاً: يَعِدُ، يَرِثُ، يَجِدُ اصل میں يَوْعِدُ، يَوْرِثُ، يَوْجِدُ تھے۔

2 **قاعدۂ يَهَبُ:** جو واوٗ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحۂ عین کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لامِ کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے: يَهَبُ، يَضَعُ اصل میں يَوْهَبُ، يَوْضَعُ تھے۔

3 **قاعدۂ عِدَةٌ:** جو مصدر مثال واوی سے ''فِعْلٌ'' کے وزن پر ہو اور اس کے فعل مضارع میں تعلیل ہوئی ہو تو اس کی فائے کلمہ گر جاتی ہے اور اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' بڑھادی جاتی ہے، اور عینِ کلمہ کو کسرہ اور لامِ کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے، جیسے: وِعْدٌ، وِهْبٌ اور وِزْنٌ سے عِدَةٌ، هِبَةٌ اور زِنَةٌ. کبھی مضارع مفتوح العین کے مصدر میں عینِ کلمہ کو فتحہ بھی دے دیتے ہیں، جیسے: وِسْعٌ سے سِعَةٌ، سَعَةٌ دونوں طرح جائز ہے۔

4 **قاعدۂ مِيزَانٌ:** جو واوٗ ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو اس ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ باب افتعال کی فائے کلمہ کی جگہ نہ ہو، جیسے: مِيزَانٌ، اِيجَلْ اصل میں مِوْزَانٌ (صیغۂ اسم آلہ)، اِوْجَلْ (صیغہ امر) تھے، لہٰذا اِوْتَعَدَ اور اِجْلِوَّاذٌ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

5 **قاعدۂ مُوقِنٌ:** جو"ي" ساکن ، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمّہ ہو تو اس "ي" کو "و" سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ بابِ افتعال کے فائے کلمہ کی جگہ نہ ہو، جیسے: مُوقِنٌ ، يُوسِرُ اصل میں مُيْقِنٌ ، يُيْسِرُ تھے ۔مُيِّزَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یاء مدغم ہے۔

تنبیہ: جو صفت مشبّہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو یا أَفْعَلُ و فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عینِ کلمہ "ي" ہو تو اس (یاء) سے پہلے آنے والے ضمّہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: حِيكٰى[1] اصل میں حُيْكٰى تھا اور بِيضٌ (جمع أَبْيَضُ وَبَيْضَاءُ) اصل میں بُيْضٌ تھا۔

6 **قاعدۂ اِتَّقَدَ:** جو"و" یا "ي" اصلی بابِ افتعال کی فائے کلمہ میں واقع ہو اسے وجوباً "ت" سے بدل دیا جاتا ہے، پھر اس "ت" کو تائے افتعال میں مُدغَم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِتَّقَدَ ، اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَقَدَ ، اِيتَسَرَ تھے۔

نوٹ اِيتَمَرَ میں "ي" اصلی نہیں بلکہ ہمزہ کے عوض میں ہے اس لیے تبدیل نہ ہوگی۔

7 **قاعدۂ أُجُوهٌ:** جو واؤ مضموم فائے کلمہ میں یا وسط میں ہو اسے جوازاً ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا ضمہ لازمہ ہو اور وہ واؤ غیر مشدد ہو، جیسے: وُجُوهٌ سے أُجُوهٌ، وُقُوتٌ سے أُقُوتٌ، أَدْوُرٌ سے أَدْؤُرٌ، أَنوُرٌ سے أَنْؤُرٌ وغیرہ۔

هٰذَا دَلْوٌ میں دَلْوٌ کی "و" میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ ضمہ لازمہ نہیں بلکہ اعراب کا ہے۔

﴿وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾ (البقرة 237:2) یہاں لَا تَنسَوُا کی "و" میں بھی جاری نہ ہوگا کیونکہ یہ ضمہ التقائے ساکنین کا ضمہ ہے۔اور تَعَوُّذٌ، تَجَوُّلٌ میں بھی جاری نہ ہوگا کیونکہ یہاں واؤ مشدد ہے۔

8 **قاعدۂ إِشَاحٌ:** جب واؤ مکسور کلمہ کے شروع میں ہو تو اسے جوازاً ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: وِشَاحٌ سے إِشَاحٌ، وِفَادَةٌ سے إِفَادَةٌ اور وِسَادَةٌ سے إِسَادَةٌ وغیرہ۔

نوٹ لیکن فائے کلمہ کے واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے، ہاں جہاں عرب سے مسموع ہے، وہاں درست ہے، مثلاً: أَحَدٌ، أَنَاةٌ اصل میں وَحَدٌ، وَنَاةٌ تھے۔[2]

[1] جیسے: اِمْرَأَةٌ حِيكٰى "نازونخرہ سے چلنے والی عورت۔" [2] تُكْلَانٌ، تُرَاثٌ اور تُقَاةٌ اصل میں وُكْلَانٌ، وُرَاثٌ اور وُقْيَةٌ تھے۔"و" کو "ت" سے خلافِ قانون بدلا گیا ہے۔

9 **قاعدۂ أَوَاصِلُ:** اگر دو متحرک واوٗ کلمے کے شروع میں واقع ہوں تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، مثلاً: أَوَاصِلُ (وَاصِلَةٌ کی جمع)، أُوَيْصِلٌ (وَاصِلٌ کی تصغیر) اصل میں وَوَاصِلُ، وُوَيْصِلٌ تھے۔ اگر دوسرا واوٗ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: أُورِيَ اصل میں وُورِيَ تھا۔[1]

مثال واوی کے ابواب

مثال واوی، ثلاثی مجرد کے پانچ ابواب سے اور مثال یائی، چار ابواب سے آتا ہے۔

مثالِ واوی ثلاثی مجرد کے ابواب		
مصدر	**باب**	**معنی**
اَلْوَعْدُ/ اَلْعِدَةُ، اَلْوَصْلُ/ اَلصِّلَةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وعدہ کرنا، ملانا
اَلْوَهْبُ/ اَلْهِبَةُ، اَلْوَضْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	عطا کرنا/ ہبہ کرنا، رکھنا
اَلْوَجَلُ، اَلْوَجَعُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	ڈرنا، درد محسوس کرنا
اَلْوَسَامَةُ، اَلْوَخَاشَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	خوبصورت ہونا، ردی اور خراب ہونا
اَلْوَرَمُ، اَلثِّقَةُ/ اَلْوُثُوقُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	سوجنا، اعتماد کرنا
مثالِ یائی ثلاثی مجرد کے ابواب		
اَلْيَسْرُ، اَلْيَتْمُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	آسان ہونا، یتیم ہونا/ تنہا رہ جانا
اَلْيَنْعُ، اَلْيُنُوعُ/ اَلْيَفْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	میوے کا پکنا، اونچا ہونا/ چڑھنا
اَلْيُتْمُ، اَلْيَقْنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	تنہا رہ جانا/ یتیم ہونا، ثابت ہونا
اَلْيَقَاظَةُ[2]، اَلْيُمْنُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	جاگنا/ بیدار ہونا، باعثِ خیر ہونا

[1] أُولٰی اصل میں وُولٰی تھا۔ اس میں جوازی قاعدہ لگانا چاہیے تھا کیونکہ دوسرا واوٗ ساکن ہے لیکن أُوَلٌ کی موافقت کرتے ہوئے اس میں وجوبی قاعدہ لگایا جاتا ہے، اس لیے کہ أُوَلٌ میں یہ قاعدہ وجوبی ہے۔ [2] دیگر ابواب سے بھی آتا ہے۔

مثالِ واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

معنی	باب	مصدر
آگ بھڑکانا، ہلاک کرنا	الإفعال	اَلْإِيقَادُ، اَلْإِيبَاقُ
وکیل بنانا، معتبر قرار دینا	التفعيل	اَلتَّوْكِيلُ، اَلتَّوْثِيقُ
مداومت کرنا، موازنہ کرنا	المفاعلة	اَلْمُوَاظَبَةُ، اَلْمُوَازَنَةُ
بھروسہ کرنا، کسی چیز پر ٹیک لگانا	التفعّل	اَلتَّوَكُّلُ، اَلتَّوَسُّدُ
ایک دوسرے کے موافق ہونا، یکے بعد دیگرے مسلسل ہونا	التفاعل	اَلتَّوَافُقُ، اَلتَّوَاتُرُ
بھڑکنا/چمکنا، ساکن ہونا برقرار ہونا	الافتعال	اَلِاتِّقَادُ، اَلِاتِّدَاعُ
آگ جلانا/آگ کا بھڑکنا، امانت رکھنا/حفاظت کرنا	الاستفعال	اَلِاسْتِيقَادُ، اَلِاسْتِيدَاعُ

مثالِ یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

معنی	باب	مصدر
دولت مند ہونا، جگانا	الإفعال	اَلْإِيسَارُ، اَلْإِيقَاظُ
آسان کرنا، یتیم بنانا	التفعيل	اَلتَّيْسِيرُ، اَلتَّيْتِيمُ
بائیں جانب چلنا/نرمی کرنا، یمن کا ارادہ کرنا/دائیں جانب لینا	المفاعلة	اَلْمُيَاسَرَةُ، اَلْمُيَامَنَةُ
یقین کرنا، بلند ہونا/پہاڑ پر چڑھنا	التفعّل	اَلتَّيَقُّنُ، اَلتَّيَفُّعُ
دائیں جانب چلنا، نرمی برتنا	التفاعل	اَلتَّيَامُنُ، اَلتَّيَاسُرُ

اَلِاتِّسَارُ، اَلِاتِّبَاسُ	الافتعال	باہم تقسیم کرنا، خشک ہوجانا
اَلِاسْتِيقَاظُ، اَلِاسْتِيقَانُ	الاستفعال	بیدار ہونا، یقین کرنا

نوٹ مثال واوی سے باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فائے کلمہ اگر ''و'' ہو تو قاعدۂ مِيزَانٌ کے تحت ''ي'' ہو جاتا ہے۔

مثال واوی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْوَعْدُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وَعَدَ	يَعِدُ	وَعْدًا وَ عِدَةً	وَاعِدٌ	وُعِدَ	يُوعَدُ	وَعْدًا وَ عِدَةً	مَوْعُودٌ	عِدْ	لَا تَعِدْ	مَوْعِدٌ	مِيعَدٌ	أَوْعَدُ
اَلْوَهْبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	وَهَبَ	يَهَبُ	وَهْبًا وَ هِبَةً	وَاهِبٌ	وُهِبَ	يُوهَبُ	وَهْبًا وَ هِبَةً	مَوْهُوبٌ	هَبْ	لَا تَهَبْ	مَوْهِبٌ	مِيهَبٌ	أَوْهَبُ
اَلْوَجَلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	وَجِلَ	يَوْجَلُ	وَجَلًا	وَاجِلٌ	x	x	x	x	اِيجَلْ	لَا تَوْجَلْ	مَوْجَلٌ	مِيجَلٌ	أَوْجَلُ
اَلْوَسَامَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	وَسُمَ	يَوْسُمُ	وَسَامَةً	وَاسِمٌ	x	x	x	x	أُوسُمْ	لَا تَوْسُمْ	مَوْسِمٌ	مِيسَمٌ	أَوْسَمُ
اَلْوَرَمُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	وَرِمَ	يَرِمُ	وَرَمًا	وَارِمٌ	x	x	x	x	رِمْ	لَاتَرِمْ	مَوْرِمٌ	مِيرَمٌ	أَوْرَمُ

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْيَسْرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	يَسَرَ	يَيْسِرُ	يَسْرًا	يَاسِرٌ	x	x	x	x	اِيسِرْ	لَا تَيْسِرْ	مَيْسِرٌ	مِيسَرٌ	أَيْسَرُ
اَلْيَنْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	يَنَعَ	يَيْنَعُ	يَنْعًا	يَانِعٌ	x	x	x	x	اِينَعْ	لَا تَيْنَعْ	مَيْنَعٌ	مِينَعٌ	أَيْنَعُ
اَلْيُتْمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	يَتِمَ	يَيْتَمُ	يُتْمًا	يَاتِمٌ	x	x	x	x	اِيتَمْ	لَاتَيْتَمْ	مَيْتَمٌ	مِيتَمٌ	أَيْتَمُ
اَلْيَقَاظَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	يَقُظَ	يَيْقُظُ	يَقَاظَةً	يَاقِظٌ	x	x	x	x	أُوقُظْ	لَا تَيْقُظْ	مَيْقِظٌ	مِيقَظٌ	أَيْقَظُ

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	ظرف
مثال واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر												
اَلْإِيقَادُ	إفعال	أَوْقَدَ	يُوقِدُ	إِيقَادًا	مُوقِدٌ	أُوقِدَ	يُوقَدُ	إِيقَادًا	مُوقَدٌ	أَوْقِدْ	لَا تُوقِدْ	مُوقَدٌ
اَلتَّوْكِيلُ	تفعيل	وَكَّلَ	يُوَكِّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكِّلٌ	وُكِّلَ	يُوَكَّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكَّلٌ	وَكِّلْ	لَا تُوَكِّلْ	مُوَكَّلٌ
اَلتَّوَكُّلُ	تفعّل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكُّلًا	مُتَوَكِّلٌ	x	x	x	x	تَوَكَّلْ	لَا تَتَوَكَّلْ	مُتَوَكَّلٌ
اَلِاتِّقَادُ	افتعال	اِتَّقَدَ	يَتَّقِدُ	اِتِّقَادًا	مُتَّقِدٌ	x	x	x	x	اِتَّقِدْ	لَا تَتَّقِدْ	مُتَّقَدٌ
اَلِاسْتِيقَادُ	استفعال	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتِيقَادًا	مُسْتَوْقِدٌ	اُسْتُوقِدَ	يُسْتَوْقَدُ	اِسْتِيقَادًا	مُسْتَوْقَدٌ	اِسْتَوْقِدْ	لَا تَسْتَوْقِدْ	مُسْتَوْقَدٌ
مثال یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر												
اَلْإِيسَارُ	إفعال	أَيْسَرَ	يُوسِرُ	إِيسَارًا	مُوسِرٌ	x	x	x	x	أَيْسِرْ	لَاتُوسِرْ	مُوسَرٌ
اَلِاسْتِيقَاظُ	استفعال	اِسْتَيْقَظَ	يَسْتَيْقِظُ	اِسْتِيقَاظًا	مُسْتَيْقِظٌ	x	x	x	x	اِسْتَيْقِظْ	لَا تَسْتَيْقِظْ	مُسْتَيْقَظٌ

سوالات و تدریبات

1. مثال کی تعریف ذکر کر کے اس کی قسمیں مع مثال بیان کریں۔
2. صِلَةٌ اصل میں کیا تھا اور ''ۃ'' کیوں آئی ؟
3. یُوعِدُ اور یَوْجَلُ میں قاعدہ یَعِدُ کیوں جاری نہیں ہوا ؟
4. اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیسے بنی؟
5. وَجَدَ سے باب افتعال کا فعل نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کا فعل نہی غائب کیا ہوگا ؟
6. آیات ذیل میں معتل الفاء افعال اور اسماء کی نشاندہی کریں، نیز ملوّن کلمات کی اصل اور تبدیلی کی وجہ بتائیں:

﴿قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ﴾ ، ﴿سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ ، ﴿وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ﴾ ، ﴿وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ﴾ ، ﴿وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ ، ﴿لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ﴾

7. درج ذیل خالی جگہیں فعل مضارع یَرِثُ کے مناسب صیغے سے پر کریں:

   1. اَلْوَلَدُ .... مَالَ أَبِيهِ.
   2. نَحْنُ .... مَالَ أَبِينَا.
   3. هُمْ .... مَالَ أَبِيهِمْ.
   4. هِيَ .... مَالَ أَبِيهَا.
   5. هُنَّ .... مَالَ أَبِيهِنَّ.

8. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

لَمْ يَلِدْ ...... لَمْ يُولَدْ ...... تَوَاصَوْا ...... يُوثِقُ ...... وَاجِفَةٌ
مِيقَاتٌ ...... يُوعَدُونَ ...... نُيَسِّرُ ...... تَوَكَّلْنَا ...... مَوْعُودٌ.

سبق:35

اجوف کا بیان

اَلْأَجْوَفُ: هُوَ مَا كَانَتْ عَيْنُهٗ حَرْفَ عِلَّةٍ ’’اجوف وہ کلمہ ہے جس کا عینِ کلمہ حرف علت ہو۔‘‘ اسے معتل العین بھی کہتے ہیں، مثلاً: قَالَ، بَاعَ، قَوْلٌ، بَيْعٌ.

اگر حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی اور یاء ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔

اجوف کے قواعد

اجوف کے قواعد درج ذیل ہیں:

1 **قاعدۂ قَالَ:** جب ’’و، ي‘‘ متحرک ہوں اور اسی کلمہ میں ان سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو اس ’’و، ي‘‘ کو ’’ا‘‘ سے بدل دیا جاتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو، جیسے: قَالَ اور بَاعَ اصل میں قَوَلَ اور بَيَعَ تھے۔

موانع: درج ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا، یعنی اس قاعدے کے جاری ہونے سے یہ چیزیں مانع ہیں:

1. ’’و، ي‘‘ فائے کلمہ میں ہوں، جیسے: تَوَسَّطَ، تَيَقَّظَ.
2. ’’و، ي‘‘ لفیف کے عینِ کلمہ میں یا صورتِ لفیف میں ہوں، جیسے: طَوٰى، حَيِيَ، اِرْعَوٰى ’’رکنا، باز رہنا۔‘‘
3. ’’و، ي‘‘ الف تثنیہ یا الف ضمیر سے پہلے ہوں، جیسے: عَصَوَانِ، دَعَوَا، رَمَيَا. اسی طرح ’’و، ي‘‘ جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے ہوں، جیسے رَحَيَاتٌ، عَصَوَاتٌ.
4. ’’و، ي‘‘ کی حرکت عارضی ہو، لازمی نہ ہو، جیسے: لَوِاسْتَطَعْنَا. اس میں ’’و‘‘ کا کسرہ عارضی ہے۔
5. ’’و، ي‘‘ متحرک ہوں اور ماقبل مفتوح ہو مگر ماقبل فتحہ الگ کلمے میں ہو، جیسے: سَيَقُوْلُ. اس میں يَقُوْلُ کی یاء متحرک ہے مگر اس سے پہلے فتحہ الگ کلمہ ’’سین‘‘ میں ہے۔

6 ''و، ي'' مدّہ زائدہ سے پہلے ہوں، جیسے: طَوِيلٌ، غَيُورٌ.

7 ''و، ي'' یائے نسبت یا نون تاکید سے پہلے ہوں، جیسے: عَلَوِيٌّ، اِخْشَيَنَّ.

8 کلمہ رنگ،عیب یا حلیہ کا معنی رکھتا ہو، جیسے: سَوِدَ يَسْوَدُ سَوَادًا ''کالا ہونا'' عَوِرَ يَعْوَرُ عَوَرًا ''کانا ہونا'' صَيِدَ يَصْيَدُ صَيَدًا ''بیماری کے باعث ٹیڑھی گردن والا ہونا'' حَوِرَ يَحْوَرُ حَوَرًا ''آنکھوں کی سفیدی کا زیادہ سفید اور سیاہی کا زیادہ سیاہ ہونا۔''

9 لفظ اس کلمے کا ہم معنی ہو جس میں تعلیل نہ ہوسکتی ہو، جیسے: اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ ''ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا''

10 کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰى اور فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو، مثلاً: حَيَوَانٌ، دَوَرَانٌ، حَيَدٰى [1] حَوَكَةٌ [2].

2 قاعدۂ قِيلَ: جب ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں ''و، ي'' ہو تو ''و، ي'' کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے اسے دی جاتی ہے، بشرطیکہ اس کی ماضی معلوم میں تعلیل ہوچکی ہو، جیسے: بِيعَ اصل میں بُيِعَ تھا اور اُخْتِيرَ اصل میں اُخْتُيِرَ تھا۔ اگر عینِ کلمہ ''و'' ہو تو ''ي'' سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قِيلَ اصل میں قُوِلَ تھا اور اُنْقِيدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا، اور یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت باقی رکھیں اور واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں، اس صورت میں یاء واؤ سے بدل جائے گی، جیسے: قُولَ، بُوعَ، اُخْتُورَ، اُنْقُودَ وغیرہ۔

نوٹ استفعال (اجوف) کے مجہول میں نقل حرکت اس قاعدہ سے نہیں بلکہ قاعدۂ ''يَقُولُ'' کے تحت ہے، جیسے: اُسْتُخْيِرَ سے اُسْتُخِيرَ وغیرہ۔

3 قاعدۂ قُلْنَ، بِعْنَ: جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کا عینِ کلمہ ''و، ي'' اجتماعِ ساکنین [3] کی وجہ سے ساقط ہوجائے تو اجوف واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فائے کلمہ کو ضمہ اور اجوف یائی اور واوی مکسور العین میں فائے کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: قُلْنَ (قَوَلْنَ)، طُلْنَ (طَوُلْنَ)، بِعْنَ (بَيَعْنَ)، خِفْنَ (خَوِفْنَ).

[1] متکبرانہ چال [2] حَائِكَ کی جمع ''کپڑا بننے والا، جولاہا'' [3] اجتماعِ ساکنین کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

گردان ماضی معروف ومجہول

معروف			مجہول		
واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قِيلَ	بِيعَ	خِيفَ
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	قِيلَا	بِيعَا	خِيفَا
قَالُوا	بَاعُوا	خَافُوا	قِيلُوا	بِيعُوا	خِيفُوا
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	قِيلَتْ	بِيعَتْ	خِيفَتْ
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	قِيلَتَا	بِيعَتَا	خِيفَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیلات: (1) قَالَ ، بَاعَ اور خَافَ اصل میں قَوَلَ ، بَيَعَ اور خَوِفَ تھے۔ ''و، ي'' متحرک اور ان سے پہلے فتحہ ہے، چنانچہ انھیں قاعدۂ قَالَ کے تحت ''ا'' سے بدل دیا، پہلے پانچ صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

اجتماعِ ساکنین: دو ساکن حروف کے مل جانے کو ''اجتماع ساکنین'' یا ''التقائے ساکنین'' کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: 1 اجتماع ساکنین علی حدّہ 2 اجتماع ساکنین علی غیرِ حدّہ.

اجتماع ساکنین علی حدّہ: وہ ہے کہ ایک ہی کلمے میں پہلا ساکن، حروف لین یا مدّہ و لین میں سے ہو اور دوسرا ساکن اپنے ہم جنس حرف میں مدغم، یعنی مشدّد ہو، جیسے: مَادٌّ، اِحْمَارَّ، خُوَيْصَّةٌ، اُحْمُورَّ.

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ: وہ ہے جو اس طرح نہ ہو۔

اجتماع ساکنین علی حدّہ کو برقرار رکھا جاتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے لیکن اگر کسی ایک کلمے یا دو کلموں میں اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ پایا جائے تو اسے ختم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کو ختم کرنے کا طریقہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ ساکنِ اول کو حذف کر دیا جائے، یا اسے کوئی حرکت دی جائے، جیسے: قُلْ اصل میں قُوْلْ تھا اور بِعْ اصل میں بِيْعْ تھا۔ ان مثالوں میں اول ساکن کو حذف کر دیا گیا اور ﴿ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا ﴾ (النسآء 4:66) جو اصل میں أَنْ اقْتُلُوا اور أَوْ اخْرُجُوا تھے ان میں پہلے ساکن کو حرکت دی گئی ہے۔

2 قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوْلْنَ، بَيَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے۔ ''و، ي'' کو قاعدۂ قَالَ کے تحت ''ا'' سے بدل دیا تو قَالْنَ، بَاعْنَ، خَافْنَ بن کر دو ساکن جمع ہوئے، اس وجہ سے پہلا ساکن ''ا'' گر گیا۔ اس کے بعد قَلْنَ میں فائے کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا، چنانچہ قُلْنَ بن گیا اور بِعْنَ، خِفْنَ میں فائے کلمہ کو کسرہ دیا۔

3 قِيلَ، بِيعَ، خِيفَ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ اور خُوِفَ تھے۔ ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں ''و، ي'' پر کسرہ ثقیل تھا تو ماقبل کی حرکت دور کر کے ان کی حرکت اسے دے دی، قِوْلَ، بِيْعَ اور خِوْفَ ہو گیا، پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں واوَ ساکن ماقبل مکسور تھا تو ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیا اور بِيعَ اپنی حالت پر رہا۔

4 قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ، بُيِعْنَ اور خُوِفْنَ تھے۔ قاعدۂ قِيلَ کے تحت ''و، ي'' کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور ''و'' کو ''ي'' سے بدلا، پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ''ي'' گر گئی تو قِلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ ہوئے، چونکہ قِلْنَ اجوف واوی مفتوح العین ہے، اس لیے قاعدۂ قُلْنَ کے تحت فائے کلمہ کو ضمہ دیا اور بِعْنَ، خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا۔

4 **قاعدۂ يَقُولُ:** جو واوَ، یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جاتی ہے۔ 1 پھر اگر وہ حرفِ علت حرکت کے موافق ہو تو اپنی حالت پر باقی رہتا ہے، جیسے: يَقُوْلُ

سے یَقُولُ اور یَبْیِعُ سے یَبِیعُ وغیرہ۔ ② اگر حرفِ علت حرکت کے موافق نہ ہوتو وہ حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے، جیسے: یَخْوَفُ سے یَخَافُ اور یُقْوِمُ سے یُقِیمُ وغیرہ۔

موانع: مندرجہ ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا:

1 ''و، ي'' فائے کلمہ میں ہوں، جیسے: مَنْ وَّعَدَ، مَنْ یَّسَرَ.

2 ''و، ي''لفیف کا عینِ کلمہ ہوں، جیسے: یَقْوٰی، یَحْیٰی.

3 ''و، ي''مدّہ زائدہ سے پہلے ہوں، جیسے: مِقْوَالٌ، تَمْیِیزٌ.

نوٹ وزنِ مفعول کی واؤ اس شرط سے مستثنیٰ ہے، جیسے: مَقْوُوْلٌ سے مَقُولٌ وغیرہ۔

4 ''و، ي'' ایسے کلمے میں ہوں جو رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی میں ہو، جیسے: أَسْوَدُ، یَعْوَرُ، یَصْیَدُ، أَحْوَرُ.

5 کلمہ ملحق ہو، جیسے: شَرْیَفَ، سَرْوَلَ (ملحق بہ دَحْرَجَ)

6 اسم تفضیل یا فعلِ تعجب ہو، جیسے: أَقْوَلُ، ماأَقْوَلَهٗ، أَقْوِلْ بِهٖ.

7 کلمہ مِفْعَلٌ یا مِفْعَالٌ (اسم آلہ ومبالغہ) کے وزن پر ہو، جیسے: مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ.

گردان فعل مضارع معروف ومجہول

مجہول			معروف		
واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
یُخَافُ	یُبَاعُ	یُقَالُ	یَخَافُ	یَبِیعُ	یَقُولُ
یُخَافَانِ	یُبَاعَانِ	یُقَالَانِ	یَخَافَانِ	یَبِیعَانِ	یَقُولَانِ
یُخَافُونَ	یُبَاعُونَ	یُقَالُونَ	یَخَافُونَ	یَبِیعُونَ	یَقُولُونَ
تُخَافُ	تُبَاعُ	تُقَالُ	تَخَافُ	تَبِیعُ	تَقُولُ
تُخَافَانِ	تُبَاعَانِ	تُقَالَانِ	تَخَافَانِ	تَبِیعَانِ	تَقُولَانِ
یُخَفْنَ	یُبَعْنَ	یُقَلْنَ	یَخَفْنَ	یَبِعْنَ	یَقُلْنَ

تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ
تَقُولُونَ	تَبِيعُونَ	تَخَافُونَ
تَقُولِينَ	تَبِيعِينَ	تَخَافِينَ
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ
أَقُولُ	أَبِيعُ	أَخَافُ
نَقُولُ	نَبِيعُ	نَخَافُ

تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تُقَالُونَ	تُبَاعُونَ	تُخَافُونَ
تُقَالِينَ	تُبَاعِينَ	تُخَافِينَ
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ

تعلیلات: (1) یَقُولُ، یَبِیعُ اور یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ اور یَخْوَفُ تھے۔ ان میں ''و ، ي'' متحرک اور ان کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے تو ''و ، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی، یَقُولُ، یَبِیعُ ہوا۔ اور یَخَافُ میں فتحہ ''و'' سے نقل کرکے ماقبل کو دیا اور اسے ''ا'' سے بدل دیا۔

(2) یَقُلْنَ ،یَبِعْنَ اور یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور یَبْیِعْنَ اور یَخْوَفْنَ تھے۔''و، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی، یَقُلْنَ میں ''و'' دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے گر گیا، اسی طرح یَبِعْنَ میں بھی ''ي'' دوساکن جمع ہونے سے گرگئی تو یَقُلْنَ، یَبِعْنَ ہوا۔ اور یَخْوَفْنَ میں حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد ''و'' کو ''ا'' سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے ''ا'' حذف ہوگیا تو یَخَفْنَ بن گیا۔

(3) یُقَالُ، یُبَاعُ اور یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے۔ ''و، ي'' متحرک، ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے۔''و ، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی، چونکہ ''و ، ي'' اصل میں متحرک تھے، اس لیے انھیں متحرک کے حکم میں رکھ کر ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ''ا'' سے بدل دیا تو یُقَالُ، یُبَاعُ، اور یُخَافُ بن گئے۔

(4) یُقَلْنَ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ ، یُبْیَعْنَ اور یُخْوَفْنَ تھے۔''و ، ي'' متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے، ان کی حرکت ماقبل کو دی، چونکہ واوَ یاء کی حرکت فتحہ ہے اس لیے ''و ، ي'' کو ''ا'' سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے ''ا'' گر گیا تو یُقَلْنَ ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ بن گئے۔

5 **قاعدۂ قُولَنَّ:** حرفِ علت حالتِ جزم اور وقف میں دو ساکن جمع ہونے سے حذف ہوجاتا ہے لیکن جب لامِ کلمہ، ضمیر یا نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہوجائے تو حذف شدہ حرفِ علت اپنی جگہ واپس آجاتا ہے، جیسے: لَمْ يَقُولَا کا صیغۂ واحد لَمْ يَقُلْ اور قُولَنَّ نون تاکید کے بغیر قُلْ تھا۔ لَمْ يَقُولَا میں ضمیر اور قُولَنَّ میں نونِ تاکید کے ملنے سے لامِ کلمہ متحرک ہوگیا تو حذف شدہ حرفِ علت واپس آ گیا۔

گردان فعل نفی مؤکد بَلَنْ اور نفی جحد بَلَمْ معروف

نفی مؤکّد بَلَنْ معروف

لَنْ يَّقُولَ	لَنْ يَّبِيعَ	لَنْ يَّخَافَ
لَنْ يَّقُولَا	لَنْ يَّبِيعَا	لَنْ يَّخَافَا
لَنْ يَّقُولُوا	لَنْ يَّبِيعُوا	لَنْ يَّخَافُوا
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ يَّقُلْنَ	لَنْ يَّبِعْنَ	لَنْ يَّخَفْنَ
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُولُوا	لَنْ تَبِيعُوا	لَنْ تَخَافُوا
لَنْ تَقُولِي	لَنْ تَبِيعِي	لَنْ تَخَافِي
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ
لَنْ أَقُولَ	لَنْ أَبِيعَ	لَنْ أَخَافَ

نفی جحد بَلَمْ معروف

لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَمْ يَقُولَا	لَمْ يَبِيعَا	لَمْ يَخَافَا
لَمْ يَقُولُوا	لَمْ يَبِيعُوا	لَمْ يَخَافُوا
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تَبِيعُوا	لَمْ تَخَافُوا
لَمْ تَقُولِي	لَمْ تَبِيعِي	لَمْ تَخَافِي
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِعْ	لَمْ أَخَفْ

لَنْ نَّقُولَ	لَنْ نَّبِيعَ	لَنْ نَّخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

گردان فعل امر ونہی

نوع	امر معروف			نہی معروف		
مخاطب	قُلْ	بِعْ	خَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
//	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
//	قُولُوا	بِيعُوا	خَافُوا	لَاتَقُولُوا	لَاتَبِيعُوا	لَاتَخَافُوا
//	قُولِي	بِيعِي	خَافِي	لَاتَقُولِي	لَاتَبِيعِي	لَاتَخَافِي
//	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
//	قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَخَفْنَ
غائب	لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَايَقُلْ	لَايَبِعْ	لَايَخَفْ
//	لِيَقُولَا	لِيَبِيعَا	لِيَخَافَا	لَايَقُولَا	لَايَبِيعَا	لَايَخَافَا
//	لِيَقُولُوا	لِيَبِيعُوا	لِيَخَافُوا	لَايَقُولُوا	لَايَبِيعُوا	لَايَخَافُوا
//	لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
//	لِتَقُولَا	لِتَبِيعَا	لِتَخَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
//	لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَايَقُلْنَ	لَايَبِعْنَ	لَايَخَفْنَ
متکلم	لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	لَا أَقُلْ	لَا أَبِعْ	لَا أَخَفْ
//	لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

تعلیلات: ① قُلْ، بِعْ اور خَفْ بالترتیب تَقُولُ، تَبِيعُ اور تَخَافُ سے بنے ہیں۔ امر حاضر معروف کے قاعدہ کے مطابق شروع سے علامت مضارع (تاء) کو گرایا اور آخری حرف کو ساکن کر دیا تو قُوْلْ، بِيعْ اور

خَافْ رہ گیا، التقائے ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن (و، ي، ا) کوگرادیا تو قُلْ، بِعْ اور خَفْ بن گیا۔

2 قُولَا، بِيعَااور خَافَا بالترتیب تَقُولَانِ، تَبِيعَانِ اور تَخَافَانِ سے بنے ہیں۔ امر حاضر معروف کے قاعدہ کے مطابق شروع سے علامت مضارع (تاء) کوگرادیا اور آخر سے نون اعرابی گرانے سے قُولَا، بِيْعَا اور خَافَا بن گئے۔ (دیکھیے: قاعدۂ قُولَنَّ)

6 **قاعدۂ قَائِلٌ:** جو''و، ي'' وزنِ فَاعِلٌ کے عینِ کلمہ میں واقع ہوں تو وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو، جیسے: قَائِلٌ، بَائِعٌ، سَائِفٌ ''تلوار والا'' اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور سَايِفٌ تھے۔ پہلے دو کلمات کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے اور سَائِفٌ کا فعل مستعمل نہیں ہے۔ چنانچہ عَيِنَ اور عَوِرَ کا اسم فاعل عَايِنٌ اور عَاوِرٌ ہی آئے گا کیونکہ ان دونوں کے افعال میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اور رَوٰی سے رَاوٍ (راوی) کیونکہ اس کے فعل میں بھی عینِ کلمہ میں تعلیل نہیں ہوئی۔

گردان اسم فاعل

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
واوی	قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُونَ	قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ
یائی	بَائِعٌ	بَائِعَانِ	بَائِعُونَ	بَائِعَةٌ	بَائِعَتَانِ	بَائِعَاتٌ
واوی	خَائِفٌ	خَائِفَانِ	خَائِفُونَ	خَائِفَةٌ	خَائِفَتَانِ	خَائِفَاتٌ

تعلیلات: قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور خَاوِفٌ تھے۔ ''و، ي'' وزن فَاعِلٌ کے عینِ کلمہ میں واقع ہوکر ہمزہ سے بدل گئے تو قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ ہوگئے۔ (دیکھیے: قاعدۂ قَائِلٌ)

گردان اسم مفعول

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
واوی	مَقُولٌ	مَقُولَانِ	مَقُولُونَ	مَقُولَةٌ	مَقُولَتَانِ	مَقُولَاتٌ
یائی	مَبِيعٌ	مَبِيعَانِ	مَبِيعُونَ	مَبِيعَةٌ	مَبِيعَتَانِ	مَبِيعَاتٌ
واوی	مَخُوفٌ	مَخُوفَانِ	مَخُوفُونَ	مَخُوفَةٌ	مَخُوفَتَانِ	مَخُوفَاتٌ

تعلیلات: مَقُولٌ، مَبِيعٌ، اور مَخُوفٌ اصل میں مَقْوُولٌ، مَبْيُوعٌ اور مَخْوُوفٌ تھے۔ ''و، ي'' متحرک اور اُن سے پہلے حرفِ صحیح ساکن ہے ''و، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی۔ (قاعدۂ يَقُولُ کے تحت) مَقُوولٌ، مَبُيوعٌ اور مَخُووفٌ ہوئے، پھر ''و، ي'' دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے تو مَقُولٌ، مَبُوعٌ، مَخُوفٌ ہوئے۔ مَبُوعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تا کہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے تو مَبِوْعٌ ہوا، پھر واؤ ساکن غیر مدغم ماقبل مکسور تھا، لہٰذا ''و'' کو ''ي'' سے بدلا تو مَبِيعٌ ہوا۔ (قاعدۂ مِيزَانٌ کے تحت)

تنبیہ اجوف یائی کے اسم مفعول میں تعلیل اور تصحیح، یعنی حرف علت میں تبدیلی کیے بغیر صحیح کے اسم مفعول کی طرح چھوڑ دینا، دونوں طریقے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَدْيُونٌ، مَدِينٌ (مقروض) مَعْيُوبٌ، مَعِيبٌ (عیب والا)

7 قاعدۂ طُوبٰی: ① جب فُعْلٰی کا وزن اسم محض ہو اور اس کے عین کلمہ میں یاء ہو تو اسے واؤ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: طُيْبٰی سے طُوبٰی (جنت کا نام/ جنت میں ایک درخت کا نام)

② جب فُعْلٰی کا وزن صفت محضہ ہو تو یاء کو برقرار رکھنا اور ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے، جیسے: ضُيْزٰی سے ضِيزٰی اور حُيْكٰی سے حِيكٰی وغیرہ۔

③ جب فُعْلٰی کا وزن صفت غیر محضہ ہو (جو اسماء کے قائم مقام جاری ہوتی ہو) تو یاء کی تصحیح اور تعلیل دونوں جائز ہیں لیکن تصحیح میں یاء کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے بدل دیں گے، جیسے: خُورٰی، خِيرٰی، كُوسٰی، كِيسٰی وغیرہ۔

اجوف واوی و یائی مندرجہ ذیل ابواب سے آتے ہیں:

اجوف کے ابواب ثلاثی مجرد

باب	اجوف واوی	معنی	اجوف یائی	معنی	مزید مثالیں
ضَرَبَ یَضْرِبُ	x	x	بَاعَ یَبِیعُ بَیْعًا	فروخت کرنا	اَلْمَیْلُ، اَلْحَیْدُ
نَصَرَ یَنْصُرُ	قَالَ یَقُولُ قَوْلًا	بات کرنا	x	x	اَلذَّوْقُ، اَللَّوْحُ
سَمِعَ یَسْمَعُ	خَافَ یَخَافُ خَوْفًا	ڈرنا	نَالَ یَنَالُ نَیْلًا	پالینا	اَلنَّوْمُ، اَلْعَوَرُ، اَلْحَیْرَةُ

نوٹ ان ابواب میں سَمِعَ یَسْمَعُ سے اجوف کا استعمال سب سے زیادہ، ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اس سے کم اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے سب سے کم استعمال ہوتا ہے۔

اجوف کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ

اجوف واوی کے ابواب ثلاثی مزید فیہ

مصدر	باب	معنی
اَلْإِقَامَةُ، اَلْإِرَادَةُ	الإفعال	کھڑا کرنا، ارادہ کرنا
اَلتَّجْوِیزُ، اَلتَّحْوِیلُ	التفعیل	روا رکھنا، پھیرنا
اَلْمُعَاوَنَةُ، اَلْمُسَاوَمَةُ	المفاعلة	مدد کرنا، سامان کا نرخ کرنا
اَلتَّقَوُّلُ، اَلتَّفَوُّقُ	التفعّل	جھوٹ گھڑنا، فوقیت لے جانا
اَلتَّنَاوُلُ، اَلتَّرَاوُضُ	التفاعل	استعمال کرنا/لینا، خرید و فروخت میں جھگڑنا
اَلِاجْتِیَابُ، اَلِاسْتِیَاكُ	الافتعال	پھاڑنا/طے کرنا، مسواک کرنا
اَلِانْقِیَادُ، اَلِانْحِیَازُ	الانفعال	فرماں بردار ہونا، یکجا ہونا
اَلِاسْوِدَادُ، اَلِاحْوِرَارُ	الافعلال	بہت سیاہ ہونا، آنکھ کے سفید و سیاہ حصوں کا انتہائی

		سفید وسیاہ ہونا
اَلِاسْوِیدَادُ	الافعیلال	بہت سیاہ ہونا
اَلِاسْتِعَانَۃُ	الاستفعال	مدد مانگنا/مدد چاہنا
اجوف یائی کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ		
اَلْإِطَارَۃُ، اَلْإِبَاعَۃُ	الإفعال	اڑانا، فروخت کے لیے پیش کرنا
اَلتَّمْیِیزُ، اَلتَّسْیِیبُ	التفعیل	ممتاز کرنا، آزاد چھوڑنا (سیّبہ بنانا)
اَلْمُعَایَنَۃُ، اَلْمُطَایَرَۃُ	المفاعلۃ	آنکھ سے دیکھنا، اڑنے میں مقابلہ کرنا
اَلتَّبَیُّنُ، اَلتَّغَیُّبُ	التفعّل	واضح ہونا، غائب ہونا
اَلتَّدَایُنُ، اَلتَّفَایُدُ	التفاعل	ادھار خرید وفروخت کرنا، ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا
اَلِاخْتِیَارُ، اَلِاکْتِیَالُ	الافتعال	چننا، کسی سے اپنے لیے خود ماپ کر لینا
اَلِانْقِیَاضُ، اَلِانْشِیَامُ	الانفعال	گرنا (دیوار وغیرہ کا)، شامل ہونا/منظورِ نظر ہونا
اَلِابْیِضَاضُ، اَلِاصْیِدَادُ	الافعلال	بتدریج سفید ہونا/سفید ہونا، بیماری کے باعث ٹیڑھی گردن والا ہونا
اَلِابْیِیضَاضُ	الافعیلال	بہت سفید ہونا
اَلِاسْتِمَالَۃُ، اَلِاسْتِبَانَۃُ	الاستفعال	مائل ہونا/مائل کرنا، ظاہر ہونا

اجوف واوی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلْقَوْلُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	قَالَ	يَقُولُ	قَوْلًا	قَائِلٌ	قِيلَ	يُقَالُ	قَوْلًا	مَقُولٌ	قُلْ	لَا تَقُلْ	مَقَالٌ	مِقْوَلٌ	أَقْوَلُ
اَلْخَوْفُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	خَافَ	يَخَافُ	خَوْفًا	خَائِفٌ	خِيفَ	يُخَافُ	خَوْفًا	مَخُوفٌ	خَفْ	لَا تَخَفْ	مَخَافٌ	مِخْوَفٌ	أَخْوَفُ

اجوف یائی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلْبَيْعُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	بَاعَ	يَبِيعُ	بَيْعًا	بَائِعٌ	بِيعَ	يُبَاعُ	بَيْعًا	مَبِيعٌ	بِعْ	لَا تَبِعْ	مَبِيعٌ	مِبْيَعٌ	أَبْيَعُ
اَلنَّيْلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	نَالَ	يَنَالُ	نَيْلًا	نَائِلٌ	نِيلَ	يُنَالُ	نَيْلًا	مَنِيلٌ	نَلْ	لَاتَنَلْ	مَنَالٌ	مِنْوَلٌ	أَنْوَلُ

اجوف واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف
اَلْإِقَامَةُ	إفعال	أَقَامَ	يُقِيمُ	إِقَامَةً	مُقِيمٌ	أُقِيمَ	يُقَامُ	إِقَامَةً	مُقَامٌ	أَقِمْ	لَا تُقِمْ	مُقَامٌ
اَلتَّجْوِيزُ	تفعيل	جَوَّزَ	يُجَوِّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوِّزٌ	جُوِّزَ	يُجَوَّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوَّزٌ	جَوِّزْ	لَا تُجَوِّزْ	مُجَوَّزٌ
اَلْمُعَاوَنَةُ	مفاعلة	عَاوَنَ	يُعَاوِنُ	مُعَاوَنَةً	مُعَاوِنٌ	عُووِنَ	يُعَاوَنُ	مُعَاوَنَةً	مُعَاوَنٌ	عَاوِنْ	لَا تُعَاوِنْ	مُعَاوَنٌ

اَلتَّقَوُّلُ	تفعّل	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	تَقَوُّلًا	مُتَقَوِّلٌ	تُقُوِّلَ	يُتَقَوَّلُ	تَقَوُّلًا	مُتَقَوَّلٌ	تَقَوَّلْ	لَا تَتَقَوَّلْ	مُتَقَوَّلٌ
اَلتَّنَاوُلُ	تفاعل	تَنَاوَلَ	يَتَنَاوَلُ	تَنَاوُلًا	مُتَنَاوِلٌ	تُنُووِلَ	يُتَنَاوَلُ	تَنَاوُلًا	مُتَنَاوَلٌ	تَنَاوَلْ	لَا تَتَنَاوَلْ	مُتَنَاوَلٌ
اَلِاجْتِيَابُ	افتعال	اِجْتَابَ	يَجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اُجْتِيبَ	يُجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اِجْتَبْ	لَا تَجْتَبْ	مُجْتَابٌ
اَلِانْقِيَادُ	انفعال	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقِيَادًا	مُنْقَادٌ	x	x	x	x	اِنْقَدْ	لَا تَنْقَدْ	مُنْقَادٌ
اَلِاسْتِعَانَةُ	استفعال	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعِينٌ	اُسْتُعِينَ	يُسْتَعَانُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	لَا تَسْتَعِنْ	مُسْتَعَانٌ
اجوف یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر												
اَلْإِطَارَةُ	إفعال	أَطَارَ	يُطِيرُ	إِطَارَةً	مُطِيرٌ	أُطِيرَ	يُطَارُ	إِطَارَةً	مُطَارٌ	أَطِرْ	لَا تُطِرْ	مُطَارٌ
اَلتَّمْيِيزُ	تفعيل	مَيَّزَ	يُمَيِّزُ	تَمْيِيزًا	مُمَيِّزٌ	مُيِّزَ	يُمَيَّزُ	تَمْيِيزًا	مُمَيَّزٌ	مَيِّزْ	لَا تُمَيِّزْ	مُمَيَّزٌ
اَلْمُعَايَنَةُ	مفاعلة	عَايَنَ	يُعَايِنُ	مُعَايَنَةً	مُعَايِنٌ	عُويِنَ	يُعَايَنُ	مُعَايَنَةً	مُعَايَنٌ	عَايِنْ	لَا تُعَايِنْ	مُعَايَنٌ
اَلتَّبَيُّنُ	تفعّل	تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تَبَيُّنًا	مُتَبَيِّنٌ	x	x	x	x	تَبَيَّنْ	لَا تَتَبَيَّنْ	مُتَبَيَّنٌ
اَلتَّدَايُنُ	تفاعل	تَدَايَنَ	يَتَدَايَنُ	تَدَايُنًا	مُتَدَايِنٌ	تُدُويِنَ	يُتَدَايَنُ	تَدَايُنًا	مُتَدَايَنٌ	تَدَايَنْ	لَا تَتَدَايَنْ	مُتَدَايَنٌ
اَلِانْقِيَاضُ	انفعال	اِنْقَاضَ	يَنْقَاضُ	اِنْقِيَاضًا	مُنْقَاضٌ	x	x	x	x	اِنْقَضْ	لَا تَنْقَضْ	مُنْقَاضٌ
اَلِاخْتِيَارُ	افتعال	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اُخْتِيرَ	يُخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	لَا تَخْتَرْ	مُخْتَارٌ
اَلِاسْتِمَالَةُ	استفعال	اِسْتَمَالَ	يَسْتَمِيلُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمِيلٌ	اُسْتُمِيلَ	يُسْتَمَالُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمَالٌ	اِسْتَمِلْ	لَا تَسْتَمِلْ	مُسْتَمَالٌ

اجوف کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ کی تعلیلات

✧ باب افعال اور استفعال کی ماضی معروف، مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل یُقَالُ اور یُبَاعُ کی مانند ہے، جیسے: أَقَامَ، یُقَامُ اور مُقَامٌ اصل میں أَقْوَمَ، یُقْوَمُ اور مُقْوَمٌ تھے۔

ماضی مجہول، مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل اس طرح ہے کہ کسرہ "و، ي" پر ثقیل تھا، وہ ماقبل کو دیا، پھر "و" بقاعدۂ مِیزَانٌ "ي" ہو گیا، جیسے: أُقِیمَ، یُقِیمُ اور مُقِیمٌ. اصل میں أُقْوِمَ، یُقْوِمُ اور مُقْوِمٌ تھے۔

8 **قاعدۂ إِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ:** جو "و، ي" باب افعال اور استفعال کے مصدر کے عینِ کلمہ میں واقع ہو اور اس کی ماضی میں تعلیل ہو چکی ہو تو فعل ماضی کی موافقت کرتے ہوئے اسے "ا" سے بدل دیا جاتا ہے، پھر "ا" کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے وجوباً حذف کر کے اس کے عوض آخر میں "ة" بڑھا دی جاتی ہے، جیسے إِقْوَامٌ سے إِقَامَةٌ، اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ.

نوٹ کبھی آخر سے اس تاء کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: أَجَابَ سے إِجَابًا اور خصوصاً اضافت کے وقت جیسے: ﴿وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ﴾ (النور 24:37) لیکن اس میں صرف سماع کی پیروی کی جائے گی۔

✧ باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کی ماضی معروف، مضارع معروف و مجہول، اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل قَالَ اور خَافَ کی مانند ہے، جیسے: اِجْتَابَ، یَجْتَابُ، یہ اصل میں اِجْتَوَبَ، یَجْتَوِبُ تھے۔ اور ماضی مجہول کی تعلیل قِیلَ اور بِیعَ کی مانند ہے۔

9 **قاعدۂ قِیَامٌ:** جو "و" مصدر کے عینِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو، اس کے بعد الف ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو اسے "ي" سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قِیَامٌ، اِجْتِیَابٌ اصل میں قِوَامٌ اور اِجْتِوَابٌ تھے۔ "و" مصدر کے عینِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہے اور ان کے فعل میں بھی تعلیل ہو چکی ہے، اس لیے "و" کو "ي" سے بدل دیا، مگر قَاوَمَ کے مصدر قِوَامٌ میں یہ "و" باقی رہے گا کیونکہ اس کے فعل ماضی قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اسی طرح سِوَارٌ، سِوَاكٌ میں تعلیل نہیں ہوگی کیونکہ یہ مصدر نہیں اور حِوَلًا میں بھی تعلیل نہیں ہوگی کیونکہ واؤ کے بعد الف نہیں اور رَوَاحًا میں بھی تعلیل نہیں ہوگی کیونکہ واؤ سے قبل کسرہ نہیں ہے۔

ملاحظہ یاد رہے کہ باب افتعال اور انفعال میں تعلیل کے بعد اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورتِ حروف میں باہم مشابہ ہو جاتے ہیں لیکن اسم فاعل اصل میں مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

1 اجوف کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں مع مثال ذکر کریں۔

2 تصرفات لفظیہ کا کون سا قاعدہ اجوف میں زیادہ جاری ہوتا ہے؟

3 اعلال و ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

4 اجتماع ساکنینِ کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

5 قاعدۂ قَالَ اور یَقُولُ کے موانع تحریر کریں۔

6 قِیلَ، قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ، یَقُولُ، یَقُلْنَ اور یُقَالُ کی تعلیل بیان کریں۔

7 بِیعَا (تثنیۂ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی؟

8 مَصُونٌ، مَنِیلٌ کی تعلیل کریں اور بتائیں کہ مَعْیُوبٌ بلا تعلیل کیوں بولا جاسکتا ہے؟

9 ذَاقَ سے باب افعال نفی جحد بلم کی گردان کریں۔

10 قَالَ سے باب مفاعلہ کے امر حاضر معروف کی گردان کریں، نیز بتلائیں کہ اس باب میں ''و'' کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟

11 مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل ماضی قَاوَمَ کے صیغے میں مناسب تبدیلی کرکے پُر کریں:

1 اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ .... هَوَاهُ.

2 اَلْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ .... هَوَاهَا.

3 اَلْمُؤْمِنُونَ .... هَوَاهُمْ.

4 اَلْمُؤْمِنَاتُ .... هَوَاهُنَّ.

12 مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع یُقَاوِمُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

1 اَلْمُسْلِمُ .... وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ.

2 .... الْمُسْلِمَةُ وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ.

3 اَلْمُؤْمِنُونَ .... الِاسْتِعْمَارَ الْغَرْبِيَّ.

4 اَلْمُؤْمِنَاتُ .... اَلِاسْتِعْمَارَ الْغَرْبِيَّ.

13 مندرجہ ذیل آیات میں فعل اجوف اور اسم اجوف کی نشاندہی کریں اور ان کی اصل بیان کر کے بتائیں کہ تبدیلی کیوں ہوئی؟

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ ، ﴿ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ﴾ ، ﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ ، ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ ، ﴿ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ﴾ ، ﴿ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ ﴿ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ ﴾ ، ﴿ وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾ ، ﴿ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ﴾ ، ﴿ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ﴾ ، ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ ﴾

14 مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

أَعُوذُ ...... يُقِيمُونَ ...... لَمْ يَكُنْ ...... اِكْتَالُوا ...... يُطَافُ ...... مَسَاقٌ

أَطِيعُوا ...... تَفُورُ ...... يُعِيدُ ...... تَقَوَّلَ ...... لَنْ يَّخُوضُوا ...... أَكِيدُ.

سبق:36

ناقص کا بیان

اَلنَّاقِصُ: هُوَ مَا كَانَتْ لَامُهٗ حَرْفَ عِلَّةٍ: ''ناقص وہ ہے جس کا لامِ کلمہ حرفِ علت ہو۔'' جیسے: دَعَا، خَلَا، رَمٰی، دَعْوَةٌ، خُلُوٌّ، رَمْيٌ. اگر حرف علت واؤ ہو تو ناقص واوی اور اگر یاء ہو تو ناقص یائی کہتے ہیں۔

ناقص کے قواعد

1 **قاعدۂ رَضِيَ:** جو''و'' کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو وہ ''ي'' ہو جاتا ہے، مثلاً: رَضِيَ، دُعِيَ، أَكْسِيَةٌ، غَازِيَةٌ اصل میں رَضِوَ، دُعِوَ، أَكْسِوَةٌ اور غَازِوَةٌ تھے۔

2 **قاعدۂ رَضُوا:** یہ قاعدہ تَدْعِينَ، يَرْمُونَ کے تحت آجاتا ہے، جب لامِ کلمہ میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد''و'' ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور اجتماع ساکنین سے حرف علت گر جاتا ہے، مثلاً: رَضِيُوا سے رَضُوا.

گردان فعل ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَيَ تھے۔''و، ي'' متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے تو ہر ایک کو''ا'' سے بدل دیا۔ (قاعدہ قَالَ کے تحت)
دَعَوَا	رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ''و، ي'' کے بعد تثنیہ کا''ا'' ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوا، رَمَيُوا تھے۔''و، ي'' متحرک اور ماقبل مفتوح ہے انھیں''ا'' سے بدل دیا، پھر''ا'' اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَيَتْ تھے۔ ''و، ي'' متحرک کو ''ا'' سے بدلا، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ''ا'' گر گیا۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَيَتَا تھے۔ ''و، ي'' کو ''ا'' سے بدلا۔ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے، اس لیے ''ا'' اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	بروزن نَصَرْنَ، ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔ اسی طرح باقی سب صیغے بھی اپنی اصل پر ہیں۔

واوی	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
یائی	رَمَيْتَ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا

گردان فعل ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ ناقص واوی

گردان	تعلیلات
رَضِيَ	اصل میں رَضِوَ تھا۔ ''و'' کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ''ي'' ہو گیا۔ (قاعدہ رَضِيَ)
رَضِيَا	اصل میں رَضِوَا تھا۔ تعلیل مثل رَضِيَ کے ہوئی۔
رَضُوا	اصل میں رَضِوُوا تھا۔ ''و'' کو بمطابق قاعدہ رَضِيَ ''ي'' سے بدلا تو رَضِيُوا ہو گیا۔ اور پھر بمطابق قاعدہ رَضُوا لام کلمہ کی حرکت ماقبل کو دی، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ''ي'' کو گرا دیا۔
رَضِيَتْ	اصل میں رَضِوَتْ ہے۔ رَضِيَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
رَضِيَتَا	باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔

رَضِينَ	رَضِيتَ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُمْ	رَضِيتِ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُنَّ	رَضِيتُ	رَضِينَا

گردان فعل ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
دُعِيَ	رُمِيَ	رُضِيَ	دُعِيَ، رُضِيَ اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے۔ ''و'' کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ''ي'' سے بدل گیا۔ (قاعدہ رَضِيَ کے تحت) جبکہ رُمِيَ اپنی اصل پر ہے۔

دُعِیَا	رُمِیَا	رُضِیَا	دُعِیَا اصل میں دُعِوَا اور رُضِیَا اصل میں رُضِوَا تھا۔ قاعدہ رَضِيَ کے تحت ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیا جبکہ رُمِیَا اپنی اصل پر ہے۔
دُعُوا	رُمُوا	رُضُوا	اصل میں دُعِوُوا، رُمِیُوا اور رُضِوُوا تھے۔ قاعدہ رَضِيَ سے دُعِیُوا اور رُضِیُوا ہوئے، پھر قاعدہ رَضُوا سے ''ي'' کی حرکت ماقبل کو دے کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ''ي'' کو حذف کر دیا۔
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	رُضِیَتْ	دُعِیَتْ، رُضِیَتْ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدہ رَضِيَ جاری ہوا جبکہ رُمِیَتْ اور اس کے باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

واوی									
دُعِیَتَا	دُعِینَ	دُعِیتَ	دُعِیتُمَا	دُعِیتُمْ	دُعِیتِ	دُعِیتُمَا	دُعِیتُنَّ	دُعِیتُ	دُعِینَا
یائی									
رُمِیَتَا	رُمِینَ	رُمِیتَ	رُمِیتُمَا	رُمِیتُمْ	رُمِیتِ	رُمِیتُمَا	رُمِیتُنَّ	رُمِیتُ	رُمِینَا
واوی									
رُضِیَتَا	رُضِینَ	رُضِیتَ	رُضِیتُمَا	رُضِیتُمْ	رُضِیتِ	رُضِیتُمَا	رُضِیتُنَّ	رُضِیتُ	رُضِینَا

3 **قاعدۂ یَدْعُو، یَرْمِي:** یَفْعُلُ تَفْعُلُ أَفْعُلُ نَفْعُلُ میں لامِ فعل اگر واؤ یا یاء ہو تو وہ ضمہ اور کسرہ کے بعد ساکن ہو جاتا ہے، (یعنی حرکت حذف ہو جاتی ہے) اور فتحہ کے بعد بقاعدہ: قَالَ الف بن جاتا ہے، جیسے: یَدْعُوُ سے یَدْعُو، یَرْمِيُ سے یَرْمِي اور یَخْشَيُ سے یَخْشٰی اور یَرْضَيُ سے یَرْضٰی وغیرہ۔

4 **قاعدۂ تَدْعِینَ:** اگر واؤ مکسور بعد ضمہ ہو اور اس کے بعد یاء ہو یا، یاء مضموم بعد کسرہ ہو اور اس کے بعد واؤ ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں پھر واؤ اور یاء اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جاتے ہیں، جیسے: تَدْعِینَ کہ اصل میں تَدْعُوِینَ تھا اور یَرْمُونَ کہ اصل میں یَرْمِیُونَ تھا۔

5 **قاعدۂ یَدْعُونَ و تَرْمِینَ:** جب واؤ مضموم بعد ضمہ ہو اور اس کے بعد واؤ ہو یا، یاء مکسور بعدِ کسرہ ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو یہ بھی ساکن ہو کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جاتے ہیں، جیسے: یَدْعُوُونَ سے یَدْعُونَ،

تَدْعُوُونَ سے تَدْعُونَ اور تَرْمِيِينَ سے تَرْمِينَ، تُخْفِيِينَ سے تُخْفِينَ وغیرہ۔

گردان فعل مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
يَدْعُو	يَرْمِي	اصل میں يَدْعُوُ، يَرْمِيُ تھے۔ قاعدہ يَدْعُو کے مطابق حرفِ علت کو ساکن کیا۔
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
يَدْعُونَ	يَرْمُونَ	اصل میں يَدْعُوُونَ، يَرْمِيُونَ تھے۔ قاعدہ يَدْعُونَ کے تحت "و" ساکن ہو کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو يَدْعُونَ ہوگیا۔ اور قاعدہ رَضُوا کے مطابق يَرْمِيُونَ کی "ي" کی حرکت ماقبل کو دی، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے "ي" کو گرا دیا۔
تَدْعُو	تَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
يَدْعُونَ	يَرْمِينَ	بروزن يَنْصُرْنَ اور يَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُو	تَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُونَ	تَرْمُونَ	يَدْعُونَ، يَرْمُونَ کے مانند ہیں۔
تَدْعِينَ	تَرْمِينَ	اصل میں تَدْعُوِينَ اور تَرْمِيِينَ تھے۔ تَدْعُوِينَ میں قاعدہ تَدْعِينَ اور تَرْمِيِينَ میں قاعدہ تَرْمِينَ کے مطابق عمل ہوا۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُونَ	تَرْمِينَ	بروزن تَنْصُرْنَ، تَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
أَدْعُو	أَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کے مانند ہیں۔

نَدْعُو	نَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کے مانند ہیں۔

6 **قاعدۂ یَرْضٰی:** جو''و'' کلمے میں تیسری جگہ ہو اور حروف کے اضافے سے چوتھی جگہ یا اس سے بھی آگے ہوجائے اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اس ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیتے ہیں، جیسے: يَرْضَوُ، يُدْعَوُ، أَعْلَوَ، اِسْتَعْلَوَ سے يَرْضَيُ، يُدْعَيُ، أَعْلَيَ، اِسْتَعْلَيَ، پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ''ي'' کو ''ا'' سے بدلا تو يَرْضٰی، يُدْعٰی أَعْلٰی، اِسْتَعْلٰی ہوا۔

گردان فعل مضارع معروف (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
يَرْضٰی	اصل میں يَرْضَوُ تھا۔''و'' تیسری جگہ تھا، بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ ہوگیا اور اس کا ماقبل مفتوح ہے تو اسے ''ي'' سے بدلا۔ (قاعدۂ يَرْضٰی) اور ''ي'' بعدِ فتحہ کے ''ا'' ہوگئی۔ (قاعدۂ قَالَ)
يَرْضَيَانِ	اصل میں يَرْضَوَانِ تھا۔ قاعدۂ يَرْضٰی کے تحت ''و'' کو ''ي'' سے بدلا۔
يَرْضَوْنَ	اصل میں يَرْضَوُونَ تھا۔ قاعدۂ يَرْضٰی سے يَرْضَيُونَ ہوا، یاء متحرک ماقبل فتحہ، چنانچہ ''ا'' ہوکر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ''ا'' گر گیا۔
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا۔ يَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا۔ يَرْضَيَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
يَرْضَيْنَ	اصل میں يَرْضَوْنَ تھا۔''و'' کو ''ي'' سے بدل دیا۔ (قاعدۂ يَرْضٰی)
تَرْضٰی	يَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيَانِ	يَرْضَيَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُونَ تھا۔ يَرْضَوْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَيْنَ	اصل میں تَرْضَوِينَ تھا۔''و'' کو ''ي'' سے بدلا۔ (قاعدۂ يَرْضٰی) سے تَرْضَيِينَ ہوا۔ یاء متحرک فتحہ کے بعد ''ا'' ہوکر اجتماعِ ساکنین سے گرگئی۔

تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	یَرْضَیْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
أَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
نَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔

گردان فعل مضارع مجہول

ناقص واوی

یُدْعٰی	یُدْعَیَانِ	یُدْعَوْنَ	تُدْعٰی	تُدْعَیَانِ	یُدْعَیْنَ	تُدْعٰی
تُدْعَیَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَیْنَ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَیْنَ	أُدْعٰی	نُدْعٰی

ناقص یائی

یُرْمٰی	یُرْمَیَانِ	یُرْمَوْنَ	تُرْمٰی	تُرْمَیَانِ	یُرْمَیْنَ	تُرْمٰی
تُرْمَیَانِ	تُرْمَوْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْمَیَانِ	تُرْمَیْنَ	أُرْمٰی	نُرْمٰی

ناقص واوی

یُرْضٰی	یُرْضَیَانِ	یُرْضَوْنَ	تُرْضٰی	تُرْضَیَانِ	یُرْضَیْنَ	تُرْضٰی
تُرْضَیَانِ	تُرْضَوْنَ	تُرْضَیْنَ	تُرْضَیَانِ	تُرْضَیْنَ	أُرْضٰی	نُرْضٰی

مضارع مجہول کی تعلیلات: ① یُدْعٰی، یُرْمٰی، یُرْضٰی اصل میں یُدْعَوُ، یُرْمَيُ، یُرْضَوُ تھے۔ تعلیل سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

② یُدْعَیَانِ، یُرْضَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ، یُرْضَوَانِ تھے۔ قاعدہ یَرْضٰی سے یہ بنے۔

③ یُدْعَوْنَ، یُرْمَوْنَ، یُرْضَوْنَ اصل میں یُدْعَوُونَ، یُرْمَیُونَ، یُرْضَوُونَ تھے۔ تعلیل سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

باقی تمام صیغے مذکورہ صیغوں کی طرح ہیں۔

گردان نفی مؤکد بلَنْ ونفی جحد بلَمْ معروف

صیغہ	نفی مؤکد بلَنْ معروف			نفی جحد بلَمْ معروف		
مذکر غائب	لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
	لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	لَم يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
مذکر مخاطب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
مؤنث مخاطب	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْضَيْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَرْضٰى	لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَرْضَ
	لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَنْ نَّرْضٰى	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

گردان امر و نہی معروف

صیغہ	امر معروف			نہی معروف		
مذکر حاضر	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِرْضَ [3]	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُوا	اِرْمُوا	اِرْضَوْا	لَاتَدْعُوا	لَاتَرْمُوا	لَاتَرْضَوْا
مؤنث حاضر	اُدْعِي	اِرْمِي	اِرْضَيْ	لَاتَدْعِي	لَاتَرْمِي	لَاتَرْضَيْ
	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُونَ	اِرْمِينَ	اِرْضَيْنَ	لَاتَدْعُونَ	لَاتَرْمِينَ	لَاتَرْضَيْنَ
مذکر غائب	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَايَدْعُ	لَايَرْمِ	لَايَرْضَ
	لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَايَدْعُوَا	لَايَرْمِيَا	لَايَرْضَيَا
	لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضَوْا	لَايَدْعُوا	لَايَرْمُوا	لَايَرْضَوْا
مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	لِيَدْعُونَ	لِيَرْمِينَ	لِيَرْضَيْنَ	لَايَدْعُونَ	لَايَرْمِينَ	لَايَرْضَيْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لِأَدْعُ	لِأَرْمِ	لِأَرْضَ	لَا أَدْعُ	لَا أَرْمِ	لَا أَرْضَ
	لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

[1] **ثقیلہ**: اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُونَانِّ.
خفیفہ: اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ.

[2] **ثقیلہ**: اِرْمِيَنَّ، اِرْمِيَانِّ، اِرْمُنَّ، اِرْمِنَّ، اِرْمِيَانِّ، اِرْمِينَانِّ.
خفیفہ: اِرْمِيَنْ، اِرْمُنْ، اِرْمِنْ.

[3] **ثقیلہ**: اِرْضَيَنَّ، اِرْضَيَانِّ، اِرْضَوُنَّ، اِرْضَيِنَّ، اِرْضَيَانِّ، اِرْضَيْنَانِّ.
خفیفہ: اِرْضَيَنْ، اِرْضَوُنْ، اِرْضَيِنْ.

7 **قاعدۂ دَاعٍ:** جب اسم فاعل کے لامِ کلمہ کی جگہ ''و'' ہو تو اس ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیتے ہیں، پھر ''ي'' پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے اسے حذف کر دیتے ہیں۔ اگر وہ کلمہ مُنَوَّن (تنوین والا) ہو تو ''ي'' اور نون تنوین دو ساکنوں کے اجتماع سے ''ي'' گر جاتی ہے، جیسے: دَاعٍ، رَامٍ، مُقْتَضٍ، مُسْتَدْعٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِيٌ، مُقْتَضِيٌ، مُسْتَدْعِوٌ تھے۔ اور اگر وہ کلمہ معرّف باللّام، مضاف یا منصوب ہو تو ''ي'' قائم رہتی ہے، جیسے: اَلدَّاعِي، اَلرَّامِي، دَاعِي الْقَوْمِ، مُقْتَضِي الدَّرَاهِمِ، إِنَّ دَاعِيًا، رَأَيْتُ رَامِيًا.

اسی طرح أَفَاعِلُ مَفَاعِلُ وغیرہ اوزان کے آخر میں یاء ہو تو وہاں بھی یہی قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے: جَوَارٍ، اَلْجَوَارِي، جَوَارِيكُمْ، فرق صرف یہ ہے کہ نصبی حالت میں تنوین نہیں آئے گی، یعنی داعٍ میں تو داعِيًا جبکہ جَوَارٍ میں جَوارِيَ ہوگا۔

گردان اسم فاعل

	مذکر			مؤنث		
واوی	دَاعٍ	دَاعِيَانِ	دَاعُونَ	دَاعِيَةٌ	دَاعِيَتَانِ	دَاعِيَاتٌ
یائی	رَامٍ	رَامِيَانِ	رَامُونَ	رَامِيَةٌ	رَامِيَتَانِ	رَامِيَاتٌ
واوی	رَاضٍ	رَاضِيَانِ	رَاضُونَ	رَاضِيَةٌ	رَاضِيَتَانِ	رَاضِيَاتٌ

تعلیلات: 1 دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِيٌ، رَاضِوٌ تھے۔ دَاعِوٌ، رَاضِوٌ میں ''و'' کو قاعدۂ دَاعٍ کے تحت ''ي'' سے بدلا تو دَاعِيٌ، رَاضِيٌ ہوا، پھر ''ي'' پر سے ضمہ گرایا۔ اب ''ي'' اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ دو ساکن جمع ہونے سے ''ي'' گر گئی تو دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ ہوا۔

2 دَاعُونَ، رَامُونَ، رَاضُونَ اصل میں دَاعِوُونَ، رَامِيُونَ، رَاضِوُونَ تھے۔ تعلیل کے قواعد جاری ہونے سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

8 **قاعدۂ مَرمِيٌّ:** جب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو۔ ان میں سے جو پہلے ہو وہ سکونِ لازمی کے ساتھ ساکن ہو اور وہ کسی اور حرف سے بدلی ہوئی نہ ہو تو واؤ کو یاء سے

بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: سَيْوِدٌ سے سَيِّدٌ، مَيْوِتٌ سے مَيِّتٌ اور طَوْيٌ سے طَيٌّ لہٰذا يَدْعُو يَاسِرٌ، زَيْتُونٌ، طَوِيلٌ، كُوَيْتِبٌ اور قَوْيَ (قَوِيَ) میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا کیونکہ يَدْعُو يَاسِرٌ میں واوَ اور یاء دو کلموں میں ہیں۔ لفظ زَيْتُون میں ان کے درمیان فاصل آگیا ہے كُوَيْتِبٌ (كَاتِبٌ کی تصغیر) میں پہلی (واوَ) متحرک ہے اور الف سے بدل کر آئی ہے اور قَوْيَ کا سکون عارضی ہے۔

ملاحظہ اس قاعدہ کو "سَيِّدٌ" والا قاعدہ بھی کہتے ہیں۔

9 **قاعدۂ مَرْضِيٌّ:** جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کے لام کلمہ میں واوَ ہو جس کا فعل ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اس واوَ کو یاء سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مَرْضُوْوٌ سے مَرْضُوْيٌ، پھر قاعدۂ مَرْمِيٌّ کے تحت مَرْضِيٌّ ہو گیا اور اگر ماضی مکسور العین نہ ہو تو واوَ باقی رہتی ہے، جیسے: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ۔

گردان اسم مفعول

	مذکر			مؤنث		
واوی	مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّونَ	مَدْعُوَّةٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ
یائی	مَرْمِيٌّ	مَرْمِيَّانِ	مَرْمِيُّونَ	مَرْمِيَّةٌ	مَرْمِيَّتَانِ	مَرْمِيَّاتٌ
واوی	مَرْضِيٌّ	مَرْضِيَّانِ	مَرْضِيُّونَ	مَرْضِيَّةٌ	مَرْضِيَّتَانِ	مَرْضِيَّاتٌ

تعلیلات: مَدْعُوٌّ، مَرْمِيٌّ، مَرْضِيٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْيٌ، مَرْضُوْوٌ تھے۔ مَدْعُوْوٌ میں دو "و" جمع ہوئے ایک کا دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُوْوٌ میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے "و" کو "ي" کیا، پھر مَرْمُوْيٌ اور مَرْضُوْيٌ میں "و" اور "ي" ایک جگہ جمع ہوئے۔ پہلا ساکن تھا "و" کو "ي" سے بدل کر "ي" کا "ي" میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو "ي" کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ مَرْمِيٌّ اور مَرْضِيٌّ ہوا۔ (قاعدۂ مَرْمِيٌّ کے تحت)

10 **قاعدۂ فَتْوٰی:** جب کوئی اسم (ذات) فَعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لامِ کلمہ "ي" ہو تو اس "ي" کو

"و" سے بدل دیتے ہیں، جیسے: تَقْوٰی، فَتْوٰی، یہ اصل میں فَتْیَا، تَقْیَا تھے۔لیکن اگر کوئی اسم صفت فَعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لامِ کلمہ "ي" ہو تو اس "ي" کو قائم رکھتے ہیں، جیسے: صَدْیَا "پیاسی عورت" خَزْیَا "شرمندہ عورت / حیا کرنے والی۔"

11 **قاعدۂ دُنْیَا:** جب کوئی اسم (ذات) فُعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لامِ کلمہ "و" ہو تو اس "و" کو "ي" سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اَلْعُلْیَا "بلندی" اَلدُّنْیَا "دنیا" اَلْقُصْیَا (ایک جگہ کا نام) کہ اصل میں یہ اَلْعُلْوٰی، اَلدُّنْوٰی اور اَلْقُصْوٰی تھے۔لیکن اگر کوئی اسم صفت فُعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لامِ کلمہ "و" ہو تو اس "و" کو باقی رکھتے ہیں، جیسے: اَلْحُلْوٰی (حُلْوٌ "میٹھا" سے اسم تفضیل۔) اگر کوئی کہے کہ اَلْعُلْیَا، اَلدُّنْیَا، اَلْقُصْیَا تو اسمائے صفت ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ عرب کے ہاں یہ اسمائے ذات کی طرح استعمال ہوئے ہیں، لہٰذا ان کے ساتھ اسماء والا معاملہ کیا گیا۔

فائدہ جب یاء متحرک ماقبل مضموم لام کلمہ میں ہو تو اسے "و" سے بدل دیتے ہیں، جیسے: نَهُوَ (جب کہ یہ تعجب کے لیے ہو)، یَکْنُوْ، یہ اصل میں نَهُيَ اور یَکْنُيُ تھے، پھر یَکْنُوُ میں یَدْعُو کا قاعدہ جاری ہو کر یَکْنُو ہوا۔

فائدہ جَثَا یَجْثِي اصل میں جَثَوَ یَجْثِوُ تھے۔"و" پہلے میں "ا" سے اور دوسرے میں کلمہ کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہونے سے "ي" ہو گیا۔

12 **قاعدۂ دُعَاءٌ:** جو "و، ي" اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں وہ ہمزہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ ان کے آخر میں تائے تانیث لازمہ "ۃ" نہ ہو، جیسے: دُعَاءٌ، بِنَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ، بِنَايٌ تھے، البتہ عَدَاوَةٌ، هِدَايَةٌ اپنی اصل پر رہیں گے کیونکہ ان کے آخر میں تائے تانیث لازمہ ہے۔

13 **قاعدۂ أَدْلٍ:** جو "و، ي" اسم معرب کے آخر میں ضمۂ اصلی کے بعد ہوں، اس ضمہ کو کسرہ سے اور "و" کو "ي" سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: أَدْلٍ، تَقَلْسٍ اصل میں أَدْلُوٌ [1] تَقَلْسُيٌ تھے۔

[1] قاعدۂ أَدْلٍ کے مطابق أَدْلِيٌ بنا جسے نون تنوین کے ساتھ أَدْلِيُنْ پڑھا جائے گا۔ پھر قاعدۂ رَاضٍ کے مطابق "ي" کا ضمہ حذف ہوا اور دو ساکن جمع ہونے سے "ي" ساقط ہو گئی۔

ناقصِ واوی ثلاثی مجرد کے ابواب

مصدر	باب	معنی
اَلدَّعْوَةُ/اَلْجَفَاءُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	بلانا، دور ہونا/سخت اور اکھڑ ہونا
اَلْجُثُوُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	گھٹنوں کے بل بیٹھنا
اَلرِّضَا/ اَلرِّضْوَانُ، اَلسَّخَا	سَمِعَ يَسْمَعُ	خوش ہونا، سخی ہونا
اَلْمَحْوُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مٹانا
اَلرَّخَاءُ، اَلسَّهَاوَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	نرم ہونا، پرسکون ہونا/ہموار ہونا
ناقصِ یائی ثلاثی مجرد کے ابواب		
اَلْكِنَايَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	خفیہ بات کرنا/کنایہ کرنا
اَلرَّمْيُ، اَلْمَشْيُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	پھینکنا، چلنا
اَلرَّقْيُ، اَللِّقَاءُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	چڑھنا/ترقی کرنا، ملاقات کرنا
اَلسَّعْيُ، اَلطَّغْيُ/ اَلطُّغْيَانُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	کوشش کرنا، حد سے تجاوز کرنا
اَلنَّهَاوَةُ [1]	كَرُمَ يَكْرُمُ	کمال عقل کو پہنچنا

ناقصِ واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

مصدر	باب	معنی
اَلْإِعْلَاءُ، اَلْإِدْنَاءُ	الإفعال	بلند کرنا، قریب کرنا/لٹکانا
اَلتَّسْمِيَةُ	التفعيل	نام رکھنا/بسم اللہ پڑھنا
اَلْمُعَادَاةُ، اَلْمُدَاعَاةُ	المفاعلة	دشمنی کرنا، جھگڑا کرنا
اَلتَّعَدِّي، اَلتَّنَحِّي	التفعّل	حد سے بڑھنا، ایک طرف ہوجانا
اَلتَّلَافِي، اَلتَّنَادِي	التفاعل	تلافی کرنا، ایک دوسرے کو پکارنا

[1] واؤ کی اصل یاء ہے۔

اَلِاجْتِبَاءُ، اَلِابْتِلَاءُ	الافتعال	پسند کرنا/چن لینا، آزمانا
اَلِانْمِحَاءُ، اَلِانْحِنَاءُ	الانفعال	مِٹنا، جھکنا
اَلِاسْتِعْلَاءُ، اَلِاسْتِنْجَاءُ	الاستفعال	بلند ہونا، استنجا کرنا
ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب		
اَلْإِغْنَاءُ، اَلْإِرْمَاءُ	الإفعال	غنی کر دینا، پھینکنا
اَلتَّبْكِيَةُ، اَلتَّنْقِيَةُ	التفعيل	رُلانا، صاف کرنا
اَلْمُلَاقَاةُ، اَلْمُرَامَاةُ	المفاعلة	باہم ملنا، ایک دوسرے پر تیر پھینکنا
اَلتَّمَنِّي، اَلتَّلَقِّي	التفعّل	آرزو کرنا، حاصل کرنا
اَلتَّرَامِي اَلتَّبَارِي	التفاعل	ایک دوسرے کی طرف تیر پھینکنا باہم مقابلہ کرنا
اَلِالْتِقَاءُ، اَلِارْتِقَاءُ	الافتعال	ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا/مڈ بھیڑ ہونا، چڑھنا
اَلِانْقِضَاءُ، اَلِانْبِرَاءُ	الانفعال	ختم ہونا، ترشنا
اَلِاسْتِغْنَاءُ، اَلِاسْتِسْقَاءُ	الاستفعال	غنی ہونا، پانی طلب کرنا

ناقص واوی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلدَّعْوَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	دَعَا	يَدْعُو	دَعْوَةً	دَاعٍ	دُعِيَ	يُدْعٰى	دَعْوَةً	مَدْعُوٌّ	اُدْعُ	لَا تَدْعُ	مَدْعًى	مِدْعًى	أَدْعٰى
اَلْجُثُوُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	جَثَا	يَجْثِي	جُثُوًّا	جَاثٍ	جُثِيَ	يُجْثٰى	جُثُوًّا	مَجْثِيٌّ	اِجْثِ	لَا تَجْثِ	مَجْثًى	مِجْثًى	أَجْثٰى
اَلرِّضَا	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَضِيَ	يَرْضٰى	رِضًا	رَاضٍ	رُضِيَ	يُرْضٰى	رِضًا	مَرْضِيٌّ	اِرْضَ	لَا تَرْضَ	مَرْضًى	مِرْضًى	أَرْضٰى
اَلْمَحْوُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مَحَا	يَمْحٰى	مَحْوًا	مَاحٍ	مُحِيَ	يُمْحٰى	مَحْوًا	مَحْوِيٌّ	اِمْحَ	لَا تَمْحَ	مَمْحًى	مِمْحًى	أَمْحٰى
اَلرَّخَاءُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	رَخُوَ	يَرْخُو	رَخَاءً	رَاخٍ	x	x	x	x	اُرْخُ	لَا تَرْخُ	مَرْخًى	مِرْخًى	أَرْخٰى

ناقص یائی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلرَّمْيُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	رَمٰى	يَرْمِي	رَمْيًا	رَامٍ	رُمِيَ	يُرْمٰى	رَمْيًا	مَرْمِيٌّ	اِرْمِ	لَا تَرْمِ	مَرْمًى	مِرْمًى	أَرْمٰى
اَلرَّقْيُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَقِيَ	يَرْقٰى	رَقْيًا	رَاقٍ	رُقِيَ	يُرْقٰى	رَقْيًا	مَرْقِيٌّ	اِرْقَ	لَا تَرْقَ	مَرْقًى	مِرْقًى	أَرْقٰى
اَلسَّعْيُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَعٰى	يَسْعٰى	سَعْيًا	سَاعٍ	x	x	x	x	اِسْعَ	لَا تَسْعَ	مَسْعًى	مِسْعًى	أَسْعٰى
اَلنَّهَاوَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	نَهُوَ	يَنْهُو	نَهَاوَةً	نَاهٍ	x	x	x	x	اُنْهُ	لَا تَنْهُ	مَنْهًى	مِنْهًى	أَنْهٰى

ناقص واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف
اَلْإِعْلَاءُ	إفعال	أَعْلٰى	يُعْلِي	إِعْلَاءً	مُعْلٍ	أُعْلِيَ	يُعْلٰى	إِعْلَاءً	مُعْلًى	أَعْلِ	لَا تُعْلِ	مُعْلًى
اَلتَّسْمِيَةُ	تفعیل	سَمّٰى	يُسَمِّي	تَسْمِيَةً	مُسَمٍّ	سُمِّيَ	يُسَمّٰى	تَسْمِيَةً	مُسَمًّى	سَمِّ	لَا تُسَمِّ	مُسَمًّى
اَلْمُعَادَاةُ	مفاعله	عَادٰى	يُعَادِي	مُعَادَاةً	مُعَادٍ	عُودِيَ	يُعَادٰى	مُعَادَاةً	مُعَادًى	عَادِ	لَا تُعَادِ	مُعَادًى
اَلتَّعَدِّي	تفعّل	تَعَدّٰى	يَتَعَدّٰى	تَعَدِّيًا	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّيَ	يُتَعَدّٰى	تَعَدِّيًا	مُتَعَدًّى	تَعَدَّ	لَا تَتَعَدَّ	مُتَعَدًّى
اَلتَّلَافِي	تفاعل	تَلَافٰى	يَتَلَافٰى	تَلَافِيًا	مُتَلَافٍ	تُلُوفِيَ	يُتَلَافٰى	تَلَافِيًا	مُتَلَافًى	تَلَافَ	لَا تَتَلَافَ	مُتَلَافًى

ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف
اَلْإِغْنَاءُ	إفعال	أَغْنٰى	يُغْنِي	إِغْنَاءً	مُغْنٍ	أُغْنِيَ	يُغْنٰى	إِغْنَاءً	مُغْنًى	أَغْنِ	لَاتُغْنِ	مُغْنًى
اَلتَّبْكِيَةُ	تفعیل	بَكّٰى	يُبَكِّي	تَبْكِيَةً	مُبَكٍّ	بُكِّيَ	يُبَكّٰى	تَبْكِيَةً	مُبَكًّى	بَكِّ	لَا تُبَكِّ	مُبَكًّى
اَلْمُلَاقَاةُ	مفاعله	لَاقٰى	يُلَاقِي	مُلَاقَاةً	مُلَاقٍ	لُوقِيَ	يُلَاقٰى	مُلَاقَاةً	مُلَاقًى	لَاقِ	لَا تُلَاقِ	مُلَاقًى
اَلتَّمَنِّي	تفعّل	تَمَنّٰى	يَتَمَنّٰى	تَمَنِّيًا	مُتَمَنٍّ	تُمُنِّيَ	يُتَمَنّٰى	تَمَنِّيًا	مُتَمَنًّى	تَمَنَّ	لَا تَتَمَنَّ	مُتَمَنًّى

ناقص کے ابواب ثلاثی مزید فیہ کی تعلیلیں

1. إِعْلَاءٌ، إِغْنَاءٌ اصل میں إِعْلَاوٌ، إِغْنَايٌ تھے۔ ''و، ي'' طرفِ کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوکر ہمزہ سے بدل گئے۔
2. تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ اصل میں تَسْمِيوٌ، تَقْوِيوٌ تھے۔ بمطابق قاعدہ مَرْمِيٌّ اسے تَسْمِيٌّ، تَقْوِيٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک ''ي'' کو تخفیفاً حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ''ة'' بڑھادی اور دوسری ''ي'' کو فتحہ دے دیا تو تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ ہوا۔
3. مُعَادَاةٌ، مُلَاقَاةٌ اصل میں مُعَادَوَةٌ، مُلَاقَيَةٌ تھے۔ ''و، ي'' بقاعدہ قَالَ ''ا'' سے بدل گئے۔
4. تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا اصل میں تَعَدُّوًا، تَمَنُّيًا تھے۔ ''و، ي'' متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے، ضمہ کو کسرہ سے اور ''و'' ماقبل کسرہ کی وجہ سے ''ي'' سے بدلا، تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا ہوا۔ (قاعدہ أَدْلٍ)
5. تَلَافِيًا، تَوَالِيًا اصل میں تَلَافُوًا، تَوَالُيًا تھے، ان کی تعلیل تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا کی مانند ہے۔

سوالات و تدریبات

1. ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس کی قسمیں مع مثال ذکر کریں۔
2. يَرْضٰی میں ''و'' کس قاعدے سے ''ي'' ہوا؟
3. تَدْعُونَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟
4. مَشْی سے باب تَفَعُّل اور عَلَا سے باب تَفَاعُل کا مصدر اور اسم فاعل کیا آئے گا، ان کی تعلیل کریں؟
5. فَتْوٰی، دُنْيَا، دُعَاءٌ اور أَدْلٍ کی تعلیل بیان کریں۔
6. تَسْمِيَةٌ اور تَعَدِّيًا اصل میں کیا تھے؟ تعلیل کیسے ہوئی؟
7. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

بَنَيْنَا ...... أَعْطَيْنَا ...... صَلِّ ...... يَتْلُو ...... يَتَزَكّٰی

يَصْلَوْنَ ...... عَصَوْا ...... تَجْرِي ...... تَلَظّٰی ...... لَمْ أَدْرِ

يَمْشِي ...... أَشْقٰی ...... مَرْمِيٌّ ...... مُلَاقَاةٌ ...... إِعْلَاءٌ.

8 درج ذیل آیات میں ملوّن کلمات کی اصل اور تبدیلی کی وجہ بتائیں:

﴿وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ ﴿وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ﴾

﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾

﴿قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ○ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى﴾ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾

﴿فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾

سبق: 37

لفیف کا بیان

اَللَّفِیفُ: هُوَ مَا كَانَ فِيهِ حَرْفَانِ أَصْلِيَّانِ مِنْ حُرُوفِ الْعِلَّةِ. ''لفیف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔'' جیسے: وَلِيَ، يَوْمٌ. لفیف کی دو قسمیں ہیں:

1 **مَقْرُون:** جس کے دونوں حرف علت متصل ہوں، جیسے طَوٰی، قَوِيَ، يَوْمٌ.

2 **مَفْرُوق:** جس کے دونوں حرف علت منفصل ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَقٰی، وَحْيٌ.

قواعد لفیف

لفیف مفروق ہو یا مقرون، دونوں کے لام کلمہ کی تعلیل رَمٰی يَرْمِي اور رَضِيَ يَرْضٰی کی طرح ہوتی ہے۔ اگر لفیف مفروق کی فائے کلمہ کی جگہ ''و'' ہو تو اس کا حال وَعَدَ يَعِدُ جیسا ہوتا ہے، جبکہ لفیف مقرون کے عینِ کلمہ میں تعلیل بالکل نہیں ہوتی۔

لفیف کی گردانیں

گردان ماضی	وَقٰی	وَقَيَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَيْنَ الخ
گردان مضارع	يَقِي	يَقِيَانِ	يَقُونَ	تَقِي	تَقِيَانِ	يَقِينَ الخ
گردان امر	قِ	قِيَا	قُوا	قِي	قِيَا	قِينَ
ثقیلہ	قِيَنَّ	قِيَانِّ	قُنَّ	قِنَّ	قِيَانِّ	قِينَانِّ
خفیفہ	قِيَنْ	x	قُنْ	قِنْ	x	x

لفیف کے ابواب

لفیف مفروق، ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے اور لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے ابواب		
مصدر	باب	معنی
اَلْوِقَايَةُ، اَلْوَفَاءُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	بچانا، پورا کرنا/ پورا ہونا
اَلْوَجْى، اَلْوَرْيُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	پاؤں یا سم کا گھسنا، چقماق کا آگ نکالنا
اَلْوَلْيُ، اَلْوَمْيُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	نزدیک ہونا، اشارہ کرنا
لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے ابواب		
اَلطَّيُّ، اَلنِّيَّةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	لپیٹنا، ارادہ کرنا
اَلْقُوَّةُ، اَلْهوٰى	سَمِعَ يَسْمَعُ	مضبوط ہونا، چاہنا

لفیف مفروق، ثلاثی مزید فیہ کے سات ابواب سے اور لفیف مقرون آٹھ ابواب سے آتا ہے۔

لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ کے ابواب		
مصدر	باب	معنی
اَلْإِيصَاءُ، اَلْإِيحَاءُ	الإفعال	وصیت کرنا، وحی کرنا
اَلتَّوْفِيَةُ، اَلتَّوْرِيَةُ	التفعيل	پورا کرنا، پوشیدہ کرنا/توریہ کرنا
اَلْمُوَالَاةُ، اَلْمُوَاكَاةُ	المفاعلة	باہم دوستی کرنا، دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا
اَلتَّوَلِّي، اَلتَّوَفِّي	التفعّل	ذمہ داری لینا/ پھرنا، پورا کرنا/ پورا لینا
اَلتَّوَالِي، اَلتَّوَارِي	التفاعل	لگاتار ہونا، چھپنا

اَلِاتِّقَاءُ	الافتعال	پرہیز کرنا / بچنا
اَلِاسْتِیفَاءُ، اَلِاسْتِیلَاءُ	الاستفعال	پورا لینا، غالب ہونا
لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ کے ابواب		
اَلْإِحْیَاءُ، اَلْإِغْوَاءُ	الإفعال	زندہ کرنا، ورغلانا
اَلتَّسْوِیَةُ، اَلتَّكْوِیَةُ	التفعیل	سیدھا اور درست کرنا / برابر کرنا، روشن دان بنانا
اَلْمُدَاوَاةُ، اَلْمُسَاوَاةُ	المفاعلة	علاج کرنا، کسی سے برابری کرنا
اَلتَّقَوِّي، اَلتَّطَوِّي	التفعّل	قوت حاصل کرنا، شکن پڑنا
اَلتَّسَاوِي، اَلتَّدَاوِي	التفاعل	برابر ہونا، دوا لینا
اَلِاسْتِوَاءُ، اَلِالْتِوَاءُ	الافتعال	برابر ہونا، مڑنا
اَلِاسْتِحْیَاءُ	الاستفعال	شرم کرنا / حیا کرنا
اَلِانْزِوَاءُ، اَلِانْعِوَاءُ	الانفعال	گوشہ نشین ہونا، مڑنا / جھکنا

لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلْوِقَايَةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وَقٰى	يَقِي	وِقَايَةً	وَاقٍ	وُقِيَ	يُوقٰى	وِقَايَةً	مَوْقِيٌّ	قِ	لَاتَقِ	مَوْقًى	مِيقًى	أَوْقٰى
اَلْوَجْىٰ	سَمِعَ يَسْمَعُ	وَجِيَ	يَوْجٰى	وَجًى	وَاجٍ	x	x	x	x	اِيجَ	لَا تَوْجَ	مَوْجًى	مِيجًى	أَوْجٰى
اَلْوَلْيُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	وَلِيَ	يَلِي	وَلْيًا	وَالٍ	وُلِيَ	يُولٰى	وَلْيًا	مَوْلِيٌّ	لِ	لَاتَلِ	مَوْلًى	مِيلًى	أَوْلٰى

لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلطَّيُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	طَوٰى	يَطْوِي	طَيًّا	طَاوٍ	طُوِيَ	يُطْوٰى	طَيًّا	مَطْوِيٌّ	اِطْوِ	لَا تَطْوِ	مَطْوًى	مِطْوًى	أَطْوٰى
اَلْقُوَّةُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	قَوِيَ	يَقْوٰى	قُوَّةً	قَاوٍ	x	x	x	x	اِقْوَ	لَاتَقْوَ	مَقْوًى	مِقْوًى	أَقْوٰى

لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف
اَلْإِيصَاءُ	إفعال	أَوْصٰى	يُوصِي	إِيصَاءً	مُوصٍ	أُوصِيَ	يُوصٰى	إِيصَاءً	مُوصًى	أَوْصِ	لَا تُوصِ	مُوصًى
اَلتَّوْفِيَةُ	تفعيل	وَفّٰى	يُوَفِّي	تَوْفِيَةً	مُوَفٍّ	وُفِّيَ	يُوَفّٰى	تَوْفِيَةً	مُوَفًّى	وَفِّ	لَا تُوَفِّ	مُوَفًّى
اَلْمُوَالَاةُ	مفاعله	وَالٰى	يُوَالِي	مُوَالَاةً	مُوَالٍ	وُولِيَ	يُوَالٰى	مُوَالَاةً	مُوَالًى	وَالِ	لَا تُوَالِ	مُوَالًى
اَلتَّوَلِّي	تفعل	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلِّيًا	مُتَوَلٍّ	تُوُلِّيَ	يُتَوَلّٰى	تَوَلِّيًا	مُتَوَلًّى	تَوَلَّ	لَا تَتَوَلَّ	مُتَوَلًّى
اَلتَّوَالِي	تفاعل	تَوَالٰى	يَتَوَالٰى	تَوَالِيًا	مُتَوَالٍ	x	x	x	x	تَوَالَ	لَا تَتَوَالَ	مُتَوَالًى

لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر معروف	نہی حاضر معروف	اسم ظرف
اَلْإِحْيَاءُ	إفعال	أَحْيَا	يُحْيِي	إِحْيَاءً	مُحْيٍ	أُحْيِيَ	يُحْيٰى	إِحْيَاءً	مُحْيًى	أَحْيِ	لَا تُحْيِ	مُحْيًى
اَلتَّسْوِيَةُ	تفعيل	سَوّٰى	يُسَوِّي	تَسْوِيَةً	مُسَوٍّ	سُوِّيَ	يُسَوّٰى	تَسْوِيَةً	مُسَوًّى	سَوِّ	لَا تُسَوِّ	مُسَوًّى
اَلْمُدَاوَاةُ	مفاعله	دَاوٰى	يُدَاوِي	مُدَاوَاةً	مُدَاوٍ	دُووِيَ	يُدَاوٰى	مُدَاوَاةً	مُدَاوًى	دَاوِ	لَا تُدَاوِ	مُدَاوًى
اَلتَّقَوِّي	تفعل	تَقَوّٰى	يَتَقَوّٰى	تَقَوِّيًا	مُتَقَوٍّ	x	x	x	x	تَقَوَّ	لَاتَتَقَوَّ	مُتَقَوًّى

سوالات و تدریبات

1. لفیف کی تعریف کریں، نیز اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔
2. مَرْمِيٌّ اور مَوْقِيٌّ کی اصل کیا ہے اور تعلیل کیسے ہوئی؟
3. تَرْمِينَ اور تَقِينَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟
4. دَعَا اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف کی گردان کریں۔
5. مندرجہ ذیل آیات میں ناقص اور لفیف کلمات کی تعلیل بیان کریں:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ، ﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ ، ﴿وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ، ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ، ﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ ، ﴿وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ﴾ ، ﴿اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ ﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ ، ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ﴾ ، ﴿وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾

6. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل نہی لَا تَدْعُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

   1. يا إِخْوَانِي! .... مَعَ اللهِ أَحَدًا.
   2. يا أُخْتِي! .... غَيْرَ اللهِ.
   3. يا أَخَوَاتِي! .... عَلٰى أَوْلَادِكُنَّ.

7. درج ذیل آیاتِ قرآنی میں ملون کلمات کے صیغے بتائیں؟

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ، ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾ ، ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ ، ﴿وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ ، ﴿وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا﴾

8. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

يَسْتَوْفُونَ ...... يُوعُونَ ...... وَاهِيَةٌ ...... تُؤْوِي ...... مُتَّقُونَ ...... اِتَّقُوا ...... تَوَارَتْ ...... وَلَّوْا.

سبق:38

ابوابِ مخلوط

فنِ صرف میں درج ذیل تیرہ قسم کے ابواب کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

|1| مہموز الفاء |2| مہموز العین |3| مہموز اللّام |4| مضاعف ثلاثی |5| مضاعف رباعی |6| مثال واوی |7| مثال یائی |8| اجوف واوی |9| اجوف یائی |10| ناقص واوی |11| ناقص یائی |12| لفیف مفروق |13| لفیف مقرون

ان مذکورہ اقسام میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے سے مختلف ابواب بنتے ہیں، جنھیں ''مخلوط'' کہتے ہیں۔ مخلوط کے ابواب میں سے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1 **مہموز الفاء واجوف واوی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں حرف علت ''و'' ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے اٰبَ، یَئُوْبُ، أَوْبًا ''رجوع کرنا، لوٹنا'' بروزن قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلًا.

2 **مہموز الفاء واجوف یائی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں حرف علت ''ي'' ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اٰدَ، یَئِیْدُ، أَیْدًا ''قوی ہونا'' بروزن بَاعَ، یَبِیْعُ، بَیْعًا.

ملحوظہ ہمزہ میں قواعد مہموز اور ''و'' میں قواعد معتل جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض واقع ہو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، مثلاً: یَأْوُبُ میں قاعدۂ رَاسٌ کے مطابق ہمزہ کو ''ا'' سے بدلنا چاہیے اور قاعدۂ یَقُوْلُ کے مطابق ''و'' کی حرکت ماقبل کو دینی چاہیے تو قاعدہ معتل کو ترجیح دیتے ہوئے یَئُوْبُ کہا جائے گا۔

3 **مہموز الفاء وناقص واوی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں ''و'' ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے أَلَا، یَأْلُو، أَلْوًا ''کوتاہی کرنا'' بروزن دَعَا، یَدْعُو.

4 **مہموز الفاء وناقص یائی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں ''ي'' ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے أَتٰی، یَأْتِي، إِتْیَانًا ''آنا'' بروزن رَمٰی، یَرْمِي اور فَتَحَ یَفْتَحُ سے أَبٰی، یَأْبٰی، إِبَاءً

"انکار کرنا"۔

5 **مهموز الفاء ولفيف مقرون:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین ولام کے مقابلے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے أَوٰى، يَأْوِي، أُوِيًّا "پناہ لینا" بروزن طَوٰى، يَطْوِي.

6 **مهموز العين و مثال واوى:** جس کلمے کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور فاء کے مقابلے میں حرف علت "و" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَأَدَ، يَئِدُ، وَأْدًا "زندہ درگور کرنا" بروزن وَعَدَ، يَعِدُ.

7 **مهموز العين وناقص يائى:** جس کلمے کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں "ي" ہو، مثلاً: فَتَحَ يَفْتَحُ سے رَاٰى، يَرٰى، رُؤْيَةً "دیکھنا/جاننا"۔ اس کے فعل مضارع میں قاعدۂ يَسَلُ (خلاف قیاس) وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول (مَرْئِيٌّ) اسم ظرف (مَرْأًى) اور اسم آلہ (مِرْاٰةٌ) میں قاعدۂ يَسَلُ جوازاً جاری ہوگا۔

8 **مهموز العين ولفيف مفروق:** جس کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور فاء ولام کے مقابلے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَاٰى، يَئِي، وَأْيًا "وعدہ کرنا" بروزن وَقٰى، يَقِي.

9 **مهموز اللام واجوف يائى:** جس کے لام کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں "ي" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے جَاءَ، يَجِيءُ، مَجِيئًا "آنا" بروزن بَاعَ، يَبِيعُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ سے شَاءَ، يَشَاءُ، مَشِيئَةً "ارادہ کرنا"۔

10 **مهموز الفاء ومضاعف:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ ہو اور عین ولام دونوں ایک جنس کے ہوں، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ سے أَمَّ، يَؤُمُّ، إِمَامَةً "امامت کرنا" بروزن مَدَّ، يَمُدُّ.

ملحوظہ جب کسی کلمے میں ادغام اور تخفیفِ ہمزہ دونوں کے قاعدوں میں تعارض واقع ہوجائے تو ادغام کے قاعدے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس بنا پر مذکورہ باب میں مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے، چنانچہ أَءَمُّ (اسم تفضیل) میں قاعدۂ يَمُدُّ جاری ہوا ہے، قاعدۂ آمَنَ جاری نہیں ہوا، البتہ ادغام کے بعد دو ہمزے متحرک جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو "و" سے بدل دیں گے، جیسے: أَوَمُّ.

11 **مثال واوى ومضاعف:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں "و" ہو اور عین ولام ہم جنس ہوں، جیسے: سَمِعَ، يَسْمَعُ سے وَدَّ، يَوَدُّ، وُدًّا "دوست رکھنا، محبت کرنا"۔

سوالات و تدریبات

1. ابواب مخلوط سے کیا مراد ہے؟ دو مختلف جنسوں کو ملا کر دس باب مع امثلہ بتائیں۔
2. جس لفظ میں معتل اور مہموز دونوں کے قاعدے جاری ہو سکتے ہوں تو کس کے قواعد کو ترجیح دی جائے گی؟
3. اَلْأَيْدُ، اَلرُّؤْيَةُ اور اَلْمَجِيءُ سے ماضی، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیات میں ملوّن کلمات کے صیغے حل کریں:

﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴾، ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ﴾، ﴿ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا ﴾، ﴿ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ ﴾، ﴿ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴾ ، ﴿ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ﴾ ، ﴿ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ﴾، ﴿ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ﴾ ، ﴿ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﴾.

خاصیّاتِ ابواب

اہلِ صرف کی اصطلاح میں خاصیّات سے مراد ایسے معانی ہیں جو باب کے لغوی معنی سے زائد ہوں لیکن اس باب کے لیے لازم ہوں ۔ یہ معانی کبھی باب کی اس خاص وضع اور شکل کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: کَرُمَ یَکْرُمُ کا خاصہ، دائمی اوصاف ہیں، جیسے: حَسُنَ، وَسُمَ، شَرُفَ وغیرہ اور سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ عوارض نفسانی ہیں، جیسے: خوشی، غم، رنگ، عیب اور حلیہ وغیرہ اور کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معنی سے زائد معنی حاصل ہو جاتا ہے، مثلاً: خَرَجَ (نکلا) لازم ہے جب اسے باب افعال میں لا کر أَخْرَجَ (نکالا) بنائیں تو متعدی ہو جائے گا اور اس میں تعدیت کا زائد معنی پیدا ہو جائے گا۔

سبق: 39

ثلاثی مجرد کی خاصیات

1 نَصَرَ يَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کا معنی غالب آنا ہے۔ علم صرف کی اصطلاح میں مغالبہ کا مطلب یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے صیغہ کے بعد کسی فعل کو اس لیے ذکر کیا جائے کہ اس سے دو فریق میں سے ایک کا غالب آنا ظاہر کیا جائے۔ اس اظہار غلبہ کے لیے جس فعل کو مفاعلہ کے بعد ذکر کریں گے وہ باب نَصَرَ سے ہوگا، سوائے مثال واوی و یائی، اجوف یائی اور ناقص یائی افعال کے، چاہے وہ فعل اپنی وضع کے اعتبار سے کسی اور باب سے آتا ہو، جیسے: يُضَارِبُنِي حَامِدٌ فَأَضْرُبُهٗ ”میں اور حامد ایک دوسرے کو مارتے ہیں، پس میں مار پیٹ میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔“

اس باب میں لانے سے فعل متعدی بن جائے گا، اگرچہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔

اس باب سے اجوف واوی اور ناقص واوی افعال کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: قَالَ يَقُولُ، قَامَ يَقُومُ، دَعَا يَدْعُو، غَزَا يَغْزُو. اسی طرح مضاعف متعدی افعال بھی اس باب سے کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: مَدَّ يَمُدُّ، قَدَّ يَقُدُّ، جَزَّ يَجُزُّ، رَدَّ يَرُدُّ. ایسے ہی اس باب سے سالم افعال بھی آتے ہیں اگرچہ کثرت کے ساتھ نہیں، جیسے: كَتَبَ يَكْتُبُ، نَصَرَ يَنْصُرُ اور مہموز الفاء افعال بھی، جیسے: أَمَرَ يَأْمُرُ، أَخَذَ يَأْخُذُ.

2 ضَرَبَ يَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ وہ افعال جو مثال واوی و یائی، اجوف یائی یا ناقص یائی ہوں اور انھیں مفاعلہ کے بعد ذکر کیا جائے تو مغالبہ کا مفہوم پیدا ہو جائے گا، مثلاً: يُبَايِعُنِي حَامِدٌ فَأَبِيعُهٗ ”حامد اور میں باہم خرید و فروخت کرتے ہیں، پس میں خرید و فروخت میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔“

اس باب سے کثرت کے ساتھ وہ مثال واوی افعال آتے ہیں جن کا لامِ کلمہ حرف حلقی نہ ہو، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ اور وَثَبَ يَثِبُ.

اگر لامِ کلمہ حرف حلقی ہو تو پھر وہ افعال عموماً دیگر ابواب سے آتے ہیں، جیسے: وَضَعَ يَضَعُ، وَقَعَ يَقَعُ،

وَسِعَ يَسَعُ، وَطِئَ يَطَأُ. نیز اس باب سے اجوف یائی افعال بھی کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: شَابَ يَشِيبُ، بَاعَ يَبِيعُ. اسی طرح وہ ناقص یائی افعال بھی جن کا عینِ کلمہ حرف حلقی نہ ہو، جیسے: قَضٰى يَقْضِي، رَمٰى يَرْمِي. اور جن کا عینِ کلمہ حرف حلقی ہو وہ اس باب سے نہیں آتے، جیسے: سَعٰى يَسْعٰى، نَعٰى يَنْعٰى، طَغٰى يَطْغٰى. اور مضاعف کے لازم افعال بھی عموماً اسی باب سے آتے ہیں، جیسے: فَرَّ يَفِرُّ، قَلَّ يَقِلُّ، خَفَّ يَخِفُّ، خَرَّ يَخِرُّ.

3 سَمِعَ يَسْمَعُ : یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے۔ رنج ،خوشی ، بیماری، رنگ ، عیوب اور جسمانی حلیے (ظاہری اوصاف) پر دلالت کرنے والے افعال اکثر اسی سے آتے ہیں، مثلاً: حَزِنَ ''وہ غمگین ہوا'' فَرِحَ ''وہ خوش ہوا'' سَقِمَ، مَرِضَ ''وہ بیمار ہوا'' كَدِرَ ''وہ گدلا ہوا'' عَوِرَ ''وہ کانا ہوا'' بَلِجَ ''وہ کشادہ ابرو ہوا''۔ اسی طرح وہ افعال جو خالی ہوجانے اور بھر جانے، یعنی خُلُوّ اور اِمْتِلَاء پر دلالت کرتے ہوں وہ بھی اس باب سے آتے ہیں، جیسے: عَطِشَ، شَبِعَ.

4 فَتَحَ يَفْتَحُ : اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لامِ کلمہ کے مقابلے میں حرف حلقی ہو، مثلاً: ذَهَبَ ''وہ گیا'' وَضَعَ ''اس نے رکھا'' مَنَعَ ''اس نے منع کیا'' سَأَلَ، جَعَلَ، شَغَلَ مگر رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبٰى يَأْبٰى اس باب سے خلاف قانون آتے ہیں۔

تنبیہ: جس فعل کے عینِ کلمہ یا لامِ کلمہ کے مقابلے میں حرف حلقی ہو اس کا باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہونا لازم نہیں ہے، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ، البتہ جو باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لامِ کلمہ لازماً حرف حلقی ہوگا، جس کا عین ولامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں وہ اس باب سے نہیں آتا۔

فائدہ اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اسے ہر صورت میں باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے لایا جائے، خواہ اصل وضع میں اس باب سے مستعمل نہ ہو، مثلاً: يُضَارِبُنِي زَيْدٌ فَأَضْرُبُهٗ. ''میں اور زید ایک دوسرے کو مارتے ہیں تو میں مارنے میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔'' اگر وہ فعل مثال یا اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو تو اسے عموماً باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے لایا جاتا ہے، مثلاً: يُنَاهِينِي سَمِيرٌ فَأَنْهِيهِ. ''میرا اور سمیر کا آپس میں زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں اس پر غالب آ جاتا ہوں۔'' مذکورہ دونوں مثالوں میں أَضْرِبُ کو أَضْرُبُ اور أَنْهُو کو أَنْهِي پڑھا جائے گا۔ اگرچہ اصل میں پہلا مکسور الراء اور دوسرا مضموم الہاء ہے۔

5 **کَرُمَ یَکْرُمُ:** یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے، اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جو پختہ عادات اور طبعی اوصاف پر دلالت کریں، مثلاً: حَسُنَ ''وہ خوبصورت ہوا'' شَجُعَ ''وہ بہادر ہوا'' کَبُرَ ''وہ شان و مرتبہ میں بڑا ہوا/ وہ جسامت میں بڑا ہوا'' عَذُبَ الْمَاءُ ''پانی میٹھا ہوا'' شَرُفَ، جَمُلَ، قَبُحَ، لَؤُمَ وغیرہ۔ اور جو اوصاف کثرت تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں، مثلاً: فَقُهَ ''وہ سمجھ دار ہوا'' أَدُبَ ''وہ باادب ہوا'' خَطُبَ ''وہ خطیب ہوا''

6 **حَسِبَ یَحْسِبُ:** اس باب کی خاصیت بھی لفظی ہی ہے، اس باب سے صحیح کے چند فعل: حَسِبَ، نَعِمَ، بَئِسَ آئے ہیں، اگرچہ یہ افعال باب سَمِعَ سے بھی مستعمل ہیں۔ مزید ان کے علاوہ اس باب سے مثال واوی کے مندرجہ ذیل چند مادے آئے ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی
وَثِقَ	اس نے بھروسا کیا	وَجِدَ	وہ غمزدہ ہوا/ ناراض ہوا
وَرِثَ	وہ وارث بنا	وَرِعَ	وہ پرہیزگار ہوا
وَرِكَ	وہ چت لیٹا	وَرِمَ	وہ سوج گیا
وَرِيَ	وہ (مخ) بھرا ہوا	وَعِقَ	اس نے جلدی کی
وَفِقَ	وہ موافق ہوا	وَقِهَ	اس نے اطاعت کی
وَكِمَ	وہ غمگین ہوا	وَلِيَ	وہ نزدیک ہوا
وَمِقَ	اس نے محبت کی		

مندرجہ ذیل افعال کو حَسِبَ یَحْسِبُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ دونوں بابوں سے لانا جائز ہے:

لفظ	معنی	لفظ	معنی
وَبِقَ	وہ ہلاک ہوا	وَحِمَ	اس کی خواہش حد سے بڑھ گئی
وَحِرَ	اس نے زہر آلودہ کھانا کھایا	وَغِرَ	وہ غصے سے بھڑک اٹھا/اس نے کینہ رکھا

حَسِبَ	اس نے گمان کیا/اس نے شمار کیا۔	بَلِيَ	وہ بوسیدہ ہوا
وَلِغَ	(کتے یا درندے وغیرہ نے) برتن میں منہ ڈال کر زبان کے کنارے سے پیا	وَلِهَ	وہ حواس باختہ ہوا
وَهِلَ	وہ کمزور ہوا/بزدل ہوا	يَبِسَ	وہ خشک ہوا
يَئِسَ	وہ نا امید ہوا		

سبق:40

غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیات

1 اِبْتِدَاء: کسی فعل کا ابتداءً ہی اس باب سے اس معنی میں آنا، کہ اس کا مجرد اس معنی میں نہ آیا ہو، جیسے: كَلَّمْتُهٗ ''میں نے اس سے کلام کیا۔'' اس کا مجرد كَلَمَ، يَكْلِمُ، كَلْمًا ''زخمی کرنا'' ہے۔

2 اِتِّخَاذ: کسی چیز کو ماخذ میں لینا، یا ماخذ بنانا، جیسے: تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِيًّا. ''عمرو نے بچہ بغل میں لیا۔'' ماخذ إِبْطٌ ہے، تَوَسَّدَ الْحَجَرَ. ''اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔'' ماخذ وِسَادَةٌ ہے۔

3 اِشتراک (مشارکت، تشارک): دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا، اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو، جیسے: اِخْتَصَمَ نَاصِرٌ وَسَمِيرٌ. ''ناصر اور سمیر نے آپس میں جھگڑا کیا۔'' خَاصَمَ، تَخَاصَمَ.

4 بلوغ/ دُخول: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں داخل ہونا، جیسے: خَيَّمَ بَكْرٌ ''بکر خیمے میں آیا۔'' اس کا ماخذ خَيْمَةٌ ہے اور عَمَّقَ زَيْدٌ ''زید گہرائی تک پہنچا۔'' ماخذ عُمْقٌ ہے۔

5 تَجَنُّب: ماخذ سے بچنا، یعنی ماخذ کو ترک کر دینا، جیسے: تَحَوَّبَ عَمْرٌو ''عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ چھوڑا۔'' ماخذ حُوبٌ ہے۔

6 تخییل: اپنے اندر ماخذ کا حصول ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حاصل نہیں ہے، جیسے: تَمَارَضَ زَيْدٌ ''زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔'' حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔ ماخذ مَرَضٌ ہے۔

7 تدرُّج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا یا فاعل کا تدریجاً واقع ہونا، جیسے: تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ. ''اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا۔'' ماخذ حِفْظٌ ہے، تَزَايَدَ الْمَطَرُ ''بارش تدریجاً بڑھی۔'' ماخذ زِيَادَةٌ ہے۔

8 تعدیه: فعل لازم کو متعدی بنانا اور متعدی میں ایک اور مفعول بہ کا اضافہ کرنا، یعنی مجرد میں لازم ہو تو یہاں متعدی ہو جائے اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہو تو یہاں متعدی بہ دو مفعول ہو جائے اور اگر وہاں متعدی بہ دو مفعول ہو تو یہاں متعدی بہ سہ مفعول ہو جائے، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ ''زید نکلا۔'' سے أَخْرَجَ حَامِدٌ نَاصِرًا ''حامد نے ناصر کو نکالا۔'' أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا ''میں نے زید کو بتایا کہ بکر فاضل ہے۔''

9 **تَکَلُّف:** کسی صفت (ماخذ) کو خود میں اجتہاد اور کوشش سے پیدا کرنا، یہ صفت اچھی ہی ہوتی ہے، جیسے: تَشَجَّعَ عَمْرٌو ''عمرو نے بہادر بننے کی محنت کی۔'' ماخذ شَجَاعَةٌ ہے۔

10 **تَحَوُّل:** کسی چیز کا ماخذ کی طرح یا عینِ ماخذ ہونا، جیسے: تَبَحَّرَ بَكْرٌ ''بکر (علم میں) سمندر کی مانند ہوگیا۔'' ماخذ بَحْرٌ ہے۔

11 **سلب:** کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا، جیسے: قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ (أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا) ''میں نے پھل کا چھلکا اتارا۔'' ماخذ قِشْرٌ ہے۔

12 **صیرورت:** کسی چیز کا صاحبِ ماخذ یا مثلِ ماخذ ہونا، جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ ''درخت شگوفہ دار ہوگیا/درختوں پر کلیاں نکل آئیں۔'' ماخذ نَوْرٌ ہے۔

13 **طلب:** ماخذ طلب کرنا، جیسے: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ''میں اللہ (تعالیٰ) سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' ماخذ مَغْفِرَةٌ ہے۔

14 **علاج:** یہ باب انفعال کی خاصیت ہے۔ اس باب سے آنے والے تمام افعال ایسے ہوں گے جن کے معنی کا ادراک حواس ظاہرہ سے ہوگا، یعنی یہ افعال کسی حسی حرکت واثر پر دلالت کریں گے، جیسے: اِنْفَطَرَ ''وہ پھٹا۔'' اِنْكَسَرَ ''وہ ٹوٹا۔''

15 **قصر:** اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ بنالینا، جیسے: اِسْتَرْجَعَ ''اس نے إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔'' یہ قَالَ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مرکب سے مختصر ہے۔ اور هَلَّلَ ''اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا۔'' یہ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مرکب سے مختصر کیا گیا ہے۔

16 **لزوم:** لازم ہونا خواہ اس کا مجرد لازم ہو یا متعدی، اول کی مثال ہے: اِنْفَرَحَ ''وہ خوش ہوا۔'' اس کا مجرد فَرِحَ ''وہ خوش ہوا۔'' بھی لازم ہے۔ ثانی کی مثال ہے: اِنْصَرَفَ ''وہ لوٹا۔'' اس کا مجرد صَرَفَ ''اس نے پھیرا۔'' متعدی ہے۔

17 **مطاوعت:** فعل متعدی کے بعد اسی مادہ سے فعل لازم کا یہ بتانے کے لیے لانا کہ مفعول بہ نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے، جیسے: كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ ''میں نے اُسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔''

18 **موافقت:** فعل کا کسی دوسرے باب کے فعل کے ساتھ معنی میں موافق ہونا موافقت کہلاتا ہے، جیسے:

سَافَرَ، سَفَرَ کے معنی میں ہے۔

19 **مبالغہ:** فعل، فاعل یا مفعول بہ کی کیفیت یا مقدار میں کثرت و زیادت کا ہونا، جیسے: صَرَّحَ الْأَمْرُ ''معاملہ خوب ظاہر ہوگیا۔''

20 **نسبت بہ ماخذ:** کسی چیز کی ماخذ کی طرف نسبت کرنا، جیسے: أَكْفَرْتُهٗ ''میں نے اُسے کفر کی طرف منسوب کیا۔'' ماخذ كُفْرٌ ہے۔

21 **إلباس ماخذ:** کسی چیز کو ماخذ پہنانا، جیسے: جَلَّلْتُ الْفَرَسَ ''میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔'' ماخذ جُلٌّ ہے۔

22 **استحقاق / لیاقت:** فاعل کا ماخذ (معنی مصدری) کا مستحق یا لائق ہوجانا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ ''کھیتی کٹنے کے قابل ہوئی۔'' اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ ''کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا۔''

23 **تحویل:** کسی چیز کو پھیر کر عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ بنانا، جیسے: نَصَّرَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا ''آدمی نے ایک یہودی کو نصرانی بنادیا۔''

24 **تخییر:** فاعل کا فعل کو اپنے لیے کرنا، جیسے: اِكْتَالَ الشَّعِيرَ ''اس نے اپنے لیے جو ماپے۔''

25 **تعریض:** فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ کے لیے پیش کرنا، جیسے: أَبَاعَ الْمَتَاعَ ''اس نے سامان فروخت کے لیے پیش کیا۔''

26 **تَعمُّل:** ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَتَرَّسَ عَمْرٌو ''عمرو ڈھال کو کام میں لایا۔''

27 **تَصْيِير:** کسی چیز کو صاحب ماخذ، یعنی ماخذ والا بنانا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ ''میں نے جوتے کو تسمے والا بنایا۔''

28 **قبول ماخذ:** فاعل کا ماخذ کو قبول کرلینا، جیسے: شَفَّعْتُ زَيْدًا ''میں نے زید کی شفاعت قبول کی۔''

29 **وجدان:** فاعل کا مفعول بہ کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے: أَبْخَلْتُ حَامِدًا ''میں نے حامد کو بخل کے ساتھ متصف پایا۔''

30 **اقتضاب:** مقتضب ایسی بنا کو کہتے ہیں جس کا مادہ عموماً ثلاثی مجرد سے بطور فعل استعمال نہ ہو اور حروف الحاق اور ایسے حرف زائد سے خالی ہو جو کسی معنی کے لیے ہو، جیسے: اِجْلَوَّذَ ''وہ تیز رفتاری سے چلا۔''

31 **اظہار:** ماخذ ظاہر کرنا، جیسے: اِعْتَذَرَ ''اس نے عذر ظاہر کیا۔''

32 **تصرف (اجتہاد):** مفعول بہ کے حصول کے لیے کوشش و اجتہاد کرنا، جیسے: اِكْتَسَبَ الْمَالَ ''اس نے کوشش سے مال کمایا۔''

سبق:41

خاصیاتِ ابواب ثلاثی مزید فیہ

خاصیاتِ بابِ إفعال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ / مادہ
1	تَعْدِیَہ	خَرَجَ زَیْدٌ ''زید نکلا۔'' سے أَخْرَجَ حَامِدٌ نَاصِرًا ''حامد نے ناصر کو نکالا۔'' فَهِمَ زَيْدٌ الدَّرْسَ ''زید نے سبق سمجھ لیا۔'' سے أَفْهَمَ بَكْرٌ زَيْدًا الدَّرْسَ. ''بکر نے زید کو سبق سمجھایا۔'' عَلِمَ زَيْدٌ بَكْرًا قَائِمًا سے أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا قَائِمًا.	خُرُوجٌ فَهْمٌ عِلْمٌ
2	تَصْيِير	أَشْرَكْتُ النَّعْلَ ''میں نے جوتی کو شراک، یعنی تسمے والا بنایا۔''	شِرَاكٌ
3	سَلْب	أَشْكَيْتُ زَيْدًا ''میں نے زید کی شکایت دور کردی۔'' أَقْذَيْتُ عَيْنَ سَمِيرٍ. ''میں نے سمیر کی آنکھ سے تنکا نکالا۔''	شِكَايَةٌ قَذْيٌ
4	بُلُوغ یا دخول	أَعْرَقَ الرَّجُلُ ''آدمی عراق میں داخل ہوا۔'' أَصْبَحَ الرَّجُلُ ''آدمی صبح میں داخل ہوا۔'' أَصْحَرَ ''وہ صحرا میں داخل ہوا۔'' أَبْحَرَ ''وہ سمندر میں داخل ہوا۔''	عِرَاقٌ صَبَاحٌ صَحْرَاءُ بَحْرٌ
5	صَيْرُورَت	أَثْمَرَ الشَّجَرُ ''درخت پھلدار ہوا۔'' أَلْبَنَ الرَّجُلُ ''آدمی دودھ والا ہوگیا۔'' أَتْمَرَ ''وہ کھجور والا ہوگیا۔''	ثَمَرٌ لَبَنٌ تَمْرٌ

6	نِسبت بہ مَاخَذ	أَكْفَرْتُهٗ ''میں نے اسے کفر کی طرف منسوب کیا۔''	كُفْرٌ
7	تَعْرِيض	أَبَاعَ الْمَتَاعَ ''اس نے سامان فروخت کے لیے پیش کیا۔'' أَرْهَنْتُ الْبَيْتَ ''میں نے گھر کو رہن (گروی) کے لیے پیش کیا۔''	بَيْعٌ رَهْنٌ
8	استحقاق یا لیاقت	أَحْصَدَ الزَّرْعُ ''کھیتی کٹنے کے قابل ہوئی۔'' أَزْوَجَتِ الْفَتَاةُ ''لڑکی شادی کے قابل ہوئی۔''	حَصَادٌ زَوَاجٌ
9	مُطَاوَعَتِ فَعَلَ وَ فَعَّلَ	كَبَبْتُهٗ فَأَكَبَّ ''میں نے اسے اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا۔'' بَشَّرْتُ خَالِدًا فَأَبْشَرَ ''میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہو گیا۔'' فَطَّرْتُهٗ فَأَفْطَرَ ''میں نے اسے افطار کرایا تو اس نے افطار کیا۔''	كَبٌّ بِشَارَةٌ فِطْرٌ
10	وِجْدَان	أَبْخَلْتُ حَامِدًا ''میں نے حامد کو بخل کے ساتھ متصف پایا، یعنی بخیل پایا۔'' أَجْبَنْتُ حَامِدًا ''میں نے حامد کو بزدل پایا۔''	بُخْلٌ جُبْنٌ

خاصیات باب تفعیل

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	تَعْدِيَه	فَرِحَ حَامِدٌ ''حامد خوش ہوا۔'' سے فَرَّحَ حَامِدًا ''اس نے حامد کو خوش کیا۔'' فَهِمَ حَامِدٌ الدَّرْسَ سے فَهَّمْتُ حَامِدًا الدَّرْسَ.	فَرَحٌ فَهْمٌ
2	تَصْيِير	نَصَّلْتُ السَّهْمَ ''میں نے تیر کو پیکان والا بنا دیا، یعنی اس میں پیکان لگا دیا۔''	نَصْلٌ
3	سَلْب	قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ (أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا.) ''میں نے پھل کا چھلکا اتارا۔'' جَرَّبْتُ الْبَعِيرَ ''میں نے اونٹ کی خارش ختم کر دی۔'' قَرَّدْتُ الْإِبِلَ ''میں نے اونٹ سے چیچڑی دور کر دی۔''	قِشْرٌ جَرَبٌ قُرَادٌ
4	بُلُوغ	عَمَّقَ زَيْدٌ ''زید گہرائی تک پہنچا۔''	عُمْقٌ

5	دُخول	خَيَّمَ بَكْرٌ ''بکر خیمے میں آیا۔''	خَيْمَةٌ
6	تکثیر و مُبَالَغه	مبالغہ فعل میں: صَرَّحَ الْأَمْرُ ''معاملہ خوب ظاہر ہوا۔'' جَوَّلَ خَالِدٌ ''خالد خوب گھوما۔'' طَوَّفَ زَيْدٌ ''زید بہت گھوما۔'' مبالغہ فاعل میں: مَوَّتَتِ الْإِبِلُ ''بہت اونٹ مرے۔'' مبالغہ مفعول بہ میں: قَطَّعْتُ الثِّيَابَ ''میں نے بہت کپڑے کاٹے۔'' غَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ ''اس نے بہت سے دروازے بند کیے۔'' یہ مثال فعل میں مبالغے کی بھی ہوسکتی ہے، یعنی اس نے دروازے خوب بند کردیے۔	صَرَاحَةٌ جَوَلَانٌ طَوَفَانٌ مَوْتٌ قَطْعٌ غَلْقٌ
7	صَيْرُورَت	نَوَّرَ الشَّجَرُ ''درختوں پر کلیاں نکل آئیں۔'' قَوَّسَ زَيْدٌ ''زید کمان کی طرح ہوگیا۔'' حَجَّرَ الطِّينُ ''گارا پتھر بن گیا۔''	نَوْرٌ قَوْسٌ حَجَرٌ
8	نِسْبَت به مَاخَذ	فَسَّقْتُهٗ ''میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا۔'' كَذَّبْتُهٗ ''میں نے اسے جھوٹ کی طرف منسوب کیا۔'' كَفَّرْتُهٗ ''میں نے اسے کفر کی طرف منسوب کیا۔''	فِسْقٌ كَذِبٌ كُفْرٌ
9	اِبْتِدَاء	كَلَّمْتُهٗ ''میں نے اس سے کلام کیا۔''	كَلْمٌ
10	إِلْبَاسِ ماخذ	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ ''میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔''[1]	جُلٌّ
11	تَحْوِيل	نَصَّرَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا ''آدمی نے ایک یہودی کو نصرانی بنادیا۔'' خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ ''میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا۔''	نَصْرَانِيٌّ خَيْمَةٌ
12	قَصْر	هَلَّلَ ''اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا۔''	قال: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

[1] جُلٌّ وہ کپڑا جو جانور کو سردی وغیرہ سے بچانے کے لیے اس پر ڈالا جاتا ہے۔

		سَبَّحَ ''اس نے سبحان اللہ کہا۔''	قال: سُبْحَانَ اللّٰهِ
13	قبولِ مَاخذ	شَفَّعْتُ زَيْدًا ''میں نے زید کی شفاعت قبول کی۔''	شَفَاعَةٌ

خاصیات باب مُفَاعَلَه

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	مُشارکت	قَاتَلَ نَاصِرٌ وَّ سَمِيرٌ ''ناصر اور سمیر باہم لڑے۔''	قِتَالٌ
2	مُوافقتِ مجرد	سَافَرَ بمعنی سَفَرَ ''اس نے سفر کیا۔''	سَفَرٌ
3	مُوافقتِ أَفْعَلَ	بَاعَدَ بمعنی أَبْعَدَ ''اس نے دور کیا۔''	بُعْدٌ
4	مُوافقتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ ''اس نے دوگنا کیا۔''	ضِعْفٌ
5	تَصْيِير	عَافَاكَ اللّٰهُ ''اللہ (تعالیٰ) تجھے عافیت والا بنائے، یعنی تجھے عافیت دے۔''	عَافِيَةٌ

خاصیات باب تفعُّل

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	تَكَلُّف	تَشَجَّعَ عَمْرٌو ''عمرو نے بہادر بننے کی کوشش کی۔'' تَصَبَّرَ سَعِيدٌ ''سعید نے صبر کرنے کی کوشش کی۔''	شَجَاعَةٌ صَبْرٌ
2	تَجَنُّب	تَحَوَّبَ عَمْرٌو ''عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ کو چھوڑا۔'' تَأَثَّمَ عَلِيٌّ ''علی گناہ سے بچا۔''	حُوبٌ إِثْمٌ

		تَحَرَّجَ ''اس نے حرج کو چھوڑا اور وہ حرج سے بچا۔''	حَرَجٌ
3	تَعَمُّل	تَتَرَّسَ عَمْرٌو ''عمرو ڈھال کو کام میں لایا۔'' تَخَتَّمَ زَیْدٌ ''زید نے انگوٹھی پہنی۔''	تُرْسٌ خَاتَمٌ
4	اِتِّخَاذ	تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِیًّا ''عمرو نے بچہ بغل میں لیا۔'' تَوَسَّدَ الْحَجَرَ ''اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔''	إِبْطٌ وِسَادَةٌ
5	تَدَرُّج	تَحَفَّظَ الْقُرْاٰنَ ''اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا۔'' تَجَرَّعَ زَیْدٌ ''زید نے گھونٹ گھونٹ پیا۔''	حِفْظٌ جُرْعَةٌ
6	تَحَوُّل	تَبَحَّرَ بَكْرٌ ''بکر (علم میں) سمندر کی مانند ہو گیا۔'' تَنَصَّرَ یَهُودِيٌّ ''ایک یہودی نصرانی ہو گیا۔''	بَحْرٌ نَصْرَانِيٌّ
7	صَیْرُورَت	تَمَوَّلَ زَیْدٌ ''زید مال دار ہو گیا۔''	مَالٌ
8	اِبْتِدَاء	تَكَلَّمَ زَیْدٌ ''زید نے کلام کیا۔'' اس کا مجرد کَلَمَ ''اس نے زخمی کیا'' ہے۔	كَلْمٌ
9	مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ ''میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ گیا۔''	عِلْمٌ
10	موافقتِ مجرَّد	تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ ''اس نے قبول کیا۔''	قَبُولٌ

خاصیات باب تفاعل

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	تشارُك [1]	تَلَاطَمَ حَامِدٌ وَ نَاصِرٌ ''حامد اور ناصر نے ایک دوسرے کو تھپڑ مارے۔''	لَطْمٌ
2	تَخْیِیل [2]	تَمَارَضَ زَیْدٌ ''زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا (حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔)''	مَرَضٌ

[1] باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے لیے آتے ہیں۔ دونوں میں صرف لفظی فرق ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول بہ آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے۔ [2] تکلّف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلّف میں فعل (وصف) مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں مرغوب نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بنیادی فرق یہ ہے کہ تکلّف میں ماخذِ فعل کے حصول میں حقیقتاً کوشش کی جاتی ہے جبکہ تخییل میں صرف اظہار ہوتا ہے۔

	یا تظاهر	تَعامٰی ''اس نے اپنے آپ کو اندھا ظاہر کیا۔'' تَناوَمَ ''اس نے اپنے آپ کو سویا ہوا ظاہر کیا۔''	عَمًی نَوْمٌ
3	اِبْتِدَاء	تَبارَكَ اللّٰهُ ''اللہ (تعالیٰ) نہایت برکت والا ہے۔'' اس کا مجرد بَرَكَ ''وہ (اونٹ) بیٹھا۔''	بَرَكَ
4	تدرُّج	تَزایَدَ الْمَطَرُ ''آہستہ آہستہ بارش زیادہ ہوگئی۔'' تَوارَدَتِ الْأَخْبارُ ''یکے بعد دیگرے خبریں آئیں۔''	زِیادَةٌ وُرُودٌ
5	مُوافقت مُجرَّد و أفعل	تَعالٰی بمعنی عَلَا ''وہ بلند ہوا۔'' تَیامَنَ بمعنی أَیْمَنَ ''وہ دائیں جانب گیا۔''	عُلُوٌّ یَمِینٌ
6	مُطاوَعت فاعَلَ	نَاوَلْتُهٗ كِتابًا فَتَناوَلَ ''میں نے اسے کتاب دی تو اس نے لے لی۔'' بَاعَدْتُهٗ فَتَباعَدَ ''میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہوگیا۔''	نَوْلٌ بُعْدٌ

خاصیات باب افتعال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	اِتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ ''چوہے نے بل بنایا۔'' اِخْتَتَمَ زَیْدٌ ''زید نے خاتم بنایا۔'' اِخْتَدَمَ ''اس نے خادم بنایا/اس نے خدمت لی/خدمت کرائی۔''	جُحْرٌ خاتَمٌ خَادِمٌ
2	تَصرُّف (اجتہاد)	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ ''اس نے کوشش سے علم حاصل کیا۔''	كَسْبٌ
3	تَخْیِیر	اِكْتالَ الشَّعِیرَ ''اس نے اپنے لیے جو ماپے۔''	كَیْلٌ
4	اِشْتِراك	اِخْتَصَمَ نَاصِرٌ وَّ مَحْمُودٌ ''ناصر اور محمود نے آپس میں جھگڑا کیا۔'' اِخْتَلَفَ حارِثٌ وَ فَیْصَلٌ ''حارث اور فیصل نے آپس میں اختلاف کیا۔''	خُصُومَةٌ اِخْتِلَافٌ

5	إِظْهَار	اِعْتَذَرَ "اس نے عذر ظاہر کیا۔" اِعْتَظَمَ "اس نے عظمت کو ظاہر کیا۔"	عُذْرٌ عَظَمَةٌ
6	مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ "میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا۔"	حَمْلٌ
7	مُوافقتِ مجرد	اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ "وہ روشن ہوا، واضح ہوا۔"	بُلُوجٌ

خاصیّات باب استفعال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	طلب	اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ "زید نے مغفرت طلب کی۔" اِسْتَفْهَمَ "اس نے فہم طلب کیا۔"	مَغْفِرَةٌ فَهْمٌ
2	اِتِّخاذ	اِسْتَوْطَنَ بَاكِسْتَانَ "اس نے پاکستان کو وطن بنایا۔"	وَطَنٌ
3	لِیاقت/ استحقاق	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ "کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا۔"	رُقْعَةٌ
4	وِجْدَان	اِسْتَكْرَمْتُهٗ "میں نے اسے کریم پایا۔" اِسْتَعْظَمْتُهٗ "میں نے اسے عظیم پایا۔"	كَرَمٌ عَظَمَةٌ
5	حِسْبَان	اِسْتَحْسَنْتُهٗ "میں نے اسے اچھا سمجھا۔"	حُسْنٌ
6	تَحَوُّل	اِسْتَحْجَرَ الطِّينُ "گیلی مٹی پتھر ہو گئی۔" اِسْتَأْسَدَ فُلَانٌ "فلاں شیر بن گیا۔"	حَجَرٌ أَسَدٌ
7	قَصر/ اِخْتِصَار الْحِكَايه	اِسْتَرْجَعَ "اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔"	قَالَ: إنا لله و إنا إليه راجعون
8	مُوافقتِ مُجرَّد	اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ "وہ ٹھہر گیا۔" اِسْتَهْزَأَ بمعنی هَزَأَ "اس نے استہزا کیا۔"	قَرَارٌ هُزْءٌ
9	مُوافقتِ تَفَعُّل	اِسْتَعْظَمَ بمعنی تَعَظَّمَ "اس نے تکبر کیا/ وہ مغرور ہوا۔"	عَظَمَةٌ

		اِسْتَکْبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ ''اس نے تکبر کیا۔''	کِبْرٌ
10	مُوافقتِ إفْعَال	اِسْتَجَابَ بمعنی أَجَابَ ''اس نے قبول کیا۔'' اِسْتَیْقَنَ بمعنی أَیْقَنَ ''اس نے یقین کیا۔''	جَوَابٌ یَقِیْنٌ

خاصیات باب انفعال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	لزوم (لازم ہونا) خواہ اس کی اصل لازم ہو یا متعدی	اول کی مثال: اِنْفَرَحَ ''وہ خوش ہوا۔'' اس کا مجرد فَرِحَ ''وہ خوش ہوا۔'' بھی لازم ہے، ثانی کی مثال: اِنْصَرَفَ ''وہ لوٹا ر پھرا۔'' یہ لازم ہے اور اس کا مجرد صَرَفَ ''اس نے پھیرا۔'' متعدی ہے۔	فَرَحٌ صَرْفٌ
2	عِلَاج	فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ ''وہ پھٹا۔'' کَسَرَ سے اِنْکَسَرَ ''وہ ٹوٹا۔''	فَطْرٌ کَسْرٌ
3	ثلاثی مجرد کی مُطَاوَعت	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ ''میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا۔'' کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ ''میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔''	قَطْعٌ کَسْرٌ
4	مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ ''میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔''	کَسْرٌ
5	مُطَاوَعتِ أَفْعَلَ	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ ''میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہوگیا۔'' أَطْلَقْتُهٗ فَانْطَلَقَ ''میں نے اسے کھولا تو وہ کھل گیا۔''	غَلْقٌ طَلْقٌ

نوٹ لزوم وعلاج بابِ انفعال کے ساتھ لازم ہے، اس باب کا کوئی فعل ان دو صفات سے خالی نہ ہوگا۔

باب انفعال کی فاء کے مقابلے میں ''ل، م، ن، ر، و، ي'' (حروف یرملون) ثقل کی وجہ سے نہیں آتے۔ ان حروف میں مذکورہ خاصہ باب انفعال کے بجائے افتعال سے آتا ہے، مثلاً: رَفَعَ سے انفعال کے بجائے باب افتعال سے اِرْتَفَعَ آئے گا، مثلاً: رَفَعْتُهٗ فَارْتَفَعَ، لَوَيْتُهٗ فَالْتَوٰى، وَصَلْتُهٗ فَاتَّصَلَ، نَقَلْتُهٗ فَانْتَقَلَ، مَلَأْتُهٗ فَامْتَلَأَ وغیرہ۔

خاصیات باب افعلال و افعیلال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	لُزُوم	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ ''وہ سرخ ہوا۔''	حُمْرَةٌ
2	مُبَالغه	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ ''وہ بہت سرخ ہوا۔''	حُمْرَةٌ
3	لَون	اِصْفَرَّ، اِصْفَارَّ ''وہ زرد ہوا۔''	صُفْرَةٌ
4	عَیْب	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ ''وہ بھینگا ہوا۔''	حَوَلٌ

خاصیات باب افعیعال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	لُزوم	اِحْدَوْدَبَ ''وہ کبڑا ہوا۔'' اِعْشَوْشَبَ الْمَکَانُ ''جگہ تازہ گھاس والی ہوگئی۔'' اِغْدَوْدَنَ النَّبَاتُ ''نبات سرسبز و شاداب ہوگئی۔''	حَدَبٌ عُشْبٌ غَدَنٌ
2	تَعْدِیه	اِحْلَوْلَيْتُ الشَّيْءَ ''میں نے چیز کو میٹھا پایا۔'' اِعْرَوْرَيْتُ الْفَرَسَ ''میں گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوا۔''	حُلْوٌ عُرْيٌ
3	مُطاوعتِ مجرَّد	ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰى ''میں نے اسے لپیٹا، پس وہ لپٹ گیا۔''	ثَنْيٌ
4	مُوافقتِ استفعال	اِحْلَوْلَيْتُهٗ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُهٗ ''میں نے اسے شیریں سمجھا۔''	حُلْوٌ

خاصیات باب افعوّال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	اِقْتِضَاب/ مُقْتضب	اِجْلَوَّذَ ''وہ تیز رفتاری سے چلا۔''	ج ل ذ

2	لُزُوم و مُبَالغہ	اِجْلَوَّذَ ''وہ تیز رفتاری سے چلا۔''(یہ لازم ہے)	ج ل ذ
	قلت کے ساتھ تعدیہ	اِعْلَوَّطَ الْبَعِيرَ ''وہ اونٹ کی گردن سے لٹک کر اس پر سوار ہوا۔''(یہ متعدی ہے)	ع ل ط

نوٹ اس باب کی بنا مقتضب ہے، مقتضب کے معنی ہیں کٹا ہوا (بریدہ) اصطلاح میں مقتضب ایسی بنا کو کہتے ہیں جس کا مادہ ثلاثی مجرد سے بطور فعل استعمال نہ ہو اور حروفِ الحاق اور ایسے حرف زائد سے خالی ہو جو کسی معنی کے لیے ہو، اسے مرتجل بھی کہتے ہیں۔

اقتضاب اور ابتدا میں فرق یہ ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بطور فعل استعمال نہیں ہوگا جبکہ ابتدا کے لیے یہ ضروری نہیں، اس کا مادہ استعمال ہوتا ہے لیکن جو معنی مجرد میں مقصود ہوتا ہے وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتا، مثلاً: كَلَمَ (مجرد) کا معنی: زخمی کرنا اور تَكَلَّمَ (مزید فیہ) کا معنی: بات کرنا ہے۔

سبق:42

خاصیات ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ

خاصیات باب فَعْلَلَہ

	خاصیات	مثالیں	ماخذ
1	قَصْر	حَمْدَلَ ''اس نے الحمد للہ کہا۔'' بَسْمَلَ ''اس نے بسم اللہ پڑھی۔'' حَوْقَلَ ''اس نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔''	قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ: بسم اللّٰه الرحمن الرحيم قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
2	اِلْبَاسِ مَاخذ	بَرْقَعْتُہٗ ''میں نے اسے برقع پہنایا۔''	بُرْقُعٌ
3	تَعَمُّل	زَعْفَرَالثَّوْبَ ''اس نے کپڑے کو زعفران سے رنگا۔''	زَعْفَرَانٌ
4	اِتِّخَاذ	قَنْطَرَ الْبِنَاءَ ''اس نے کمان نما پل جیسی عمارت بنائی۔''	قَنْطَرَةٌ

نوٹ یہ باب عام طور پر سالم اور مضاعف سے آتا ہے اور قلیل طور پر مہموز سے بھی آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعْلُل

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	تَلَبُّس	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ ''زینب نے برقع پہنا۔''	بُرْقُعٌ
2	تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ ''وہ بے دین ہوگیا۔''	زَنْدَقَةٌ

3	مُطَاوعتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ ''میں نے اسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔''	دَحْرَجَةٌ

خاصیات باب اِفْعِنْلَال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	لُزُوم	اِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ ''قوم جمع ہوئی۔''	حَرْجَمَةٌ
2	مُطَاوعتِ فَعْلَلَ	ثَعْجَرْتُ الْمَاءَ فَاثْعَنْجَرَ ''میں نے پانی گرایا تو وہ گر گیا۔''	ثَعْجَرَةٌ
3	اِقْتِضَاب	اِعْرَنْفَطَ ''وہ منقبض ہوا۔''	ع ر ف ط
4	مُبَالَغه	اِسْحَنْفَرَ ''اس نے نہایت جلدی کی۔''	س ح ف ر

خاصیات باب اِفْعِلَّال

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	لُزُوم	اِقْشَعَرَّ ''اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔''	قُشَعْرِيرَةٌ
2	مُطَاوعتِ فَعْلَلَ	طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ ''میں نے اُسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔''	طُمَأْنِينَةٌ
3	اِقْتِضَاب	اِشْرَأَبَّ ''اس نے جھانک کر دیکھا۔''	شُرَأْبِيبَةٌ

سوالات و تدریبات

1. اشتراک، اقتضاب،، صیرورت اور مطاوعت کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. باب تفعیل اور استفعال کی خاصیات بیان کریں۔
3. تکلف وتخییل اور اقتضاب و ابتدا میں فرق بیان کریں۔
4. باب تفاعل، فعللہ اور افعنلال میں کون کونسی خاصیات پائی جاتی ہیں؟
5. پڑھے گئے قواعد کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں:

1 خوشی، غمی، رنگ اور جسمانی حلیے پر دلالت کرنے والے اکثر افعال باب .... سے آتے ہیں۔

2 باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے وہ افعال آتے ہیں جو .... اور .... پر دلالت کریں۔

3 ثلاثی مجرد کے ابواب .... اور .... کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔

4 باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کا .... کلمہ .... ہو۔

6 مندرجہ ذیل جملوں میں ملون افعال میں کون سی خاصیت پائی جاتی ہے؟

1 نَوَّرَ الشَّجَرُ.

2 اِخْتَلَفَ حَارِثٌ وَ فَیْصَلٌ.

3 نَاوَلْتُهُ كِتَابًا فَتَنَاوَلَ.

4 إِذَا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ فَاسْتَرْجِعُوا.

5 اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ.

6 عَلَيْكُمْ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ.

سبق:43

تذکیرو تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1 مذکر 2 مؤنث

اَلْمُذَکَّرُ: مَا خَلَا عَنْ عَلَامَاتِ التَّأْنِیثِ. ''مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی (لفظی یا تقدیری) علامت نہ ہو۔'' جیسے: رَجُلٌ، کِتَابٌ.

اَلْمُؤَنَّثُ: مَا فِیهِ عَلَامَةُ التَّأْنِیثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِیرًا. ''مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے۔'' جیسے: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علامات تانیث: علامات تانیث تین ہیں:

1 **تائے تانیث مدورہ:** جس اسم کے آخر میں تائے تانیث مدورہ (ۃ) ہو وہ اسم مؤنث ہوتا ہے، خواہ اس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، مثلاً: طَلْحَةُ.

یہ علامت اسمائے جامدہ اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے۔ اور قیاساً ہر صفت، یعنی اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم مفعول وغیرہ کے آخر میں لگا کر اسے مؤنث بنا دیا جاتا ہے، جیسے: ضَارِبٌ سے ضَارِبَةٌ، جَمِیلٌ سے جَمِیلَةٌ اور مَقْتُولٌ سے مَقْتُولَةٌ.

2 **أَلِفُ التَّأْنِیثِ الْمَقْصُورَةُ:** جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ برائے تانیث ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حُبْلٰی، صُغْرٰی. اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَحْسَنُ سے حُسْنٰی.

3 **أَلِفُ التَّأْنِیثِ الْمَمْدُودَةُ:** جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ برائے تانیث ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ.

جو أَفْعَلُ صفت مشبہ کا صیغہ ہو، اسم تفضیل نہ ہو اس کی مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَبْیَضُ سے بَیْضَاءُ.

مؤنث کی اقسام: مؤنث کی دو اعتبار سے تقسیم ہوتی ہے: ❖علامتِ تانیث کے اعتبار سے ❖ذات کے اعتبار سے

❖علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تین قسمیں ہیں:

1 **مؤنث لفظی فقط:** وہ مؤنث جو تانیث کی ظاہری علامت پر مشتمل ہو، لیکن اس کا مدلول مذکر ہو، جیسے: حَمْزَةُ، أُسَامَةُ، زَكَرِيَّاءُ (مردوں کے نام)

2 **مؤنث معنوی فقط:** وہ مؤنث جو ظاہری علامتِ تانیث سے خالی ہو، جیسے: زَيْنَبُ، سُعَادُ (مؤنث اعلام) وغیرہ اور عَيْنٌ، رِجْلٌ، بِئْرٌ وغیرہ۔

اس کی شناخت کے تین طریقے ہیں:

1. اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر مؤنث ہو، جیسے: اَلْأَرْضَ زَرَعْتُهَا، وَالْعَيْنَ كَحَلْتُهَا.
2. اس کی صفت مؤنث آئے، جیسے: يَدٌ رَحِيمَةٌ، عَيْنٌ جَارِيَةٌ.
3. اس کی تصغیر بناتے وقت "ۃ" آئے، جیسے: أُذُنٌ سے أُذَيْنَةٌ، عَيْنٌ سے عُيَيْنَةٌ.

3 **مؤنث لفظی ومعنوی:** وہ مؤنث جس میں تانیث کی ظاہری علامت بھی ہو اور اس کا مدلول بھی مؤنث ہو، جیسے: فَاطِمَةُ، عَائِشَةُ، سُعْدٰى، حَسْنَاءُ، نَحْلَةُ، حَيْفَاءُ (مؤنث اعلام) اور أَسَدَةٌ، شَجَرَةٌ، دُنْيَا (غیر اعلام)

❖ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں:

1 **مؤنث حقیقی:** وہ مؤنث جس میں توالد اور تناسل کی صلاحیت ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ، نَاقَةٌ، عُصْفُورَةٌ.

2 **مؤنث غیر حقیقی یا مجازی:** وہ مؤنث جس میں توالد وتناسل کی صلاحیت نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

|1| **مؤنث مجازی لفظی:** وہ مؤنث جس میں تانیث کی ظاہری علامت موجود ہو، جیسے: وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ وغیرہ۔

|2| **مؤنث مجازی تقدیری:** وہ مؤنث جس میں تانیث کی علامت ظاہراً نہ ہو بلکہ تقدیراً (ملحوظ) ہو، جیسے: دَارٌ، شَمْسٌ وغیرہ، اسے مؤنث سماعی بھی کہتے ہیں۔

مؤنث کی دیگر اقسام: مؤنث کی یہ پانچ اقسام کبھی ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جاتی ہیں، پھر اسے وہ نام دیا جاتا ہے جو دونوں انواع کو شامل ہو، جیسے:

مؤنث حقیقی لفظی: وہ مؤنث جس میں توالد وتناسل کی صلاحیت ہو اور اس میں علامتِ تانیث بھی ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ، فَاطِمَةُ، سُعْدٰى وغیرہ۔

مؤنث حقیقی معنوی: وہ مؤنث جس میں توالد وتناسل کی صلاحیت ہو لیکن اس میں تانیث کی ظاہری علامت نہ

ہو، جیسے: زَيْنَبُ، هِنْدٌ (عورت کا نام) أُمٌّ.

مؤنث مجازی لفظی: وہ مؤنث جس میں توالد وتناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی لیکن اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہوتی ہے، جیسے: طَاوِلَةٌ، وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ.

مؤنث مجازی معنوی: وہ مؤنث جس میں توالد وتناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی اور نہ اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہی ہوتی ہے، جیسے: أَرْضٌ، رِجْلٌ، عَيْنٌ، دَارٌ، شَمْسٌ.

مؤنث سماعی کی شناخت

مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہیں ہے، اس کا تعلق عرب سے سماع پر ہے اور اس کا پتہ کتبِ لغت سے لگتا ہے۔ البتہ بعض ایسے ضوابط اور اصول ہیں جن کے ذریعے سے اس کے بارے میں کچھ علم حاصل ہوجاتا ہے، وہ اصول درج ذیل ہیں:

1. جسم کے جفت اعضاء مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: أُذُنٌ "کان" عَيْنٌ "آنکھ" ذِرَاعٌ "ہاتھ (کہنی تک)" البتہ صُدْغٌ "کنپٹی" خَدٌّ "گال" عَاتِقٌ "کاندھا" حَاجِبٌ "ابرو" مذکر ہیں۔
2. شراب کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: خَمْرٌ، خُرْطُومٌ، طِلَاءٌ.
3. ہوا کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: رِيحٌ، صَرْصَرٌ.
4. دوزخ کے نام جَحِيمٌ کے سوا باقی تمام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: جَهَنَّمُ، سَقَرُ. جبکہ جَحِيمٌ مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔
5. جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمعیں، مثلاً: رِجَالٌ، كُتُبٌ، مُسْلِمَاتٌ.
6. بعض حیوانوں کے نام، مثلاً: أَرْنَبٌ "خرگوش" عُقَابٌ "باز"

بعض ایسے اسماء بھی ہیں جن میں تذکیروتانیث دونوں جائز ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

① جگہوں، ملکوں اور شہروں کے نام مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور بُقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

② حروفِ تہجی (ا، ب، ت، ث ...... تا آخر) اور حروفِ عاملہ۔

3 اسمِ جمع، مثلاً: رَھْطٌ.

مندرجہ ذیل اسماء بھی مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی		معنی
اَلْمُوسٰی	استرا	اَلدَّلْوُ	ڈول	اَلْأَضْحٰی	عیدالاضحیٰ
اَلسِّکِّینُ	چھری	اَلسَّبِیلُ	راستہ	اَلطَّرِیقُ	راستہ
اَلسُّوقُ	بازار	اَللِّسَانُ	زبان	اَلْعَسَلُ	شہد
اَلْقَلِیبُ	کنواں	اَلسِّلَاحُ	اسلحہ	اَلْمَتْنُ	کمر
اَلْکُرَاعُ	پنڈلی کی ہڈی	اَلْحَالُ	حالت	اَلصَّاعُ	غلہ ناپنے کا آلہ/ٹوپا
اَلْإِزَارُ	تہبند	اَلسَّرَاوِیلُ	پاجامہ	اَلْعُرْسُ	شادی
اَلْعُنُقُ	گردن	اَلْفِھْرُ	پتھر	اَلسِّلْمُ	صلح/امن

سوالات و تدریبات

1 جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں، نیز مؤنث کی علامات مع مثال لکھیں۔

2 مؤنث کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

3 مؤنث سماعی کی شناخت کے اصول تحریر کریں۔

4 مؤنث حقیقی اور لفظی میں فرق بیان کریں۔

5 درج ذیل کلمات میں تانیث کی کون سی علامت پائی جاتی ہے؟

صَحْرَاءُ ...... غُرْفَةٌ ...... بُشْرٰی...... بَیْضَاءُ ...... حُسْنٰی ...... قَلَنْسُوَةٌ.

6 مندرجہ ذیل کلمات میں تانیث کی قسم بتائیں:

عُصْفُورَةٌ ...... عَیْنٌ ...... طَلْحَةُ ...... أَرْضٌ ...... خَدِیجَةُ ......دَارٌ.

7 دس ایسے اسماء بیان کریں جو مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

سبق:44

مفرد، تثنیہ، جمع

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: 1 مفرد 2 تثنیہ 3 جمع

اَلْمُفْرَدُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى وَاحِدٍ. ''مفرد وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔'' جیسے: رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ.

اَلتَّثْنِيَةُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلَى اثْنَيْنِ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهِ. ''تثنیہ وہ اسم ہے جو مفرد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے۔'' جیسے: رَجُلَانِ، اِمْرَأَتَانِ.

تثنیہ بنانے کا طریقہ: حالتِ رفعی میں مفرد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَانِ) اور حالتِ نصبی و جری میں اس کے آخر میں یائے ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَيْنِ) لگانے سے تثنیہ بنتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رجُلَيْنِ.

اسم صحیح یا جاری مجریٰ صحیح [1] سے تثنیہ بناتے ہوئے مفرد کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف آخر میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسم مقصور، منقوص یا ممدود ہو تو تثنیہ بناتے ہوئے مفرد میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ذیل میں ہر ایک کی تبدیلی کو الگ الگ بیان کیا جاتا ہے:

اسم مقصور: 1 اگر اسم مقصور تین حرفی ہو اور الف مقصورہ ''و'' یا ''ي'' سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ بناتے وقت ''و'' اور ''ي'' لوٹ آتے ہیں، جیسے: عَصًا سے عَصَوَانِ اور فَتًى سے فَتَيَانِ.

2 اگر اسم تین حرفی سے زائد ہو تو ''و'' اور ''ي'' دونوں کو عموماً ''ي'' سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰى (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَيَانِ، مُجْتَبٰى (مادہ جَبْيٌ) سے مُجْتَبَيَانِ اور حُبْلٰى سے حُبْلَيَانِ (حُبْلٰى میں الف علامتِ تانیث ہے۔)

اسم منقوص: 1 اگر اسم منقوص مفرد میں ''ي'' موجود ہو تو تثنیہ بناتے وقت وہ ''ي'' باقی رہتی ہے، جیسے:

[1] جس کے آخر میں ''و/ي'' ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔

اَلْقَاضِي سے اَلْقَاضِيَانِ اور اَلدَّاعِي سے اَلدَّاعِيَانِ.

② اگر اسم منقوص مفرد میں ''ي'' حذف ہو چکی ہو تو تثنیہ بناتے وقت ''ي'' واپس آجاتی ہے، جیسے: سَاعٍ سے سَاعِيَانِ اور رَامٍ سے رَامِيَانِ.

اسم ممدود: ① اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ میں باقی رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّاءَانِ.

② اگر ہمزہ اصلی نہ ہو بلکہ تانیث کی علامت کے طور پر ہو تو ہمزہ کو ''و'' سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ.

③ اگر ہمزہ اصل سے بدلا ہو تو تصحیح (ہمزہ کو قائم رکھنا) بھی درست ہے اور ''و'' سے بدلنا بھی درست ہے، خواہ وہ ہمزہ ''و'' سے بدلا ہو یا ''ي'' سے لیکن تصحیح زیادہ راجح ہے، جیسے: كِسَاءٌ سے كِسَاءَانِ/كِسَاوَانِ، بَنَّاءٌ سے بَنَّاءَانِ/ بَنَّاوَانِ.

اَلْجَمْعُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ تَغَيُّرٍ فِي مُفْرَدِهٖ أَوْ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''جمع وہ اسم ہے جو مفرد میں (لفظی یا تقدیری) تبدیلی یا اس کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔''

اس کی دو قسمیں ہیں: [1] جمع سالم [2] جمع مکسر

اَلْجَمْعُ السَّالِمُ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''جمع سالم وہ اسم ہے جو اپنے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔''

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع سالم کی پھر دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم یا الجمع بالألف والتاء الزائدتين.

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ: حالت رفعی میں واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ـُ ونَ) اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـِ ينَ) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ.

اسم صحیح سے جمع مذکر سالم بناتے ہوئے مفرد کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف آخر میں اضافہ ہوتا

ہے۔لیکن اگر اسم مقصور، منقوص یا ممدود سے جمع مذکر سالم بنائی جائے تو مفرد کے صیغے میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، ذیل میں ہر ایک کی تبدیلی کو الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے:

اسم مقصور: جمع مذکر سالم بناتے ہوئے اسم مقصور کا ''ا'' حذف ہو جاتا ہے اور ''و، ي'' سے پہلے فتحہ باقی رہتا ہے، جیسے: أَعْلٰی سے أَعْلَوْنَ، أَعْلَيْنَ اور أَدْنٰی سے أَدْنَوْنَ، أَدْنَيْنَ.

اسم منقوص: اگر اسم منقوص کی ''ي'' موجود ہو تو جمع مذکر سالم بناتے ہوئے وہ حذف ہو جاتی ہے، رفعی حالت ہو تو اس کے ماقبل کو ضمہ اور نصبی یا جری حالت ہو تو ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: اَلدَّاعِي سے اَلدَّاعُونَ، اَلدَّاعِينَ اور اَلرَّاضِي سے اَلرَّاضُونَ، اَلرَّاضِينَ.

اسم ممدود: (1) اسم ممدود کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو جمع مذکر سالم بناتے ہوئے باقی رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّاءُونَ.

(2) اگر اسم ممدود کا ہمزہ برائے تانیث ہو لیکن وہ کسی مذکر کا نام رکھ دیا جائے تو جمع سالم بناتے ہوئے ہمزہ ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: زَكَرِيَّاءُ سے زَكَرِيَّاوُونَ.

(3) اگر اسم ممدود کا ہمزہ ''و/ي'' سے بدلا ہوا ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا بھی جائز ہے اور ''و'' سے بدل دینا بھی، جیسے: بَنَّاءٌ [1] سے بَنَّاءُونَ/ بَنَّاوُونَ اور عَدَّاءٌ [2] سے عَدَّاءُونَ/عَدَّاوُونَ.

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ: جمع مؤنث سالم واحد کے آخر میں ''ـَات'' لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

فائدہ جمع سالم بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:

[1] اگر مذکر، عاقل کا عَلَم یا صفت ہو تو جمع ''ـُونَ'' سے آتی ہے، مثلاً: زَيْدٌ سے اَلزَّيْدُونَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُونَ. لہٰذا رَجُلٌ کی جمع رَجُلُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عَلَم نہیں اور نَاهِقٌ کی جمع نَاهِقُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔

سَنَةٌ کی جمع سِنُونَ اور أَرْضٌ کی جمع أَرَضُونَ حقیقی جمع نہیں ہیں۔

[2] اگر مؤنث، عاقل کا عَلَم یا مؤنث عاقل یا کسی غیر عاقل کی صفت ہو تو جمع ''ـَات'' سے آتی ہے، مثلاً: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ [3] سے صَافِنَاتٌ.

[1] اصل میں بَنَّايٌ تھا بمعنی ''معمار'' [2] اصل میں تھا: عَدَّاوٌ ''تیز دوڑنے والا'' [3] وہ گھوڑا جو تین ٹانگوں اور چوتھی ٹانگ کے صرف کھر پر کھڑا ہوتا ہے۔

سبق:45

جمع مکسر کا بیان

اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ تَغَيُّرٍ يَطْرَأُ عَلٰى مُفْرَدِهٖ عِنْدَ الْجَمْعِ. ”جمع مکسر وہ اسم ہے جو جمع بناتے ہوئے اپنے مفرد پر طاری ہونے والی تبدیلی کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔“

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا (شکل وصورت) حروف وحرکات کے اعتبار سے یا صرف حرکات کے اعتبار سے ٹوٹ جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور خَشَبٌ ”لکڑی“ سے خُشُبٌ ”لکڑیاں۔“

جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں: [1] جمع قلت [2] جمع کثرت

جَمْعُ الْقِلَّةِ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ مُحَدَّدٍ لَا يَقِلُّ عَنْ ثَلَاثَةٍ وَلَا يَزِيدُ عَلٰى عَشَرَةٍ. ”جمع قلت وہ جمع ہے جو ایسے متعین عدد پر دلالت کرے جو تین سے کم اور دس سے زیادہ نہ ہو۔“ یعنی اس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

جمع قلت کے اوزان: جمع قلت کے چار وزن ہیں:

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	مثالِ جمع	مثالِ مفرد	معنی
1	أَفْعُلٌ	فَعْلٌ	أَبْحُرٌ	بَحْرٌ	سمندر
2	أَفْعَالٌ [1]	فَعْلٌ [2]	أَمْوَاتٌ، أَبْيَاتٌ	مَوْتٌ، بَيْتٌ	موت، گھر
	//	فُعْلٌ	أَصْلَابٌ	صُلْبٌ	سخت/ فقار الظہر ریڑھ کی ہڈی کے مہرے (مجازاً کمر پر بھی بولا جاتا ہے)

[1] بعض اوزانِ جمع کے، وزنِ مفرد کثیر ہیں انھیں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ [2] یہ وزن اکثر اجوف سے آتا ہے، خواہ اسم ہو یا صفت۔

	//	فِعْلٌ	أَجْسَامٌ	جِسْمٌ	جسم
	//	فَعَلٌ	أَسْبَابٌ	سَبَبٌ	سبب/رسی
	//	فُعُلٌ	أَعْنَاقٌ	عُنُقٌ	گردن
	//	فَعُولٌ	أَعْدَاءٌ	عَدُوٌّ	دشمن
	//	فِعَلٌ (اسم)	أَضْلَاعٌ	ضِلَعٌ	پسلی
	//	فَعِيلٌ (صفت)	أَيْتَامٌ	يَتِيمٌ	یتیم
3	فِعْلَةٌ	فَعِيلٌ	صِبْيَةٌ	صَبِيٌّ	بچہ
	//	فَعَلٌ	فِتْيَةٌ	فَتًى	نوجوان
	//	فُعَالٌ	غِلْمَةٌ	غُلَامٌ	لڑکا
4	أَفْعِلَةٌ	فَعَالٌ	أَطْعِمَةٌ، أَدْوِيَةٌ	طَعَامٌ، دَوَاءٌ	کھانا/ ہر وہ چیز جو کھائی جائے اور اس پر جسم کی بقا کا مدار ہو، دوا
	//	فِعَالٌ	أَكْسِيَةٌ	كِسَاءٌ	اوڑھنے کی چادر/لباس

ملحوظہ وزن أَفْعِلَةٌ اکثر اسم مذکر چار حرفی کی جمع کے لیے آتا ہے جبکہ اس کا تیسرا حرف مدّہ ہو، جیسے: طَعَامٌ سے أَطْعِمَةٌ، رَغِيفٌ سے أَرْغِفَةٌ، دَوَاءٌ سے أَدْوِيَةٌ، غِذَاءٌ سے أَغْذِيَةٌ. مضاعف سے صفت کی جمع قلت بھی اسی وزن پر آتی ہے، مثلاً: حَبِيبٌ سے أَحِبَّةٌ.

جَمْعُ الْكَثْرَةِ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ يَزِيدُ عَلٰى اثْنَيْنِ إِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ. ''جمع کثرت وہ جمع ہے جو دو سے زائد (تین) سے لے کر لا متناہی عدد پر دلالت کرے۔''

تنبیہ: ✧ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مفرد کے لیے جمع تکسیر کا صرف ایک وزن ہوتا ہے، جیسے: أَفْئِدَةٌ، أَرْجُلٌ، أَعْنَاقٌ. اس صورت میں قرائن کو دیکھتے ہوئے اس سے قلت یا کثرت کا معنی مراد لیا جاتا ہے۔

✧ کبھی جمع قلت، جمع کثرت کے معنی میں اور جمع کثرت، جمع قلت کے معنی میں استعمال ہوتی ہے، جیسے: ﴿ الٓمٓ

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ ﴾ (الفیل 1:105) ''کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کس طرح کیا؟'' اور ﴿ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ﴾ (البقرة 228:2).

جمع کثرت کے اوزان: جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور سماع پر منحصر ہیں۔ ان میں سے مشہور اوزان اپنی شرائط کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	مثالِ جمع	مثالِ مفرد	معنی
1	فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ ہو	بُكْمٌ	أَبْكَمُ	گونگا
		فَعْلَاءُ			بَكْمَاءُ	گونگی
2	فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	عُمُدٌ	عِمَادٌ	ستون
				كُتُبٌ	كِتَابٌ	کتاب
	//	فَعِيلٌ	اسم ہو	رُغُفٌ	رَغِيفٌ	روٹی
				بُرُدٌ	بَرِيدٌ	محدود مسافت (12 میل)/ ڈاک
			یا صفت بمعنی فاعل ہو	نُذُرٌ	نَذِيرٌ	ڈرانے والا
	//	فَعُولٌ	اسم ہو	عُمُدٌ	عَمُودٌ	ستون
			یا صفت بمعنی فاعل ہو	قُلُصٌ	قَلُوصٌ	نوجوان قوی اونٹنی
				صُبُرٌ	صَبُورٌ	صابر
3	فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نُوَبٌ	نَوْبَةٌ	باری
	//	فُعْلَةٌ	اسم ہو	غُرَفٌ	غُرْفَةٌ	کمرہ/ بالاخانہ
				حُجَجٌ	حُجَّةٌ	دلیل
	//	فُعْلٰی	مؤنث اسم تفضیل ہو	نُصَرٌ	نُصْرٰی	زیادہ مدد کرنے والی
	//	فُعُلَةٌ	اسم ہو	جُمَعٌ	جُمُعَةٌ	جمعہ

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	مثالِ جمع	مثالِ مفرد	معنی
4	فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدَرٌ	بَدْرَةٌ	دس ہزار درہم کی تھیلی / مال والی
				فِرَقٌ	فِرْقَةٌ	تھیلی، گروہ
				بِدَعٌ	بِدْعَةٌ	بدعت
5	فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو اور	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طلب کرنے والا / طالب علم
			صحیح اللام ہو	كَمَلَةٌ	كَامِلٌ	کامل
				كَتَبَةٌ	كَاتِبٌ	لکھنے والا
6	فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو اور	قُضَاةٌ	قَاضٍ	قاضی
			ناقص ہو	دُعَاةٌ	دَاعٍ	دعوت دینے والا
				رُمَاةٌ [1]	رَامٍ	پھینکنے والا
7	فِعَلَةٌ	فُعْلٌ	اسم صحیح اللام ہو، اس اسم کی	قِرَطَةٌ	قُرْطٌ	بالی
			اس وزن پر جمع کم ہی آتی	كِوَزَةٌ	كُوزٌ	ڈنڈی دار پیالہ /مگ
		فِعْلٌ	ہے	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر
8	فُعَّلٌ	فَاعِلٌ /	صفت ہو، صحیح اللام ہو	نُوَّمٌ	نَائِمٌ/نَائِمَةٌ	سونے والا / سونے والی
		فَاعِلَةٌ		قُعَّدٌ	قَاعِدٌ/ قَاعِدَةٌ	بیٹھنے والا / بیٹھنے والی
9	فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو	جُهَّالٌ	جَاهِلٌ	جاہل
			اور غیر ناقص ہو	قُرَّاءٌ	قَارِئٌ	قاری / پڑھنے والا
10	فِعَالٌ	فَعْلٌ	مثال یائی اور اجوف یائی	زِنَادٌ	زَنْدٌ	ہاتھ کا گٹ
			نہ ہو	كِعَابٌ	كَعْبٌ	ٹخنہ
		فَعْلَةٌ		قِصَاعٌ	قَصْعَةٌ	پیالہ

[1] قُضَاةٌ، دُعَاةٌ، رُمَاةٌ اصل میں قُضَيَةٌ، دُعَوَةٌ، رُمَيَةٌ تھے، تعلیل کے بعد اس طرح ہوئے۔

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	مثالِ جمع	مثالِ مفرد	معنی
	//	فَعَلٌ	اسم ہو یا صفت لیکن مضاعف اور ناقص نہ ہو	جِبَالٌ جِمَالٌ حِسَانٌ	جَبَلٌ جَمَلٌ حَسَنٌ	پہاڑ اونٹ اچھا/خوبصورت
	//	فَعَلَةٌ	اسم ہو، مضاعف اور ناقص نہ ہو	قِصَاعٌ رِقَابٌ	قَصْعَةٌ رَقَبَةٌ	پیالہ گردن
	//	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	صفت بمعنی فاعل ہو اور غیر ناقص ہو	كِرَامٌ	كَرِيمٌ كَرِيمَةٌ	معزز مرد معزز عورت
	//	فَعْلٰى	فَعْلَانُ کی مؤنث ہو	عِطَاشٌ	عَطْشٰى	پیاسی عورت
11	فُعُولٌ	فُعْلٌ	اجوف واوی نہ ہو	فُلُوسٌ، حُمُولٌ عُيُونٌ، عُلُومٌ قُرُوءٌ	فَلْسٌ، حِمْلٌ عَيْنٌ، عِلْمٌ قُرْءٌ	پیسہ، بوجھ آنکھ، علم حیض/طہر
	//	فَعَلٌ	معتل نہ ہو	ذُكُورٌ، أُسُودٌ	ذَكَرٌ، أَسَدٌ	نر، شیر
12	فُعْلَانٌ	فَعْلٌ	اسم ہو	ظُهْرَانٌ	ظَهْرٌ	پشت
	//	فَعَلٌ	اسم ہو	حُمْلَانٌ بُلْدَانٌ	حَمَلٌ بَلَدٌ	بکری کا بچہ/آسمان کا ایک برج ملک/علاقہ
	//	فَعِيلٌ	غیر صفت ہو	رُغْفَانٌ	رَغِيفٌ	آٹے کی ٹکیہ/روٹی
	//	فَاعِلٌ	صفت ہو	رُكْبَانٌ	رَاكِبٌ	سوار
	//	أَفْعَلُ	صفت ہو	حُمْرَانٌ	أَحْمَرُ	سرخ
	//	فُعَالٌ	صفت ہو	شُجْعَانٌ	شُجَاعٌ	بہادر

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	مثالِ جمع	مثالِ مفرد	معنی
13	فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ	صفت ہو	سِرْعَانٌ	سَرِيعٌ	تیز/جلد باز
	//	فُعَالٌ	صفت ہو	شِجْعَانٌ	شُجَاعٌ	بہادر
	//	فُعَلٌ	اسم ہو	صِرْدَانٌ	صُرَدٌ	ایک شکاری پرندہ (لٹورا)
	//	فَعَلٌ	اجوف ہو	تِيجَانٌ	تَاجٌ (تَوَجٌ)	تاج
	//	فُعْلٌ	//	عِيدَانٌ	عُودٌ	لکڑی
14	فَعْلٰى	فَعِيلٌ	بمعنی اسم مفعول ہو	قَتْلٰى جَرْحٰى	قَتِيلٌ جَرِيحٌ	مقتول زخمی
	//	فَعِلَانٌ	اسم ہو	ظَرْبٰى	ظَرِبَانٌ	بلی کی طرح کا ایک بدبودار جانور
15	فُعَلَاءُ	فَعَالٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو	جُبَنَاءُ	جَبَانٌ	بزدل
	//	فَعِيلٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو، مضاعف اور ناقص نہ ہو	شُرَفَاءُ	شَرِيفٌ	معزز
	//	فَاعِلٌ	صفت ہو	شُعَرَاءُ	شَاعِرٌ	شاعر
16	أَفْعِلَاءُ	فَعِيلٌ	عاقل کی صفت ہو اور ناقص یا مضاعف ہو [1]	أَغْنِيَاءُ أَحِبَّاءُ	غَنِيٌّ حَبِيبٌ	دولت مند محبت کرنے والا
17	فُعَالٰى	فَعِيلٌ	صفت ہو	أُسَارٰى	أَسِيرٌ	قیدی
	//	فَعْلَانُ	صفت ہو	سُكَارٰى	سَكْرَانُ	مدہوش (جو نشے میں ہو)

[1] قلیل طور پر غیر مضاعف اور غیر ناقص سے بھی اس وزن پر آتا ہے، جیسے: صَدِيقٌ کی جمع أَصْدِقَاءُ.

سوالات و تدریبات

1. تثنیہ کی تعریف مع مثال لکھیں، نیز تثنیہ بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔
2. اگر مفرد اسم مقصور، منقوص یا ممدود ہو تو تثنیہ بناتے ہوئے اس میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟ بیان کریں۔
3. مندرجہ ذیل کی تعریف مع مثال ذکر کریں:

جمع ...... جمع مکسر ...... جمع سالم

4. جمع سالم کی قسمیں اور ان کے بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
5. جمع سالم بناتے ہوئے اسم مقصور، منقوص اور ممدود میں جو تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، انھیں بیان کریں۔
6. جمع سالم بناتے ہوئے کن امور کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے؟
7. جمع قلت کی تعریف کریں اور اس کے اوزان مع مثال بیان کریں۔
8. جمع کثرت کی تعریف کریں اور اس کے اوزان مع مثال لکھیں۔
9. درج ذیل تثنیہ وجمع کا مفرد بتائیں، نیز جمع کی قسم (قلت، کثرت، سالم، مکسر) بھی بتائیں:

أُسَارٰی ...... أَوْلِيَاءُ ...... عُودَانِ ...... أَعْيَادٌ ...... سَاعُونَ ...... فِرَقٌ

بِدَعٌ ...... رَامِيَانِ ...... كَمَلَةٌ ...... بُكْمٌ ...... صَفْرَاوَانِ.

10. درج ذیل مفرد اسماء سے تثنیہ وجمع بنائیں:

سَكْرَانُ ...... حَبِيبٌ ...... أَسَدٌ ...... فَلْسٌ ...... رَقَبَةٌ ...... حَسَنٌ

كَعْبٌ ...... كَاتِبٌ ...... قَاضٍ ...... عِنَبٌ ...... حُرٌّ ...... حُجَّةٌ.

سبق:46

جمع منتہی الجموع کا بیان

جمع منتہی الجموع: وہ جمع جس کے الف تکسیر کے بعد دو حرف ہوں یا ایسے تین حرف ہوں جن کا درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے: دَرَاهِمُ، دَنَانِيرُ.

جمع منتہی الجموع کے انیس اوزان ہیں جو کہ سارے کے سارے مزید فیہ کے لیے ہیں، ان میں سے رباعی اور خماسی کے لیے دو وزن: فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ ہیں۔

ذیل میں چند مشہور اوزان لکھے جاتے ہیں:

	وزنِ جمع	شرائط	مثال	مفرد	معنی
1	فَعَالِلُ	اسم رباعی مجرد،	دَراهِمُ	دِرْهَمٌ	چاندی کا سکہ
		رباعی مزید فیہ،	غَضَافِرُ	غَضَنْفَرٌ	شیر
		خماسی مجرد، خماسی مزید فیہ، ثلاثی مزید	سَفَارِجُ	سَفَرْجَلٌ	بہی / بہی کا درخت
		فیہ جو رباعی مجرد سے مشابہ ہو۔	عَنَادِلُ	عَنْدَلِيبٌ	بلبل
			سَنَابِلُ	سُنْبُلٌ	بالی/خوشہ
2	فَعَالِيلُ	اسم رباعی مزید فیہ و خماسی مزید فیہ،	قَرَاطِيسُ	قِرْطَاسٌ	کاغذ
		ماقبل آخر حرفِ علت ساکن ہو۔ ثلاثی	فَرَادِيسُ	فِرْدَوْسٌ	جنت/مکمل لوازم والا باغ
		مزید فیہ جو رباعی مجرد و مزید فیہ سے	قَنَادِيلُ	قِنْدِيلٌ	قندیل/ چراغ/ فانوس
		مشابہ ہو۔	دَنَانِيرُ	دِينَارٌ	دینار (سونے کا سکہ)

3	أَفَاعِلُ	أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ ہو۔ أَفْعَلُ کے وزن پر صفت کا صیغہ جو وصفیت سے نکل کر اسمیت کے معنی میں ہو چکا ہو۔ وہ اسماء جو چار حرفی ہوں اور شروع میں ہمزہ ہو۔ تائے تانیث کا اعتبار نہیں ہوتا۔	أَفَاضِلُ أَسَاوِدُ أَعَامِشُ أَوَادِمُ أَصَابِعُ أَنَامِلُ	أَفْضَلُ أَسْوَدُ أَعْمَشُ آدَمُ إِصْبَعٌ أُنْمُلَةٌ	زیادہ فضیلت والا سانپ ایک محدث کا لقب آدم علیہ السلام انگلی انگلی کا پور
4	أَفَاعِيلُ	أَفَاعِلُ کی شرطوں کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ اس اسم کا ماقبلِ آخر حرفِ مدہ ہو۔	أَسَالِيبُ أَضَابِيرُ	أُسْلُوبٌ إِضْبَارَةٌ	طرز، انداز اخبارات کا بنڈل/کاغذات کا بستہ
5	تَفَاعِلُ	چار حرفی اسم جس کے شروع میں تائے زائدہ ہو	تَجَارِبُ	تَجْرِبَةٌ	تجربہ
6	تَفَاعِيلُ	تَفَاعِلُ کی شرط کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ ماقبلِ آخر حرفِ مدّہ ہو	تَقَاسِيمُ تَسَابِيحُ	تَقْسِيمٌ تَسْبِيحَةٌ	تقسیم کرنا سبحان اللہ کہنا
7	مَفَاعِلُ	ہر وہ اسم جو چار حرفی ہو اور شروع میں میم زائد ہو	مَسَاجِدُ مَكَانِسُ مَعَايِشُ	مَسْجِدٌ مِكْنَسَةٌ مَعِيشَةٌ	مسجد جھاڑو معیشت (زندگی)
8	مَفَاعِيلُ	مَفَاعِلُ کی شرط کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ماقبلِ آخر حرفِ مدہ ہو۔	مَصَابِيحُ مَوَاثِيقُ مَطَامِيرُ	مِصْبَاحٌ مِيثَاقٌ مَطْمُورَةٌ	چراغ (بلب) عہد قید خانہ/زمین کے نیچے گندم وغیرہ چھپانے کی جگہ

نوٹ جمع کے متعلق درج ذیل امور مدّ نظر رکھنے چاہئیں:

|1| کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، جیسے: أُمٌّ سے أُمَّهَاتٌ، فَمٌ سے أَفْوَاهٌ اور مَاءٌ سے مِيَاهٌ.

|2| کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے، اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں، جیسے:

مفرد	جمع	جمع الجمع
كَلْبٌ	أَكْلُبٌ	أَكَالِبُ
حِمَارٌ	حُمُرٌ	حُمُرَاتٌ
نِعْمَةٌ	أَنْعُمٌ	أَنَاعِمُ
بَيْتٌ	بُيُوتٌ	بُيُوتَاتٌ
صَاحِبَةٌ	صَوَاحِبُ	صَوَاحِبَاتٌ

|3| بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو جمع کے معنی پر دلالت کرتے ہیں لیکن ان کا واحد ان کے الفاظ سے نہیں ہوتا، صرف ان کے معنی سے ہوتا ہے، جیسے: قَوْمٌ، قَبِيلَةٌ، فَرِيقٌ وغیرہ، ان کا مفرد (رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ) ہے یا ان کا مفرد ان کے لفظ سے ہوتا ہے لیکن معنی سے نہیں ہوتا، جیسے: هُذَيْلٌ. اس کا مفرد هُذَلِيٌّ ہے اگر هُذَلِيٌّ وَ هُذَلِيٌّ وَ هُذَلِيٌّ کہا جائے تو ہر هُذَلِيٌّ دوسرے هُذَلِيٌّ سے جدا ہے، یا ان کا مفرد ان کے لفظ اور معنی دونوں سے ہوتا ہے، لیکن وہ خود جمع تکسیر کے معروف اوزان پر نہیں ہوتے، جیسے: رَكْبٌ، تَجْرٌ، صَحْبٌ ان کا مفرد رَاكِبٌ، تَاجِرٌ اور صَاحِبٌ ہے لیکن یہ خود جمع کے کسی معروف وزن پر نہیں ہیں، یا وہ جو اپنے ایک ہی صیغے کے ذریعے واحد اور اکثر پر دلالت کرے، جیسے: فُلْكٌ. یہ سب اسم جمع کہلاتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. صیغۂ منتہی الجموع اور جمع الجمع کسے کہتے ہیں؟ مع مثال بیان کریں۔
2. اسم جمع کی تعریف کریں اور پانچ مثالیں دیں۔
3. درج ذیل اسماء کی جمع بنائیں:

نَفْسٌ ...... خَطِيبٌ ...... قَلْبٌ ...... حَارِسٌ ...... خَبَرٌ ...... مَسْجِدٌ ...... مَعْهَدٌ

أَرِيكَةٌ ...... مَفْسَدَةٌ ...... دِينَارٌ ...... مِصْبَاحٌ ...... سُلْطَانٌ ...... دِرْهَمٌ.

4 درج ذیل جمع منتہی الجموع کے مفرد بتائیں:

أَخَادِيدُ ...... أَسَابِيعُ ...... أَحَادِيثُ ...... أَكَابِرُ ...... سَفَارِجُ

تَلَامِيذُ ...... مَوَاقِعُ ...... فَوَارِسُ ...... أَسَالِيبُ ...... تَسَابِيحُ.

سبق:47

نسبت کا بیان

اَلنِّسْبَةُ: هِيَ إِلْحَاقُ اٰخِرِ الِاسْمِ يَاءً مُشَدَّدَةً مَكْسُورًا مَا قَبْلَهَا لِلدَّلَالَةِ عَلٰى نِسْبَةِ شَيْءٍ إِلٰى آخَرَ. ”کسی چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت پر دلالت کے لیے اسم کے آخر میں ایسی یائے مشدّد (يّ) بڑھانا جس کا ماقبل مکسور ہو نسبت کہلاتا ہے۔“ اور اس نسبت والے اسم کو اسمِ منسوب کہتے ہیں۔

اسمِ منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس چیز کا منسوب الیہ کے ساتھ تعلق ہے، مثلاً: بَاكِسْتَانِيٌّ ”جس کا تعلق پاکستان سے ہو“ مُحَمَّدِيٌّ ”جو محمد ﷺ کے دین کا معتقد ہو۔“

نسبت کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

1 جس اسم کے آخر میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، مثلاً: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، كُوفَةُ سے كُوفِيٌّ.

یائے نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ”ة“ بڑھا دی جاتی ہے، مثلاً: مَكِّيَّةٌ ”مکی عورت“ كُوفِيَّةٌ ”کوفی عورت۔“

2 جو اسم ناقص فَعِيلٌ، فَعِيلَةٌ اور فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو تو نسبت کے وقت پہلی ”ي“ حذف کر کے دوسری کو ”و“ سے بدل کر ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ، غَنِيَّةٌ سے غَنَوِيٌّ اور أُمَيَّةُ سے أُمَوِيٌّ.

3 وہ اسم جو غیر اجوف وغیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر ہو یا غیر مضاعف فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو تو حرفِ علت اور تائے تانیث کا حذف کرنا اور عینِ کلمہ کو فتحہ دینا واجب ہے، مثلاً: مَدِينَةٌ سے مَدَنِيٌّ، كَهُولَةٌ سے كَهَلِيٌّ اور جُهَيْنَةُ سے جُهَنِيٌّ، البتہ طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقَةٌ سے سَلِيقِيٌّ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

4 جو اسم صحیح فَعِیلٌ یا فُعَیْلٌ کے وزن پر ہو اس کی ''ي'' نہیں گرتی، مثلاً: رَبِیعٌ سے رَبِیعِيٌّ اور عُبَیْدٌ سے عُبَیْدِيٌّ، البتہ ثَقِیفٌ سے ثَقَفِيٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِيٌّ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

5 جو الف مقصورہ تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو، وہ ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: رِضٰی سے رِضَوِيٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِيٌّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِيٌّ، خلافِ قانون مُصْطَفَوِيٌّ بھی مستعمل ہے۔

6 جس الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو وہ بحال رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّائِيٌّ. اگر وہ علامت تانیث کے لیے ہو تو ''و'' سے بدل جاتا ہے، مثلاً: بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِيٌّ. اگر ہمزہ حرفِ اصلی کا عوض ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَائِيٌّ اور سَمَاوِيٌّ.

7 جو یائے مشدّد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مثلاً: شَافِعِيٌّ ''امام شافعی رحمہ اللہ'' سے شَافِعِيٌّ ''امام شافعی کا پیروکار۔''

8 اگر تیسری جگہ ''ي'' کسرہ کے بعد یا ''ي'' ہی کے بعد واقع ہو تو وہ ''و'' سے بدل جاتی ہے اور ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَمٍ سے عَمَوِيٌّ اور حَيٌّ سے حَیَوِيٌّ، شَجٍ ''غمگین'' سے شَجَوِيٌّ، رَضٍ سے رَضَوِيٌّ. اگر ''ي'' چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور ''و'' سے ابدال دونوں جائز ہیں، مثلاً: دِهْلِي سے دِهْلَوِيٌّ اور دِهْلِيٌّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے، مثلاً: اَلْمُشْتَرِي سے مُشْتَرِيٌّ.

9 اگر کسی اسم کے آخر سے حرفِ اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرفِ اصلی واپس آجاتا ہے، مثلاً: أَخٌ سے أَخَوِيٌّ، أَبٌ سے أَبَوِيٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِيٌّ، آخری لفظ میں دَمِيٌّ بھی درست ہے۔

10 بعض اوقات اسم منسوب یائے نسبت کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے، اس کے لیے عام طور پر فَعَّالٌ کا وزن آتا ہے، یہ وزن اکثر، حرفوں، یعنی پیشوں کی طرف نسبت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: حَدَّادٌ ''لوہار'' نَجَّارٌ ''بڑھئی'' اسی طرح لَبَّانٌ، بَقَّالٌ، عَطَّارٌ، نَحَّاسٌ، جَمَّالٌ، بَزَّازٌ، خَیَّاطٌ وغیرہ۔

11 اسم منسوب کبھی فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: تَامِرٌ، لَابِنٌ، حَائِكٌ، صَائِغٌ، یعنی صَاحِبُ تَمْرٍ، صَاحِبُ لَبَنٍ، صَاحِبُ حِیَاكَةٍ اور صَاحِبُ صِیَاغَةٍ.

12 بعض اسمائے منسوبہ ذکر شدہ قواعد کے برخلاف استعمال ہوئے ہیں، یہ اسماء سماعی ہیں، ان پر قیاس نہیں کیا

جائے گا، مثلاً: نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ، هِنْدٌ سے هِنْدَوَانِيٌّ [1] مَرْوٌ سے مَرْوَزِيٌّ [2] رَيٌّ سے رَازِيٌّ [3] يَمَنٌ سے يَمَانِيٌّ، بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ.

ملاحظہ جب فَعَّال اور فَاعِلٌ کا وزن نسبت کے لیے استعمال ہو تو اسے فَاعِلُ ذِي كَذَا بھی کہتے ہیں، جیسے: لَبَّانٌ ''گوالا'' عَطَّارٌ ''عطر فروش'' تَامِرٌ ''کھجور فروش'' حَائِكٌ ''جولاہا''

سوالات و تدریبات

1. نسبت سے کیا مراد ہے، نیز اسم منسوب کسے کہتے ہیں؟ مع مثال بیان کریں۔
2. نسبت کے قواعد تحریر کریں؟
3. درج ذیل اسماء سے اسم منسوب بنائیں:

أَدَبٌ ...... مِصْرُ ...... بُخَارٰى ...... كَابُلُ ...... تِجَارَةٌ

دِرَاسَةٌ ...... اَلْقَاهِرَةُ ...... إِفْرِيقِيَّةُ ...... بِيشَاوَر.

4. دیے گئے نمونے کے مطابق اسم منسوب بنائیں:

نمونہ

حَامِدٌ مِنْ مِصْرَ.	فَهُوَ مِصْرِيٌّ.
نَعِيمَةُ مِنَ الْهِنْدِ	فَهِيَ هِنْدِيَّةٌ.

مَحْمُودٌ مِنَ السُّودَانِ	
زَيْدٌ مِنَ السَّعُودِيَّةِ	
فَاطِمَةُ مِنْ مِصْرَ	
زَيْنَبُ مِنَ الْعِرَاقِ	
بَكْرٌ مِنْ أَمْرِيكَا	

[1] ہندی تلوار [2] علاقہ مرو کا آدمی۔ [3] رے شہر کا رہنے والا۔

سبق: 48

تصغیر کا بیان

اسم میں وہ خاص تبدیلی و تغیر جس سے وہ فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ یا فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر ہو جائے تصغیر کہلاتا ہے اور ایسے اسم کو اسمِ مصغر کہتے ہیں۔

تصغیر کے مقاصد

کسی اسم کو مصغر بنانے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہو سکتے ہیں:

1. تقلیل پر دلالت کے لیے، جیسے دُرَيْهِمَاتٌ ''چند درہم۔''
2. چھوٹا ہونے پر دلالت کے لیے، جیسے: كُتَيِّبٌ ''چھوٹی سی کتاب یا کتابچہ۔''
3. تحقیر کے لیے، جیسے: شُوَيْعِرٌ ''معمولی / چھوٹا سا شاعر۔''
4. تقریبِ زمان یا مکان پر دلالت کے لیے، جیسے: جِئْتُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ ''میں مغرب سے کچھ پہلے آیا۔'' مَرَّتِ الطَّيَّارَةُ فُوَيْقَنَا ''ہوائی جہاز ہمارے کچھ اوپر سے گزرا۔''
5. اظہارِ محبت کے لیے، جیسے: بُنَيٌّ، أُبَيٌّ، أُخَيٌّ.
6. کسی شے کی تعظیم اور بڑائی کے بیان کے لیے، جیسے: قُرَيْشٌ.
7. ترحُّم کے لیے، جیسے: هٰذَا الْبَائِسُ مُسَيْكِينٌ ''یہ تنگ دست بے چارہ مسکین ہے۔''

اوزان

تصغیر کے درج ذیل تین وزن ہیں:

1. تین حرفی اسم سے تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ، عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ، قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ اور حَسَنٌ سے حُسَيْنٌ.

2 چار حرفی اسم ہو تو اس کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ، زَیْنَبُ سے زُیَیْنِبُ اور ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ.

3 پانچ حرفی اسم جس کا چوتھا حرف، حرفِ علت مدہ ہو تو اس کی تصغیر فُعَیْعِیلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: مِفْتَاحٌ سے مُفَیْتِیحٌ، عُصْفُورٌ سے عُصَیْفِیرٌ اور قِنْدِیلٌ سے قُنَیْدِیلٌ.

ملحوظہ جو اسم پانچ حروف اصلیہ پر مشتمل ہو تو اس کی تصغیر پانچواں حرف حذف کر کے فُعَیْعِلٌ کے وزن پر بنائی جائے گی، مثلاً: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ، فَرَزْدَقٌ سے فُرَیْزِدٌ.

اگر پانچ حروف کے علاوہ مزید کوئی زائد حرف بھی ہو تو پانچویں حرف کے ساتھ اسے بھی حذف کیا جائے، جیسے: عَنْدَلِیبٌ سے عُنَیْدِلٌ.

تصغیر کے ضوابط

1 اگر اسم ثلاثی، مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں "ۃ" ظاہر کر دی جاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ.

2 تصغیر میں علامتِ تانیث، علامتِ تثنیہ وجمع اور علامتِ نسبت قائم رہتی ہے، اسی طرح الف نون زائد تان بھی، ان سے وزن تصغیر پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مثلاً: حُبْلٰی سے حُبَیْلٰی، طَلْحَةُ سے طُلَیْحَةُ، حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَیْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ اور بَصْرِيٌّ سے بُصَیْرِيٌّ اور عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ.

3 جس کلمے سے کچھ حروف حذف کر دیے گئے ہوں تصغیر کے وقت وہ اپنی اصل حالت پر آجاتے ہیں، مثلاً: مُذْ سے مُنَیْذٌ[1]، عِدَةٌ (وَعْدٌ) سے وُعَیْدَةٌ، أَبٌ (أَبَوٌ) سے أُبَيٌّ[2]، اِبْنٌ (بَنَوٌ) سے بُنَيٌّ[3] اور بِنْتٌ سے بُنَيَّةٌ.

4 وہ کلمہ جس کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو دوسرے حرف علت کے بدل میں ہو تو تصغیر کے وقت اسے اپنی اصل کی طرف لوٹایا جائے گا، اگر اس کی اصل "و" ہے تو اسے "و" کر دیا جائے گا، جیسے: بَابٌ، قِیمَةٌ،

[1] اصل میں مُنْذُ ہے [2] اصل میں أُبَیْوٌ تھا، مَرْمِيٌّ/سَيِّدٌ کے قاعدہ کے مطابق "و" کو "ي" سے بدل کر "ي" کا "ي" میں ادغام کر دیا گیا [3] اصل میں بُنَیْوٌ تھا، "و" کو "ي" سے بدل کر "ي" کا "ي" میں ادغام کر دیا گیا تو بُنَيٌّ بن گیا۔ (قاعدہ سَيِّدٌ کے تحت)

مِيزَانٌ، مِيسَمٌ سے بُوَيْبٌ، قُوَيْمَةٌ، مُوَيْزِينٌ، مُوَيْسِمٌ. اور اگر اصل "ي" ہے تو اسے "ي" سے بدل دیا جائے گا، جیسے: نَابٌ، مُوقِنٌ سے نُيَيْبٌ، مُيَيْقِنٌ.

اگر کلمے کا یہ حرف، حرف علت زائدہ ہو یا ہمزہ کے بدل میں ہو تو اسے بھی "و" بنایا جائے گا، جیسے: ضَارِبٌ، شَاعِرٌ، آصَالٌ، آمَالٌ سے ضُوَيْرِبٌ، شُوَيْعِرٌ، أُوَيْصَالٌ، أُوَيْمَالٌ.

5 وہ کلمہ جس کا تیسرا حرف، حرف علت "ا/و" ہو تو اسے "ي" سے بدل دیا جائے گا، پھر "ي" کا یائے تصغیر میں ادغام کر دیا جائے گا اور اگر تیسرا حرف، حرف علت "ي" ہو تو اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا، جیسے: عَصًا، رَحًى، ظَبْيٌ، دَلْوٌ، شِمَالٌ، قَدُومٌ، جَمِيلٌ سے عُصَيَّةٌ، رُحَيَّةٌ، ظُبَيٌّ، دُلَيَّةٌ، شُمَيِّلٌ، قُدَيِّمٌ اور جُمَيِّلٌ.

6 وہ کلمہ جس کا چوتھا حرف، حرف علت "ا/و" ہو تو اسے "ي" بنا دیا جائے گا اور اگر "ي" ہے تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، جیسے: مِنْشَارٌ[1]، أُرْجُوحَةٌ[2]، قِنْدِيلٌ[3] کی تصغیر مُنَيْشِيرٌ، أُرَيْجِيحَةٌ، قُنَيْدِيلٌ ہوگی۔

سوالات و تدریبات

1 تصغیر کی تعریف کریں اور اس کے مقاصد بیان کریں۔

2 تصغیر کے اوزان مع امثلہ تحریر کریں۔

3 تصغیر کے ضوابط بیان کریں۔

4 درج ذیل اسماء کی تصغیر اور وزن بتائیں:

نَهْرٌ ...... قَمَرٌ ...... بَحْثٌ ...... قَبْلٌ ...... مَسْجِدٌ ...... مِضْرَبٌ ...... مِصْبَاحٌ
قِنْدِيلٌ ...... غُرْفَةٌ ...... حُسْنٰى ...... سَوْدَاءُ ...... سَلْمَانُ ...... أَصْحَابٌ.

5 درج ذیل عبارات میں اسم مُصغَّر اور مُکبَّر کی شناخت کریں، اور اسم مُصغَّر کا مُکبَّر بھی بتائیں:

﴿ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ﴾ كَانَ سُلَيْمَانُ عليه السلام عَالِمًا بِلُغَةِ الطَّيْرِ. اِسْمُ أُخْتِي أُمَيْمَةُ. لِي أَخَوَانِ: اسْمُهُمَا سُلَيْمٌ وَسُوَيْلِمٌ. لِي ثَلَاثَةُ أَصْدِقَآءَ: وَهُمْ سُهَيْلٌ وَجُنَيْدٌ وَصُهَيْبٌ.

[1] آرا [2] جھولا [3] فانوس۔

حصہ دوم

قواعد الصرف

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علومِ اسلامیہ کی اہمیت مسلم ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے ''فن صرف'' کو بنیادی درجہ حاصل ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں دسترس ممکن نہیں۔ قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کے لیے یہ ہنر شرطِ لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اس کی تدریس وتفہیم کے لیے درجہ بدرجہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان تر بنانے کی سعی جمیل کی۔ زیرِ نظر کتاب ''قواعد الصرف'' بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

• قواعد ومسائل کی آسان اور عام فہم عبارت میں پیش کش۔ • آسان اور دلنشین مثالوں سے مزین۔ • طالب علم کی علمی اور ذہنی سطح کا خصوصی التزام۔ • قواعد ومسائل کی تطبیق واجرا کے لیے ہر سبق کے بعد متنوع تدریبات کا اہتمام۔ • قرآنی امثلہ واستشہادات کا اندراج۔ • قواعد اور مثالوں کی تصحیح کا اہتمام۔ • قواعد ومسائل کے انتخاب میں راجح قول کا التزام۔ • محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ • مشکل مثالوں کا سلیس ترجمہ۔ • خاصیاتِ ابواب کی مکمل تصحیح وتنقیح کا اہتمام۔ • فنِ صرف کی معتبر ومستند عربی کتابوں سے اخذ واستفادہ۔

ISBN 969574244-0

9789695742440

دار السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • هیوسٹن • نیویارک